DATA ENTERED

امام احمد رضا

کی

حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علّامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتّبہ

سیّد محمّد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

Marfat.com

۲
DATA ENTERED
۲۹۷٫۳۰۲۱
ق ۴۱۸ ش
۲۷۱۰۳

کتاب ——— امام احمد رضاؒ کے حواشی

ترتیب و تدوین ——— سیّد محمّد ریاست علی قادری

مقدمہ ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کتابت ——— حافظ محمود احمد ناصر

ناشر ——— ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ کراچی

طباعت ——— ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء

اشاعت ——— اوّل

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۱۲ روپے

مطبع ——— آر۔ آئی پرنٹرز اردو بازار کراچی

ملنے کے پتے

۱۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

۲۔ تاجدارِ حرم پبلیکیشنز۔ سپر مارکیٹ۔ لیاقت آباد۔ کراچی

۳۔ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی۔

۴۔ رضا پبلیکیشنز۔ داتا دربار۔ لاہور

۵۔ مکتبہ غوثیہ، لوہاری گیٹ۔ لاہور۔

Marfat.com

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اظہارِ تشکر

میں اپنی اِس پیش کش کو جناب حاجی ایّوب احمدانی صاحب کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظرِ عام پر لانے میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ سے بھرپور مالی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیّد ریاست علی قادری

Marfat.com

مشمولات

۱ر پیش لفظ :: سید محمد ریاست علی قادری

۲ر حیات امام احمد رضا :: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۳ر امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری :: علامہ حضرت شمس بریلوی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پیش لفظ

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی تصانیف کا جب ذکر آتا ہے تو بیشتر محققین اور دانشوروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوتا ہے کہ علوم متنوعہ پر دسترس اور کثرت تصانیف میں وہ وحید دہر اور فرید عصر تھے جضرت امام احمد رضا ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد شمار کی گئی ہیں۔ اور اس قول کی صحت پر ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ امام احمد رضا کا اگر ہم ان کے معاصر مصنفین و مؤلفین سے موازنہ کریں تو یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ نہ صرف اُن کے دور میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی علومِ منقول و معقول پر جو دسترس آپ کو حاصل تھی اور علومِ مختلفہ میں تصانیف کا جو ذخیرہ آپ نے یادگار چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ بے شک امام احمد رضا اپنے دور کے ایک کثیر التصانیف بزرگ متبحر عالم اور بے نظیر و بالغ نظر فقیہ و محدث تھے۔ اسی لیئے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہو گی۔ اب تک جو تفصیل مختلف و معتبر ذرائع سے معرضِ بیان میں آئی ہے اور جو شمار آپ کی تصانیف کا پیش کیا گیا ہے اس سے ہمارے اس دعوے کی صحت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کے شاگرد اور ممتاز خلیفہ ملک العلماء

Marfat.com

حضرت مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے ۱۳۴۷ھ تک آپ کی تواليف و تصانیف کی فہرست کو ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" کے نام سے شائع کرایا۔ اس کتاب میں ۳۵۰ کتابوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس فہرست کی اشاعت کے بعد ۹۶ رسائل وکتب اور دستیاب ہوئے۔ جس کی مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے اس طرح تصریح فرمائی ہے کہ یہ فہرست ۱۳۴۷ھ تک کے مؤلفات ومصنفات کی بھی مکمل نہیں ہے بلکہ اس وقت تک معتبر ومستند ذرائع سے جن کتب کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رضا ۱۳۴۷ھ کے بعد ۱۳ سال تک مزید اسادہ وافادات پر متمکن رہے۔ اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی زندگی کے آخری دور کی علمی اور قلمی مصروفیات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور آپ کی نگارش اور قلمی کاوشوں کا مصروف ترین دور تھا۔ سرعت نگارش کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک، دو دو دن میں ایک پورا رسالہ قلم بند کر دیتے تھے۔ صاحب نزہۃ الخواطر[۲] نے جلد ہشتم میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حیات بے ثبات کے آخری ایام تک آپ کی تصانیف کی تعداد یقیناً ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ انوارِ رضا[۳] لاہور اور المیزان[۴] بمبئی (بھارت) میں آپ کی تالیف وتصنیفات کے تحت ۵۴۸ کتب کے نام درج ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں ڈاکٹر حسن رضا صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ موسومہ "فقیہہ[۵] اسلام میں امام احمد رضا کے ۶۶۶

Marfat.com

کتب وحواشی کی تفصیلی فہرست دی ہے۔ صاحبِ موصوف نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیئے یہ مقالہ تحریر کیا تھا جو ۶۰۰ صفحات پر محیط ہے اور بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج مٹھٹھہ (سندھ) نے اپنی تصنیف "حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی" میں ۸۴۴ کتب وحواشی کا تذکرہ کیا ہے۔ موصوف Bibliographical Encyclopaedia OF IMAM AHMAD RIDA KHAN ترتیب دے رہے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس میں ۸۴۴ تواليف وتصانیف اور حواشی کی فہرست دی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ گراں بہا تالیف انشاء اللہ جلد ہی منظرِ عام پر آنیوالی ہے جس کی طباعت واشاعت کا اہتمام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کر رہا ہے۔

۱؎ مولانا ظفر الدین بہاری: المجمل المعدد تالیفات المجدد۔ مطبوعہ پٹنہ (بھارت)

۲؎ نزہتہ الخواطر: مولانا عبدالحئی لکھنوی۔ ناظم ندوۃ العلماء لکھنو (مولانا ابوالحسن علی ندوی میاں کے والد)

۳؎ انوار رضا: مطبوعہ ۱۹۷۵ء شرکتِ حنیف لمیٹڈ۔ گنج بخش روڈ لاہور

۴؎ المیزان: مطبوعہ ۱۹۷۶ء بمبئی (بھارت)

۵؎ فقیہ اسلام: مطبوعہ ۱۹۸۱ء آلہ آباد (بھارت) مصنفہ ڈاکٹر حسن رضا صاحب

۶؎ حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی: مطبوعہ ۱۹۸۱ء سیالکوٹ۔ مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۷؎ By:- Prof. Mohammad Masud AHMAD Phd.,

زیرِ طبع

Marfat.com

اس سلسلہ میں یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے تلمیذ رشید مفتی محمد[۵] مجاز ولی خان مرحوم نے اپنی تحقیق کی بناء پر امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ لکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا ایسا جامع علوم اور صاحبِ تصانیفِ کثیرہ سرزمینِ پاک و ہند کو کوئی دوسرا میسّر نہیں آسکا۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی، مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی کی تحقیق کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہمارے اس دعویٰ کو تقویت ملتی ہے کہ امام احمد رضا جامع علوم ہونے کے ساتھ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ حضرت مولانا مفتی وقار الدین صاحب فرماتے ہیں کہ "وہ بریلی شریف میں نو سال تک مشہور درس گاہ مظہرِ اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور معقولات و منقولات کی نہایت اہم اور بلند پایہ کتابوں کی تدریس میرے ذمّہ تھی۔ جب مجھے کسی کتاب میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کا حل یہ ہوتا کہ امام احمد رضا کے کتب خانہ سے اس کا نسخہ حاصل کر لیتا تھا۔ اس نسخہ پر حضرت امام احمد رضا قدس سرّہٗ کا قلمی حاشیہ تحریر پاتا۔ جس کے مطالعہ سے میں ان مشکل مقامات کی تفہیم سے عہدہ برآ ہو جاتا اور میری تدریسی دشواریاں حل ہو جاتی تھیں۔ عموماً یہ مشکل مقامات ایسے ہوتے تھے جن کو عام طور پر محشی حضرات چھوڑ جاتے ہیں لیکن امام رضا کا حاشیہ وہاں موجود ہوتا تھا۔"

---

[۵] حضرت مفتی اعجاز ولی خان مرحوم، ضمیمہ المعتقد المنتقد۔ مطبوعہ لاہور

Marfat.com

حضرت مولانا ابوصالح محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری نے "معارفِ رضا" میں امام احمد رضا کے چند حواشی پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کا یہ مضمون تحقیقی نقطۂ نگاہ سے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ موصوف نے اپنے مضمون میں فنِ حدیث پر امام احمد رضا کے تقریباً ۴۴ حواشی کا ذکر کیا ہے اور فقہ پر ۳۲ حواشی کے نام تحریر کیئے ہیں۔

امام احمد رضا نے نہ صرف تفسیر، حدیث اور فقہ پر حواشی تحریر فرمائے ہیں بلکہ سیر و سوانح، تصوّف اور بیشتر علوم و فنون کی مشہور و معروف کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ جس سے ان کی خداداد ذہانت، دقّتِ نظر اور تبحّرِ علمی کا اندازہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ گنج گرانمایہ ہماری دسترس سے بہت دُور ہے

امام احمد رضا کی دیگر مصنفات و رسائل کی طرح ان کے غیر مطبوعہ قلمی حواشی تک رسائی بھی ایک بڑی کٹھن منزل اور دشوار گذار مرحلہ تھا لیکن بفضلہٖ تعالےٰ ۱۹۷۸ء میں راقم الحروف بریلی شریف سے ۶۲ مطبوعہ و غیر مطبوعہ حواشی پاکستان لانے میں کامیاب ہوگیا۔ ان حواشی میں بھی غیر مطبوعہ حواشی متنوع الموضوع تھے جنکی تفصیل "رسالہ درعلم لوگارثم" میں موجود ہے

---

۹ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان کے علمی کارنامے، معارف رضا مطبوعہ ۱۹۸۲ء کراچی۔

۱۰ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی "معارف رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء

۱۱ رسالہ درعلم لوگارثم (فارسی) بحثی مولانا احمد رضا خانؒ۔ مرتبہ سید ریاست علی قادری۔ مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی۔

Marfat.com

۱۹۷۹ء میں حضرت مولانا خالد علیخاں صاحب نبیرۂ مفتی اعظم ہندؒ نے تقریباً ڈھائی سو مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت مولانا تقدس علی خانصاحب مدظلّہ کی زیرِ نگرانی راقم الحروف کو بھجوائے اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمّد ابراہیم صدیقی صاحب کو جنہوں نے بڑی ہمّت کا مظاہرہ کیا اور اس متاعِ بے بہا کو اپنے ساتھ بریلی شریف سے لائے۔ یہ قیمتی خزانہ راقم الحروف کے پاس محفوظ و موجود ہے۔ ان رسائل و کتب میں بیشتر منقولات و معقولات کی مشہور کتب پر حواشی ہیں۔ اب تک جو حواشی کی فہرست سامنے آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ایک سو پچاس سے زیادہ ہے۔ میں اپنے ذاتی مشاہدے کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر امام احمد رضاؒ کے حواشی کو ان دوسری تصنیفات کی طرح جو ان کے اخلاف کی دسترس میں ہیں تلاش کیا جائے تو ایک عظیم ذخیرہ ہاتھ لگ سکتا ہے۔ میں نے جو ۱۵۰ حواشی کی فہرست مختلف کتب و رسائل سے تیار کی ہے اور جس میں سے ۱۰۲ حواشی میرے پاس موجود ہیں ان کے نام انشاءاللہ ایک فہرست کی صورت میں کسی اور موقع پر قارئین کو پیش کروں گا۔

راقم الحروف نے اپنے بعض کرم فرماؤں کے تعاون سے مذکورہ حواشی کی عکسی نقول بنوا کر پاکستان میں مختلف مقامات پر اربابِ علم و فضل کو بھیجدی ہیں تاکہ محققین ان پر تحقیقی کام کر سکیں متنوع الموضوع حواشی میں کثرت ایسے حواشی کی ہے جن کا تعلق علومِ عقلیہ سے ہے۔ مثلاً بہت سے حواشی علمِ ریاضی، فلکیات، ہیئت، نجوم،

Marfat.com

جفر، ہندسہ، جبر و مقابلہ، مثلث، توقیت، ارثماطیقی، ردِّ فلسفہ قدیمہ، ردّ فلسفہ جدیدہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے مطالعے سے امام احمد رضا کی علمیّت، تبحّر، ذکاوت اور وسعت نظری کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ منقولات میں، تفسیر، حدیث، فقہ، سیر و سوانح اور تصوّف کی مشہور کتابوں پر آپ کے بہت سے حواشی موجود ہیں۔ یہ کثیر حواشی اس بات کے غمّاض ہیں کہ امام احمد رضا جیسا عالمِ دین اور فقیہہ کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

جب ایک طرف مالی مجبوریاں حائل ہوں اور دوسری طرف بے حسی کا یہ عالم کہ کسی نے ان حواشی کو دیکھنے تک کی زحمت گوارا نہ کی۔ (سوائے معدود چند حضرات کے) اس لیئے یہ ایک بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ امام احمد رضا کے تمام حواشی کو منظرِ عام پر لایا جاتا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تمام حواشی کو کتابی صورت میں شائع کر کے اربابِ علم و فضل کی خدمت میں پیش کر دیا جائے لیکن اپنی کوتاہ دستی اور خواجہ کاشانِ رضویت کی سرد مہری آڑے آئی۔ ہم بجائے اس کے کہ امام احمد رضا کے علمی تبرکات جو آپ نے بطورِ امانت ہمارے پاس چھوڑے ہیں انہیں منظرِ عام پر لاتے ان کی یاد سے بھی غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری دینی مصروفیات اور عقیدت مندی محض چند رسوم تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ کاش ہم اندازہ کر سکتے کہ جس محسن نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت میں صرف کر دی اور ہم کو وہ علمی خزانہ عطا کیا کہ اگر ہم اس سے استفادہ کرتے تو ثریّا پر کمندیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم امام

Marfat.com

احمد رضاؒ سے عقیدت مندی کا تو دم بھرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے کھوکھلے نعروں سے دل کو خوش کر لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج اغیار ہم پر طعنہ زن ہیں کہ جس امام احمد رضاؒ کے شیدائی خود کو سگِ بارگاہِ رضوی کہلانے میں تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی علمی کاوشیں متاعِ کمپرسی کی طرح اپنوں کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہیں۔ اور ہے بھی یہ بات صحیح کہ جس محسن کے خوشہ چینوں میں شمار ہونا ہم اپنے لیئے باعث سعادت سمجھتے ہیں اس کی فراموشی کے لیئے ہمارا ایک ایک عمل گواہ ہے۔

ایک مخلص عقیدت مند وہ ہیں کہ اپنے اکابر و زعماء کی قلیل تصانیف کی تعداد میں اس طرح اضافہ کر رہے ہیں کہ ان کے بعد، ان کے عقیدت مند قلم جنبش میں لاکر ان کے نام سے کتب تالیف و تصنیف کر کے ان کی شہرت اور وقارِ علمی میں اضافہ کر رہے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ کثرتِ تصانیف میں کسی نہ کسی طرح ان کو امام احمد رضاؒ کے بدّ مقابل لاسکیں اور امام احمد رضاؒ کی عظمت کے بلند مقام کی انفرادیت کو ختم کر دیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کی نگارش کے نتائج حقیقت میں مایۂ فخر تو نہیں تھے صرف چند کتب ان کی تالیف کے دائرے میں آتی ہیں لیکن ان کے عقیدت مندوں نے اس کو ایک عظیم کارنامہ قرار دے کر اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا کہ ان کی شہرت کی بلندی آسمان کو چھونے لگی۔ گویا وہ ہزاروں کتابوں کے مولف و مصنف ہیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ خوانِ نعمت ہمارے سامنے بچھا ہے۔ لیکن ہم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ ایوانِ نعمت سے لذت آشنا ہو سکیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر بات تحقیق کے معیار پر پرکھی جاتی ہے، اور ورائیٹ کی کسوٹی پر کسی جاتی ہے دنیائے رضویت نے اپنے عظیم محسن کے علمی کارناموں کو اس طرح بھلا دیا ہے جیسے وہ اور اس کے علمی کارنامے نہ قابلِ ذکر تھے اور نہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس سے بڑا اور کون سا المیہ ہوسکتا ہے کہ ہم علمی ذولت کا ایک گنجِ گرانمایہ رکھتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہیں۔ حیف صد حیف۔ امام احمد رضا کے مخالفین کا تو ذکر ہی کیا خود ان کے عقیدت مندوں نے ان کو سب سے زبردست نقصان پہنچایا۔ اور اس تاریخ ساز ہستی کے ساتھ وہ ظلم کیا کہ بیگانے بھی تڑپ گئے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

اگر اس عظیم ہستی نے علم و آگہی کا یہ گراں بہا گنجینہ دوسروں کے سپرد کیا ہوتا تو عقیدت کیش اس کی وہ قدر افزائی کرتے کہ اس کی شہرت کے طنطنہ سے زمین و آسمان گونجتے اُٹھتے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا کرم، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل اور غوث الاعظمؓ کی شفقت ہے کہ ہماری اس بے اعتنائی کے باوجود امام احمد رضاؒ کو وہ عظمت و شہرت عطا ہوئی کہ دنیا حیران و ششدر ہے۔

امام احمد رضا کے وصال کے بعد آپ کے مکتبِ فکر اور مسلکِ حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو طریقے رہ گئے تھے۔ ایک تو وعظ و تقریر کے ذریعے آپ کے فرامودات کو عام کیا جاتا۔ دوسرے آپ کی تصانیف و تالیف، رسائل و حواشی کو جلد سے جلد منظرِ عام

پر لانے کی کوشش کی جاتی، مگر ہوا یوں کہ شقِ آخری سے ہم بالکل بے تعلق ہو کر بیٹھ رہے۔ اس بے اعتنائی اور احسان ناشناسی کے سب سے بڑے مجرم وہ ہیں جو اس کے اہل تھے۔ جو نشر و اشاعت کے میدان میں تجربہ بھی رکھتے تھے اور سرمایہ بھی لیکن بقول "فرصت کسے کہ تیری تمنا کرے کوئی"؛

آج جدید رجحانات سے متاثر ذہن اور تحقیق و دلائل کی تڑپ رکھنے والے نکتہ سنج حضرات کو ٹھوس علمی طریقے، حقائق، شواہد اور دلائل ہی سے متاثر کیا جا سکتا ہے۔ وعظ و تقریر اور زبانی دعوے ان کو متاثر نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور ان حقائق کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ اب ہم وعظ و تقریر کی ڈگر سے ہٹ کر اس راہ پر قدم رکھیں جہاں علمی حقائق کو صفحۂ قرطاس پر پیش کر کے اپنے دعوے کی صداقت کو منوائیں۔ تحریری ذرائع ابلاغ یعنی وسائل نشر و اشاعت کی ہمارے پاس کمی ہے۔ یہ کمی وقت کی ایک دردناک خلش ہے۔ ہماری انہی کمزوریوں کے باعث باطل ہم پر خندہ زن ہے کہ جسکی علمی فضیلت اور تبحر کے ہم گُن گاتے ہیں اور جسکی تصانیف کی گراں مائیگی کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں جب عصری تقاضوں کے تحت ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو ہم بالکل تہی دامان نظر آتے ہیں۔

پچھلے دس پندرہ برسوں میں علمی سطح پر کچھ اشاعتی کام ضرور ہوا ہے ہر چند کہ نہ ہونے کے برابر، پھر بھی اپنی افادیت و اثر کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اب مخالفین بھی معترف

Marfat.com

نظر آتے ہیں کہ امام احمد رضا جیسی جامع العلوم شخصیت کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ جب تک امام احمد رضا کی تصانیف منظرِ عام پر نہیں آتی تھیں محققین امام احمد رضا کے کثیر التصانیف مصنف ہونے کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ لیکن آج جبکہ ان کی تصانیف کا عشرِ عشیر بھی ہم پیش نہیں کر سکے وہ کھل کر ان کے تبحرِ علمی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ محققین و مخالفین کے خیالات میں اس تبدیلی کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے امام احمد رضاؒ کی تصانیف کے مطالعہ سے بہرہ اندوز و مستفید ہو کر اپنی شرافتِ علمی کے باعث ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی محققانہ دیانت کو تعصب کا شکار نہیں ہونے دیا اور وہی کچھ کہا جس کے ٹھوس شواہد و حقائق ان کی نگاہوں کے سامنے تھے۔ اگر ان حقائق کی روشنی نے اب بھی ہماری نگاہوں کے سامنے سے بے اعتنائی کی تیرگی دور نہیں کی تو یہ ایک عظیم سانحہ ہوگا۔ جو حقائق اور نتائج ہمارے سامنے ہیں اور پچھلے پندرہ سالوں میں جو کچھ تھوڑا بہت اشاعتی کام ہوا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم نے اس میں تیز رفتاری پیدا نہ کی تو اس دوڑ میں ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ دوسروں نے ہم سے بہت بعد میں اس راہ میں قدم رکھا تھا لیکن آج وہ اس دوڑ میں ہم سے بہت آگے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی تیز رفتاری ہماری سست گامی سے بازی لے جائے گی۔

یارانِ تیز گام نے منزل کو پا لیا
ہم بیٹھے منتظر جرسِ کارواں رہے

ایک ہزار سے زائد تصانیف میں امام احمد رضا کے اب تک تقریباً تین سو رسائل و کتب شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کی ہے جن کا موضوع "خلاف و جدل" ہے۔ اس لیئے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا وہ تعارف نہ ہو سکا جس کے وہ مستحق تھے۔ شروع میں ان کتابوں کو دیکھ کر اہلِ علم یہی سمجھتے تھے کہ خلاف و جدل پر مشتمل تصانیف کے علاوہ ان کے علمی خزانے میں کچھ اور نہیں۔ لیکن اب جبکہ منقولات و معقولات کے موضوعات پر چند ہی کتابیں سامنے آئی ہیں اور محققین نے ان کتب کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا ہے تو بعض تو صرف نادرِ روزگار حواشی ہی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

امام احمد رضا کے معتقدین و متوسلین کی اکثریت اس احساس و اعتراف کے باوصف کہ اعلیٰحضرت کی شخصیت اور علمی کارناموں کو روشناس کرانے کے لیئے خاطر خواہ کام نہیں ہوا، میدان عمل میں قدم رکھنے سے کتراتی ہے جبکہ علماء و مشائخ اہلِ سنّت اور اربابِ ثروت کی متحدہ اور اجتماعی کوششوں سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہماری یہ کوتاہی و غفلت ہم سب کے لیئے باعثِ ندامت ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے۔ سوائے بے التفاتی اور دشنام طرازی کے۔ ہم خود کب تک امام احمد رضا کے علمی کارناموں کا ذکر محض زبانی کرتے اور سنتے رہیں گے؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ امام احمد رضاؒ کے علمی حقائق اور فقیہانہ موشگافیوں کو مطبوعہ شکل میں پیش کر کے دنیا کو دکھا دیں کہ ہمارے دعوے کی اساس محض عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر قائم ہے۔ کاش امام احمد رضاؒ کے کروڑوں

عقیدت مندوں میں سے چند ہی اس حقیقت کو تسلیم کر کے آگے بڑھیں تاکہ اس عظیم علمی ذخیرے کو منظرِ عام پر لایا جائے جو اب تک ہماری نگاہوں کی دسترس سے دور رہے۔ بحمد اللہ امام احمد رضاؒ کے کچھ مخلصین و معتقدین نے اس طرف توجہ کی۔ اور وقت کی پکار پہ کان دھرے ہیں لبیک کہا ہے اور اربابِ فکر و نظر کو امام احمد رضاؒ کے علمی ذخیرے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضاؒ کے مختلف رسائل و کتب تین لاکھ سے زیادہ کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سطح پر مفت پیش کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالےٰ مرکزی مجلس رضا کے روحِ رواں جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور ان کے رفقاء کا سایہ دنیائے سنیّت پر تادیر قائم رکھے جنکی مساعی جمیلہ سے ابتک لاکھوں انسان اس نابغۂ دوراں اور اس کے چند علمی کارناموں سے روشناس و مستفید ہو چکے ہیں۔ اگر کام اس نہج پر ہوتا رہا تو انشاء اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی اکثریت اور سوادِ اعظم امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں سے روشناس و مستفید ہو سکے گا۔

یہ دنیا مخلص، عقیدت کیش، علم دوست اور اصحابِ فکر و قلم سے خالی نہیں ہے۔ اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی کے راستے مسدود نہیں ہوں گے۔ پچھلے چند برسوں میں نامساعد حالات کے باوجود کچھ ایسے حضرات سامنے آئے جنہوں نے امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کو منظرِ عام پر لانے کے سلسلے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا سے مالی تعاون کیا۔ "معارف رضا" اور "دائرۃ

Marfat.com

المعارف امام احمد رضا" ان ہی مخلص اور علم دوست حضرات کے مالی تعاون کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا تعاون اگر اسی طرح شاملِ رہا تو امید ہے کہ ادارہ عرسِ امام احمد رضاؒ کے موقع پر مزید کتابیں پیش کر سکیگا۔

"امام احمد رضا اور عالمِ اسلام" مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد آپ کی خدمت میں اسی سال پیش کی گئی۔ ادارہ اُن تمام حضرات کا بصمیمِ قلب شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنے اخلاص و عقیدت مندی کا عملی ثبوت دیا۔ امام احمد رضاؒ پر ایک اور کتاب "اجالا" پروفیسر موصوف تحریر فرما رہے ہیں۔ انشاءاللہ یہ کتاب بھی جلد منظرِ عام پر آنے کی توقع ہے۔ پروفیسر صاحب امام احمد رضاؒ پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جسکی ضخامت تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے بعد ضروری مواد مہیّا کر لیا ہے اور اگر کوئی امرِ خاص مانع نہ ہوا تو یہ کتاب انشاءاللہ تعالےٰ دو تین سال میں منظرِ عام پر آسکتی ہے۔

لیکن جب ایسے مخلص اربابِ قلم ہماری سرد مہریاں دیکھتے ہیں تو ان کا تیز رواں قلم رکنے لگتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے علمی کام کی طرف متوجّہ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ قلم کی تیز رفتاری میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنے مخلص کرم فرماؤں کے تعاون سے متنو الموضوع حواشی میں سے وہی حواشی اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جنکی فلمیں تیّار تھیں۔ وگرنہ ابھی ان سے تعداد میں دس گنا حواشی ایسے موجود ہیں جنکی اشاعت کا کام باقی ہے پیشِ نظر حواشی کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ

Marfat.com

ہے کہ امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی خاصی تعداد مختلف حضرات کے پاس بریلی شریف میں ہے۔ بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ایک کتاب کے کچھ اوراق اور حصّے ایک صاحب کے پاس ہیں تو بقیہ کسی دوسرے صاحب کے پاس۔ ان سب کو سمیٹ کر یکجا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں بعض حواشی صرف چار ورقی بھی آپ کو نظر آئیں گے جس سے یہ غلط اندازہ نہ لگایا جائے کہ امام احمد رضاؒ نے صرف چار ورقی حاشیہ لکھا ہے جیسا کہ بعض بے خبر حضرات نادانستہ طور پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ایسے بے شمار حواشی کا ذخیرہ موجود ہے جن میں سے بعض کی ضخامت تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صرف اُن ہی حواشی کو شائع کیا جا رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں اور جنکی فلمیں بنوالی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر حواشی مکمل نہیں ہیں جس کا سبب میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ان کو بطورِ نمونہ پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اربابِ علم و فن امام احمد رضاؒ کے علمی مقام و مرتبہ کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور اپنی محققانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے پر پورا کریں۔

۱۹۸۲ء میں "معارفِ رضا" میں حضرت علامہ شمس بریلوی نے ایک بسیط اور جامع مقالہ میں امام احمد رضا کے چند حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا تھا جسکی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی گئی۔ اس مقالے کی تعریف میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب نے "امام احمد رضا کانفرنس"، منعقدہ ۱۸، دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام

تھیوسوفیکل ہال کراچی میں جب اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا تو صاحبِ
مقالہ کو ان کی نگارش پر مبارک باد پیش کی۔ حضرت علامہ شمس بریلوی کی
علمی اور ادبی صلاحیتوں، ان کے وسیع مطالعے، عمیق نظری اور اعلیٰحضرت
امام احمد رضا سے عقیدت کیشی کی بنا پر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ
حواشی کے اس مجموعے پر ایک مقدمہ تحریر فرمائیں جسکو انہوں نے قبول فرما
کر اپنی علم دوستی، وسیع القلبی اور امام احمد رضاؒ سے خصوصی نسبت کا
ثبوت دیا۔ مقدمہ آپ کے سامنے ہے۔ حواشی کے اس مجموعہ میں
سوانح امام احمد رضا کی نگارش پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے قلم
کی تراوش ہے۔ جن کا قلم پچھلے بیس سال سے امام احمد رضاؒ کے علمی
کارناموں کے تعارف کے لیئے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب
نے امام احمد رضاؒ پر اب تک جتنا کام کیا ہے اس کا اگر ہم موازنہ کریں تو ہم
یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس میدان میں ان کا کوئی مدِّ
مقابل نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں محسنینِ رضویت پر اپنا بے پناہ
فضل وکرم فرمائے کہ جب اور جس وقت بھی ان سے امام احمد رضاؒ پر
کچھ لکھنے کو کہا گیا تو ان حضرات نے اپنی دوسری علمی مصروفیات کو ثانوی
حیثیت دی اور فوراً امام احمد رضاؒ پر لکھنے کو تیار ہو گئے۔ میں کس
زبان سے اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کروں جن کی مدد کے بغیر
میرے لیئے ایک قدم اٹھانا بھی دشوار تھا۔ ربِّ عزوجل ان کو ان کی
علمی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ان کے علمی
اور ادبی کارناموں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ ان کے درجات میں بلندی
عطا فرمائے اور ان کے حوصلوں میں مزید پختگی بخشے تاکہ ان کے قلم سے

Marfat.com

ایسے فن پارے منصۂ شہود پر آئیں جن سے لوگ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں۔

؎ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

فی الحال یہ چند حواشی پیشِ خدمت ہیں۔ اگر حالات مساعد رہے تو بقیہ حواشی بھی اسی طرح اگلے برسوں میں یکے بعد دیگرے منصۂ شہود پر آجائیں گے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سیّد المرسلین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

سیّد محمد ریاست علی قادری

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا)

کراچی

۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

Marfat.com

حیات امام احمد رضا

امام احمد رضا نسباً پٹھان، مسلکاً سُنّی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) اور جدِّ امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء) متبحر عالم اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی بھارت) میں ہوئی۔ محمد نام رکھا گیا اور تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) تجویز کیا گیا۔ جدِّ امجد نے احمد رضا نام رکھا۔ بعد میں خود امام احمد رضا نے عبد المصطفٰی کا اضافہ کیا۔

آپ اکثر علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے۔ بعض علوم و فنون معاصرین علماء سے حاصل کیے اور بعض میں ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے کمال حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل ۲۱ علوم و فنون اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ سے حاصل کیے۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ، (جملہ مذاہب)، اصول فقہ، جدل، تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکسیر، ہیاۃ، حساب، ہندسہ۔

حضرت شاہ آل رسول (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۱ء) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء) شیخ عبد الرحمٰن مکی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء) شیخ حسین بن صالح مکی (م ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء) شیخ ابو الحسین احمد النوری

۲۹۱۰۳

Marfat.com

(م ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) علیہم الرحمہ سے بھی استفادہ کیا اور مندرجہ ذیل ۱۰ علوم وفنون حاصل کیے۔

قراءۃ، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب۔

مندرجہ ذیل ۱۴ علوم وفنون ذاتی مطالعے اور بصیرت سے حاصل کیے۔

ارثماطیقی، جبر ومقابلہ، حساب سینی، لوگارثمات، توقیت، مناظر ومرایا، اکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیاۃ جدیدہ، مربعات، جفر، زائرچہ۔

اس کے علاوہ نظم ونثر فارسی، نظم ونثر ہندی، خطِ نسخ، خطِ نستعلیق وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

علوم وفنون سے فراغت کے بعد تصنیف وتالیف، درس وتدریس اور فتویٰ نویسی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۵۰ علوم وفنون میں ہزار سے زیادہ کتب ورسائل آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد رضا کی علمی تخلیقات میں شروح وحواشی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق مختلف علومِ عقلیہ ونقلیہ سے ہے۔ ان میں سے بیشتر عربی اور فارسی میں ہیں اور امام احمد رضا کی سرعتِ فکر، دقتِ نظر، تبحر اور تعمق کے روشن شواہد ودلائل ہیں۔

(۲)

امام احمد رضا (۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء) میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ شاہ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ اور مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت حاصل کی۔ مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، بدلیعیہ، علویہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء) میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیئے والدِ ماجد کے ہمراہ عازمِ حرمین ہوئے۔ قیامِ مکہ معظمہ کے زمانے میں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح جمل اللیل آپ سے بے حد متاثر ہوئے اور فرطِ مسرت سے فرمایا۔

انی لاجد نور اللہ من ھذا الجبین

ترجمہ:" بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں "

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں آپ دوسری بار زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لیئے حاضر ہوئے۔ اس سفر میں حرمین شریفین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ علمائے مکہ نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا جو علمائے حرمین کے لیئے عقدہُ لاینحل بنا ہوا تھا۔ امام احمد رضا نے محض حافظہ کی بناء پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور یہ تاریخی نام رکھا :-

کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم

(۱۳۲۴ھ/۱۹۰۴ء) اس جواب کو پڑھ کر علمائے حرمین بے حد متاثر ہوئے۔

کفل الفقیہ کے علاوہ ایک اہم کتاب علمائے مکہ کے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا یہ تاریخی نام تجویز کیا۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ (۱۳۱۲ھ/ ۱۹۰۵ء) پھر

Marfat.com

الفیوض المکیہ لمحبّ الدولۃ المکیہ کے عنوان سے اس کے تعلیقات و حواشی لکھے۔ اس رسالے میں مسئلہ علمِ غیب پر محققانہ بحث کی ہے۔ علمائے حرمین نے جو اس پر تقاریظ تحریر کی ہیں اُن سے اس کی اہمیّت کا اندازہ ہوتا ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ دونوں کتابیں دورانِ سفر بغیر کوئی کتاب مطالعہ کیئے محض یادداشت کی بناء پر تالیف فرمائیں۔ آپ کی سرعت تحریر، قوتِ حافظہ اور جزئیات فقہ پر ماہرانہ واقفیت کو دیکھ کر علمائے حرمین حیران تھے۔" (نزہتہ الخواطر۔ ج ۸ ص ۳۹)

امام احمد رضا کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بعض علماء نے مجدّدِ امّت تک لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ اسمٰعیل خلیل (حافظ کتب الحرم) تحریر فرماتے ہیں :-

لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقاً وصدقا

(حسام الحرمین، ص ۱۴۰، ۱۷۲)

اسی طرح شیخ علی شامی ازہری احمدی درویری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-

امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ

(حسام الحرمین، ص ۴۶۲)

(۳)

فن فتاویٰ نویسی میں امام احمد رضا اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔ انہوں نے تقریباً ۵۴ سال تک یہ فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فقہ میں جدّ الممتار (حاشیہ شامی) اور فتاویٰ رضویہ (۱۲ مجلدات) کے علاوہ ایک اور علمی شاہکار ترجمہ قرآن کریم ہے جو (۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء) میں

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے منظرِ عام پر آیا اور جس کے تفسیری حواشی خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے نام سے مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے تحریر فرمائے جو ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ حال ہی میں بعض حضرات نے اس ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ سراسر سیاسی طبقاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۷۰ برس پہلے ہوا۔ ظاہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحّر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب ان کو اس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خردہ گیری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شہرہ پاک و ہند سے گزر کر دیارِ مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات ان حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقولِ خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتابِ فکر کے سامنے ان کا چراغِ فکر ٹمٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہو سکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اس کا بازار سرد ہو جائے۔

امام احمد رضا نے قرآن کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اس کا اندازہ ان کے اس مصرعے سے ہوتا ہے:

ع قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی۔

(حدائقِ بخشش۔ حصہ دوم، ص ۹۹)

وہ فنِ شعر میں کمال رکھتے تھے۔ نعت گوئی کو اپنا مسلکِ شعری بنایا۔ ہر صنفِ شاعری پر طبع آزمائی کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہر

Marfat.com

جگہ نعت ہی کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کے دیوان "حدائق بخشش"
کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اردو، فارسی، عربی اور ہندی وغیرہ
میں شعر گوئی پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ ان کا مشہور سلام جس کا مطلع ہے

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پاک و ہند کے طول و عرض میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریکِ آزادی کے سلسلے میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ و
خلفاء کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر سے
مسلمانوں کے سیاسی حالات بنظرِ غائر مطالعہ کیئے اور تحریر و تقریر
کے ذریعے اپنی اصلاحات اور تجاویز پیش کیں جو ۱۹۱۲ء میں کلکتہ
سے شائع ہوئیں۔ اس سے قبل ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے اجلاس میں
اسی موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ امام احمد رضا کے آخری دور میں سیاست
نے ایک نیا رُخ اختیار کر لیا تھا۔ تقریباً (۱۹۱۹ء/ ۱۳۳۹ھ) میں
تحریکِ خلافت کا آغاز ہوا اور دوسرے ہی سال (۱۹۲۰ء/ ۱۳۳۹ھ)
میں گاندھی کے ایماء پر تحریکِ ترکِ موالات کا آغاز ہوا۔ انجام سے
بے نیاز ہو کر ہندو مسلم شیر و شکر ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اس
اختلاط کے خطرناک نتائج سے آگاہ فرمایا اور ایک معرکۃ الآرا رسالہ
المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ (۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء) تحریر کیا۔
بعض حضرات امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں۔ لیکن
حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جس کی تحقیق راقم نے اپنے مقالے
"گناہِ بے گناہی" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء) میں کی ہے۔ امام احمد رضا

کا دامن انگریز نوازی کے الزام سے یکسر پاک تھا۔ ہاں الزام لگانیوالوں کے دامن ضرور داغدار ہیں۔ امام احمد رضا کے متوسلین و معتقدین نے ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں مطالبۂ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ ان کے خلوص اور جذبے کا اندازہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی کے اس عزم سے ہوتا ہے۔

"پاکستان کی تجویز سے جمہوریتِ اسلامیہ کو کسی طرح دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود قائدِ اعظم محمد علی جناح اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔"

(حیات صدر الافاضل، ص ۱۸۶، مکتوب ۲)

اسی طرح سیّد محمد محدث کچھوچھوی (تلمیذ مولانا احمد رضا خاں) نے آل انڈیا سنّی کانفرنس منعقدہ اجمیر شریف (۵ تا ۶ رجب ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) میں خطبۂ صدارت میں یہ پُرجوش کلمات کہے۔

"اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ نہ رکو، پاکستان بنالو تو جا کر دم لو۔" (الخطبۃ الاشرفیہ، ص ۳۸)

امام احمد رضا نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو بوقتِ نماز جمعہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر وصال فرمایا۔ چند ماہ قبل قرآن کریم کی اس آیت سے الہامی طور پر اپنا سنہ وفات نکالا تھا۔

ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ و اکواب

(اوصایا شریف، ص ۱۲۱)

(۵)

آپ کے دو فرزند تھے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان

Marfat.com

علیہ الرحمہ اور مفتیٔ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ۔ مولانا حامد رضا خان ربیع الاوّل ۱۳۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ کتب معقول و منقول والد ماجد سے پڑھیں۔ عربی ادب پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ ۷۰ برس کی عمر پائی۔ ۴۳ سال والدِ ماجد کے جانشین رہے اور برسوں دار العلوم منظرِ اسلام (بریلی) میں درس حدیث دیا۔ اور ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۳ء کو وفات پائی۔ صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔

مفتیٔ اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان اوائل ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ برادر بزرگ مولانا حامد رضا خاں سے تعلیم حاصل کی اور والد ماجد سے علومِ دینیہ کی تکمیل کی۔ دار الافتاء الرضویہ (بریلی) میں ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء ستر سال فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔ وہ اپنے والد ماجد امام احمد رضا کا آئینہ تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا وصال ہوگیا۔

امام احمد رضا کے خلفاء نہ صرف پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اب صرف ایک خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری یادگار رہ گئے جو ہندوستان میں فیض رساں ہیں۔

(۶)

الغرض امام احمد رضا چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عظیم المرتبت مفتی، بلند پایہ مصنّف، دیدہ ور سیاستدان، صاحبِ بصیرت سائنسدان اور باکمال ادیب و شاعر تھے۔ پاک و ہند کے محققین نے ہنوز ان کی طرف توجہ نہیں کی۔ وہ دنیا کے ہر محقق کی توجہ کے لائق ہیں۔ اگر ان کی فقہی اور علمی تصانیف سیاسی اور سائنسی بصیرت اور ادب و شاعری پر تحقیق کی جائے تو بہت سے رازہائے سربستہ معلوم ہوں گے۔

اور ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ پاک و ہند میں ایک ایسا یگانۂ روزگار عالم پیدا ہوا جس کی نظیر نہ اس کے زمانے میں تھی اور نہ اب ہے۔ اور حکیم عبدالحئی لکھنوی کا یہ اعتراف حقیقت بن کر سامنے آجائے گا:-

یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی و
جزئیاتہ یشہد بذالک مجموع فتاواہ

(عبدالحئی لکھنوی، نزہتہ الخواطر، جلد ششم، ص ۱۴)

ترجمہ:- فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے۔ اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ (سندھ)

علامہ حضرت شمس بریلوی

امام احمد رضاؒ کی حاشیہ نگاری

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ بعض ان میں کافی ضخیم ہیں اور بعض کی ضخامت کم ہے۔ اسلامیات کا کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہٗ نے قلم نہ اٹھایا ہو اور دادِ تحقیق نہ دی ہو۔ آپ کی ان عالمانہ، فقیہانہ اور مجدّدانہ تحقیقات کے دائرے میں آپ کے گرانقدر حواشی بھی آتے ہیں جن کی تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے۔ یہ حواشی بحمداللہ دستبردِ زمانہ سے محفوظ ہیں اور ان کے قلمی نسخے سیّد محمد ریاست علی قادری رضوی کی تحویل میں آج بھی موجود ہیں۔ وہ کئی سال سے اس امر میں کوشاں ہیں کہ علمائے اہلِ سنت سے کوئی دیدہ ور اٹھے کہ وہ ان حواشی کے تراجم و تعارف سے دنیائے علم و فضل کو آگاہ کرے لیکن:-

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

اب تک ان کو اس سلسلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ گذشتہ معارفِ رضا نامی کتاب میں جو ادارہ معارفِ رضا کراچی نے شائع کی تھی، راقم الحروف شمس بریلوی نے امام احمد رضاؒ کے چند حواشی کا تعارف اربابِ فضل و کمال سے کرایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ بھی حواشی پر قلم اٹھاؤں گا۔ میں نے ان حواشی کا تعارف جس کاوش و کاہش سے پیش کیا ہے اس کو کچھ اربابِ فضل و کمال ہی جانتے ہیں۔ میں نے ہر ایک کتاب محشّی کے مصنف کے تعارف کے بعد امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کے حاشیہ کو اس طرح پیش کیا تھا کہ حضرت امام احمد رضاؒ نے جہاں جہاں محشّی کو تنبیہ اور آگاہ کیا یا تعقب کیا ہے ان مقامات کو حاشیہ سے انتخاب کر کے پیش کیا اور توضیح و تصریح کے مقامات کی نشاندہی کی، ممکن ہے قارئینِ معارف رضا کو بادی النظر میں یہ کام بہت معمولی نظر آیا ہو۔ یہ ان حضرات کا اپنا مطمعِ نظر ہے لیکن میں نے اس نگارش

Marfat.com

میں کئی ماہ کی مدت صرف کر دی۔ تب کہیں یہ کام سرانجام ہو سکا۔ الحمد للہ۔

میرے محترم سید محمد ریاست علی قادری صاحب امام احمد رضا قدس سرہٗ کے چند حواشی کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ جب باوجود کوشش اور سخت تگ و دو کے کوئی صاحبِ فضل و کمال دنیائے رضویت سے ان چند حواشی کے ترجمہ کے لیے آمادہ نہیں ہوا تو انہوں نے محض اس خیال سے کہ آئندہ شاید کوئی صاحبِ فضل و کمال اس طرف توجہ مبذول فرمائے۔ چند حواشی (بطورِ نمونہ) کا مجموعہ ایک کتابی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ان کے ملحوظِ خاطر تھا کہ یہ حواشی بریلی شریف سے محض مستعار حاصل کیئے گئے تھے اور اُن کی واپسی کا سخت تقاضا ہے لہٰذا اس انمول دولت سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے وہ اٹھا لیا جائے۔

محترمی سید محمد ریاست علی صاحب قادری نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ہر کتاب محشّی کے مصنف کا تعارف اسقدر اختصار کے ساتھ پیش کروں کہ وہ ایک صفحہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ قاری حاشیہ محشّی کتاب کے مصنف اور اس کے زمانے سے قدرے واقف ہو جائے صاحب موصوف کے پاسِ خاطر سے مندرجہ ذیل کتب کا بہت ہی مختصر تعارف پیشِ خدمت کر رہا ہوں۔

۱۔ فتاویٰ بزازیہ
۲۔ حلیہ شرح منیۃ المصلی
۳۔ دُرر الحکام شرح غرر الاحکام
۴۔ بحر الرائق و منحۃ الخالق علی البحر
۵۔ شرح معانی الآثار
۶۔ عمدۃ القاری شرح بخاری
۷۔ کنز العمال
۸۔ اصابہ فی معرفتہ الصحابہ
۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع
۱۰۔ موضوعاتِ کبیر ملا علی قاریؒ

Marfat.com

۱۱۔ حواشی الفتاوی الزینبیہ
۱۲۔ حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری
۱۳۔ حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی
۱۴۔ حاشیہ مدخل۔

اس مرتبہ میں نے ہر ایک حاشیہ کے تعارف کے ساتھ سابقہ التزام (توضیح و تصریح تنبیہہ و تعقب) نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں صرف کتاب محشی کے مصنف کا بہت ہی اختصار کے ساتھ تعارف کرایا ہے۔ افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج تک کسی کو ہوش نہ آیا کہ وہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے ان حواشی کو جو حضرت کے تبحرِ علمی کا ایک انمٹ نشان اور دنیائے رضویت کے لیئے طرۂ امتیاز اور خواجہ تاشانِ رضویت کے لیئے سرمایۂ نازش و افتخار ہیں، تراجم کے ساتھ شائع کر کے اپنی عقیدت و علمیت کا ثبوت دیتے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات پیش کرنے سے قبل یہ چند حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پر عقیدت نے مجبور کیا اور زبانِ قلم پر آ گئے۔ اس کے لیئے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ ان سے معذرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن کے احساسات مُردہ ہو چکے ہیں اور تن آسانی جن کا شعار بن چکا ہے۔

آیئے اب قرن سیزدہم کے آفتابِ علم و فضل کی چند کرنوں سے اکتسابِ نور کے لیئے آپ کو کمالِ علمی کے اس میدان میں لے چلوں جہاں حاشیہ نگاری و تعلیقات نگاری کے بلند منارے ایستادہ ہیں اور جن کی بلندی کا اندازہ کرنے کے لیئے علم و فضل کی دستار کو تفحص و تعمق کے پاکیزہ ہاتھوں سے سنبھالنا پڑتا ہے۔ میں یہاں حاشیہ نگاری کی تاریخ پیش نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حاشیہ نگاری، تعلیقات نگاری اور شرح نگاری کا فرق بتاؤں گا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات سے آگاہ کروں گا کہ اس مقدمہ کی نگارش کا منشا یہی ہے۔

Marfat.com

حاشیہ، تعلیقات اور شرح

شرح :۔ کسی کتاب کی شرح خواہ وہ کسی متن سے متعلق ہو توضیح و مطالب و تصریح کیلئے اصل متن سے زیادہ ضخامت اور حجم کی خواہاں ہوتی ہے کہ شرح نگاری سے شارح کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان مباحث و مطالب کو جو صاحب متن (یا ماتن) نے پیش کیے ہیں واضح سے واضح تر صورت میں پیش کرے اور جن نکات کو ماتن نے پیش نہیں کیا ہے اور جن مضمرات کی وضاحت نہیں کی ہے ان کی وضاحت پیش کرے۔ اگر متن میں اغلاط ہیں تو شارح ان کی وضاحت کرے۔ حدیث شریف کے اکثر مجموعوں کی شروح لکھی گئی ہیں اور اپنی وضاحت و تعبیرات و مسائل فقہیہ و شرعیہ کے مستدل ہونے کے باعث ہر ایک شرح اس کے متن سے زیادہ ضخیم ہے۔ حدیث کے متعدد طرق جو شارح کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ ان کو پیش کرتا ہے، حدیث کے راویوں پر بحث کرتا ہے، حدیث کے حسن غریب یا دیگر اقسام پر بحث کی جاتی ہے۔ اگر صاحب متن سے اس سلسلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو استدلال و برہان کے ساتھ بیان کرتا ہے جن فقہی مسائل کا اس حدیث سے استخراج ہو سکتا ہے انکو مستنبط کرتا ہے۔ اگر کسی مذہب کی وہ حدیث مویّد ہوتی ہے یا اگر کسی مسلک پر اس سے جرح ہو سکتی ہے تو اس کی تعدیل یا جرح کرتا ہے۔ رواۃ حدیث کا بھی شارح تعارف کراتا ہے۔ حدیث کی شانِ ورود شارح بیان کرتا ہے۔ اگر دوسرے شارحین بھی اس کے موجود ہیں تو ان کے اقوال بھی پیش کرتا ہے۔ لغاتِ حدیث اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ معانی اور بیان کے مسائل پیش کیے جاتے ہیں۔ صرفی اور نحوی نکات زیرِ بحث آتے ہیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں شرح کے سلسلہ میں کچھ کھل کر لکھ سکوں۔ میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ حدیثِ مشہورہ :۔

"انما الاعمال بالنیات"

ایک ایسی حدیث ہے کہ صحاح ستہ میں سے کئی ایک صحیح ایسی ہیں جن کا آغاز اسی حدیثِ

Marfat.com

مبارکہ سے ہوتا ہے۔ ائمہ مذاہب اربعہ نے اپنے اپنے مسلک و مذہب کی تائید کے لیئے اس حدیثِ مبارکہ کی تشریح و توضیح کی ہے اور اس پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ باء کا متعلق مقدر کیا ہے۔ حضرات شوافع "تصح بالنیات" کو مقدر مانتے ہیں اور صحتِ شرعی اس سے مراد لیتے ہیں۔ محققین، فقہاء احناف ثواب الاعمال بالنیات کو مقدر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کے ثواب کا مدار باعتبار نیت ہے۔ یہ تحقیق علامہ شمس الدین سرخسی صاحب العنایہ کی ہے جو شارح ہدایہ ہیں۔ اور دوسرے مسالک کے ائمہ نے اپنے اپنے مسلک کی تائید کے لیئے دلائل و براہین پیش کیئے ہیں۔ اور بات "نیتِ وضو" تک جا پہنچی۔ حضرات شوافع نے کہا ہے کہ ایسے وضو سے جس کی نیت نہ کی گئی ہو نماز نہیں ہوگی۔ اور احناف کہتے ہیں کہ وضو کے مفتاح الصلوٰۃ ہونے میں نیت شرط نہیں۔ یعنی ہم احناف استدلال میں پانی کے مطہر طبعی ہونے کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ تیمم کے لیئے نیت شرط ہے۔ اس سلسلے میں شارحین نے اپنے اپنے تبحر علمی سے عجیب و غریب نکات پیش کیئے ہیں۔ صرف اسی ایک حدیث مبارکہ کے تحت اسقدر مباحث آگئے ہیں کہ بعض شروح کے ۲۵۔۵۰ بڑے سائز کے صفحات کو وہ مسائل محیط ہیں۔

ایسا ہی حال کتب فقہ کی شروح کا ہے۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "تنویر الابصار" ہے (جو ہدایہ کی شرح ہے) اسی تنویر الابصار کی شرح "درالمختار" ہے اور اس کی شرح "ردالمحتار" ہے۔ میں یہاں تنویر الابصار سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں تنویر الابصار کے متن کو خطِ کشیدہ کروں گا اور اس کی شرح درّالمختار کو غیر خطِ کشیدہ رکھوں گا۔ پھر اس کا ترجمہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ شرح نگاری کے لیئے کس تبحر اور دقتِ نظر کی ضرورت ہے اور کتنا مشکل کام ہے اور ایک شارح کو کن دشوار مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تنویر الابصار جلد اوّل

(درالمختار یعنی شرح تنویر الابصار) فرضت فی الاسراء لیلۃ السبت سابع عشر رمضان قبل الھجرۃ لسنۃ ونصف وکانت قبلہ صلواتین قبل طلوع وقبل غروبھا (شمنی)

ترجمہ :۔ نماز معراج شریف میں شب شنبہ رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو ہجرت سے ڈیڑھ سال قبل فرض ہوئی اور معراج شریف سے قبل صرف دو نمازیں تھیں۔ ایک طلوع آفتاب سے قبل اور دوسری غروبِ آفتاب سے پہلے۔ شمنی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

اب ردالمحتار میں اس کی شرح ملاحظہ فرمائیے۔ میں یہاں متن طویل نقل نہیں کروں گا صرف ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔

ردالمحتار یعنی شرح درمختار :۔ اور شارح (تنویر الابصار) یا صاحب درالمختار نے رمضان شریف میں وقوع معراج کا ذکر کیا ہے وہ ایک قول ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ معراج ماہِ رجب میں ہوئی اور لوگوں میں بھی یہ قول مشہور ہے۔ امام نوویؒ نے "سیرالروضہ" میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث شریف کی شرح جو بدو وحی کے سلسلہ میں ہے اور علامہ بخاری نے جس کو بابِ کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے آپ شروح بخاری مطالعہ فرمائیے اور ان ابحاث کو ملاحظہ کیجیے کہ شارحین کرام نے اپنی ذکاوت فہم اور فراستِ علمی سے کیا کیا نکات پیدا کیے ہیں اور کتنے دینی مسائل کو پیش کر کے امتِ مسلمہ کو مرہونِ منت بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔ بخاری کی شرح فتح الباری اور علامہ حجر عسقلانی ۸۵۲ھ شرح بخاری از علامہ عینی عالمانہ تحقیق و تدقیق، استنباط و استخراج مسائل فقہیہ اور مسائل علمیہ پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ شارحین حضرات کا تمام علمی اور تبحر اس وقت آپ پر ظاہر ہوگا۔ مسائلِ عقلی و نقلی کے دریا بہائے ہیں اور ان شارحین حضرات کی فکر رسا نے ان مناروں پر کمند ڈالی ہے جہاں تک فکرِ انسانی پہنچ سکتی ہے۔ صرف بخاری ہی پر حصر نہیں ہے بلکہ آپ صحاح ستہ کی شروح کو دیکھئے کہ یہ شروح متونِ صحاح سے کس قدر ضخیم ہیں۔ اسی طرح حدیثِ مبارکہ کے اور مجموعے موسوم بہ صحاح و جوامع و مسانید اور معاجم ہیں جن سے ہمارے کتب خانے الحمدللہ معمور ہیں۔ تصریح بالا کا مقصد یہ تھا کہ شارح جب کسی کتاب کی شرح کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو پہ نظر ڈالتا ہے اور متن کی ہر ہر سطر کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ جو نکات متن میں مضمر تھے وہ سب کے سب عیاں ہو جائیں۔ شارح کے لیے بھی اتنے ہی مبلغ علم، ذکاوت اور دقتِ نظر کی ضرورت ہے جو صاحبِ متن

کو حاصل تھا۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ شارح نے شرح میں "شارح تنویر الابصار" کے قول کا تعاقب کیا ہے۔ صاحب درمختار کے کمالِ علمی کے پیشِ نظر ان کے قول کی تغلیط تو نہیں کی لیکن احتیاط کے ساتھ "ایک قول یہ ہے" کہہ کر ان کے قول کی تردید کر دی۔

یہ تو تھی شرح نگاری کی مختصر کیفیت اور ایک شارح کے مختصر اوصافِ علمی اور اس کا تبحّر ایک مشہور شرح اور اس شرح کی شرح اور اس کے حواشی کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ ایک شارح کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کسی متن کی تشریح و توضیح و تصریح میں اس کی نظر کہاں تک تلاش و تجسّس میں پہنچتی ہے اور کن کن زاویوں سے جائزہ لیتی ہے۔ آیئے اب شرح کے بعد تعلیقات کے بارے میں کچھ عرض کروں پھر حاشیہ نگاری کے فن کا جائزہ پیش کروں گا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد امام احمد رضا قدس سرہٗ کے حواشی کا آپ سے تعارف کراؤں گا کہ ان تصریحات کے بعد ہی آپ یہ اندازہ کر سکیں گے کہ حاشیہ نگاری کتنا اہم اور مشکل مرحلہ ہے۔

تعلیقات نگاری: تعلیقات یا تعلیقات نگاری سے مراد کسی متن کی ایسی مراحیتیں ہیں جو تفصیل و تصریح کے سلسلہ میں شرح کی تو محتاج نہیں کہ اس صورت میں اس متن کے لیئے شرح کی ضرورت ہوتی اور تعلیقات سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ تعلیقات نگاری میں متن کے کسی نکتہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی وضاحت مقصود ہوتی ہے جو صاحبِ متن نے ترک کر دی تھی۔ یا کسی اس مسئلہ کے سلسلہ میں جو صاحبِ متن نے بیان کیا ہے مزید دلائل و براہین پیش کرنے مقصود ہوتے ہیں یا متن سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں تعلیقات نگار ذیلِ متن میں یا متن کے حاشیہ پر اس کو بیان کر دیتا ہے یا کسی اختلافی دلیل کو ماتن کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے اور ماتن کا تعقّب کرتا ہے یا تعارض ——— تعلیقات عموماً متن کے ذیل میں نگارش کی جاتی ہے البتہ حاشیہ پر اس وقت تعلیقات کو ترتیم کرتے ہیں جبکہ متن پر حواشی کی نگارش مقصود و مطلوب نہیں ہوتی۔ شرح اور تعلیقہ کا خاص فرق یہ ہے کہ شرح میں متن کی کوئی سطر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ تمام و کمال متن کی تصریح و توضیح کی جاتی ہے اور تعلیقات میں یہ ضروری

Marfat.com

نہیں۔ تعلیقات نگار متن کے جس جزو کی چاہتا ہے تعلیقات کے ذریعہ وضاحت کرتا ہے۔ اس پر یہ پابندی نہیں کہ شرح کی طرح تمام متن کی وضاحت کرے۔ تعلیقات نگار متن کے جس قدر حصہ پر چاہتا ہے تعلیقات لکھتا ہے۔ اور پھر متن کے اسقدر حصہ کو تحریر کرنے کے بعد خط کھینچ دیتا ہے اور اس کے نیچے "تعلیقات" لکھتا ہے۔ تعلیقات نگاری میں بھی شرح کی مانند اسی دیدہ وری تبحّر علمی، ژرف نگہی، قوتِ استدلال اور موضوع متعلقہ پر کامل عبور درکار ہوتا ہے۔

تعلیقات نگاری، شرح نگاری یا حاشیہ نگاری کی طرح عام نہیں ہے۔ حواشی اور شروح فقہ واصولِ فقہ، حدیث وعلمِ کلام، علم منطق اور علمِ حکمت پر جس قدر لکھے گئے ہیں ان کا شمار و بیان مشکل ہے۔ حواشی سے زیادہ شروح لکھی گئی ہیں۔ تعلیقات ان دونوں سے بہت کم ہیں۔

محققِ دوراں، فقیہہ زماں محمد بن احمد بن محمود نسفی (متوفی ۷۱۴ھ) تعلیقات نگاری میں اولیّت کا شرف رکھتے ہیں۔ آپ نے علمِ خلاف پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ علاّمہ محمد بن احمد بن محمد بن احمد محمود نسفی فقیہہ، محدّث ومتکلم جو حنفی المذہب اور اشعری الاعتقاد تھے اور موصل میں مدّتوں منصبِ قضا پر آپ فائز رہے۔ فقہ کی بعض کتب پر آپ کی تعلیقات مشہور ہیں۔

علامہ ابن صائغ یعنی محمد بن عبد الرحمٰن بن علی المعروف بہ شمس الدین ابن صائغ کی تعلیقات "التعلیق فی مسائل الدقیق" کے نام سے مشہور رہیں۔ میں اس سلسلہ میں مزید تعلیقات نگار حضرات کا تذکرہ نہیں کروں گا کہ مضمون طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا ہے۔ کسی اور موقع پر حواشی نگار حضرات کو جس طرح قرن وار پیش کیا ہے اسی طرح شروح وتعلیقات نگار حضرات کا قرن وار ذکر کروں گا۔ (انشاء اللہ)

میں قرن وار تعلیقات کی صراحت سے یہاں اس لیئے مجبور ہوں کہ مضمون طویل ہوتا جا رہا ہے اور ایک مجلّہ اس بارِ گراں یا طوالت کا متحمل نہ ہو سکے گا۔ ورنہ میں آپ کو بتاتا کہ ہمارے اسلاف کرام (علمائے متقدمین) نے ہر دور میں تعلیقات نگاری پر بھی قلم اٹھایا ہے اور تعلیقات کا بھی ایک گراں قدر سرمایہ ہماری سہولتِ فہم اور رسائی فکر کے لیئے چھوڑا ہے لیکن حواشی اور شروح سے کم۔

Marfat.com

حاشیہ یا حاشیہ نگاری کیا ہے؟

حاشیہ اگرچہ شرح کی طرح لازمہ ہر سطر نہیں، ہوتا لیکن شرح سے زیادہ دقتِ نظر کا طالب وخواہاں ہے۔ محشّی اپنے نقطۂ نظر سے جس جملہ، جس کلمہ یا جس لفظ کو تصریح وتوضیح کے لیئے ضروری خیال کرتا ہے اس کو حاشیہ کے لیئے منتخب کرتا ہے۔ کہیں معنی کی وضاحت مقصود ہوتی ہے کہیں تصریح اور توضیح کے بجائے وہ ماتن سے اختلاف کرتا ہے اور اس اختلاف کو وہ ماتن کے معاصرین، دوسرے مصنفین، ماتن کے پیشروں کے بیان کے حوالوں سے مستدل ومبرہن کرتا ہے۔ کبھی خود ہی اختلاف پر دلیل پیش کرتا ہے۔ ان مراحل سے گزرنے کے لیئے ضروری ہے کہ محشّی کی نگاہ ان تمام کتابوں تک پہنچتی ہو جن کو وہ اس تعقّب میں بطورِ استدلال پیش کرسکتا ہو۔ کتب حدیث اور کتب فقہی پر حاشیہ نگاری اس اعتبار سے ایک بڑا مشکل مرحلہ ہے کہ ہر دو موضوعات پر ہزاروں کتابیں تصنیف وتالیف کی گئی ہیں اصل متون کی صدہا شرحیں اور پھر ان شرحوں پر بے شمار اصحاب علم وفکر کے اقوال بطورِ تائید یا تعریض موجود ہیں۔ محشّی کے مطالعہ سے جب تک یہ کتابیں نہ گزری ہوں نہ وہ حوالہ دے سکتا ہے نہ اپنے قول یا اپنے اعتراض کی تائید میں کسی حوالے کو پیش کرسکتا ہے نہ کسی کے قول کو دلیل بنا سکتا ہے۔ غرضیکہ محشّی کے لیئے وسعتِ مطالعہ، قوتِ استخراج واستدلال، جودتِ فکر وذہن، تبحّر علمی اور کمالِ فن ایسے لوازم ضروری ہیں کہ ان کے بغیر وہ حاشیہ نگاری کے مشکل راستہ پر قدم نہیں اٹھا سکتا اور ان لوازم کے ساتھ قوتِ تحفظ وتذکر بھی بہت ضروری ہے پھر بیان پر اس کو اس قدر قدرت حاصل ہو کہ وہ اپنے اعتراض کو اپنے تعقّب کو جو اس نے دوسرے پر کیا ہے، مختصر سے مختصر الفاظ میں پیش کرسکے کہ حاشیہ، تعلیقات یا شرح تو نہیں ہے کہ تفصیل کا متحمل ہوسکے۔ اگرچہ متقدمین فضلاء وعلماء نے بعض ایسے حواشی بھی تحریر کیئے ہیں جو اصل متن سے بڑھ گئے ہیں لیکن اس میں تشریحی رنگ پایا جاتا ہے۔ حاشیہ نگاری میں حاشیہ نگار کی نظر اس قدر وسیع ہوتی ہے کہ اکثر مقامات پر وہ ماتن کو راہِ صواب

Marfat.com

دکھاتا ہے اور اس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس منزل پر محشی کا تبحّر علمی ماتن سے بمراحل آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسلاف پرستی یا شہرتِ بزرگی یا طنطنۂ عظمت و سربلندی کو وہ اپنی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتا۔

فقہ میں اس حاشیہ نگاری نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہے۔ ہم امورِ دینوی میں جب ایسے مقام پر راہنمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جہاں ہمارے اسلاف کرام نے ہمارے لیئے راستہ متعین نہ کیا ہو تو مستند اور متبحّر علمائے کرام کے یہ حواشی ہماری راہنمائی فرماتے ہیں اور شاید ہمارے بزرگوں اور علمائے سلف نے حاشیہ نگاری کو اسی غرض سے اپنایا تھا کہ مسائلِ یومیہ اور معاملاتِ روزمرّہ میں جہاں کہیں ہم کو کسی عقدہ لاینحل سے دوچار ہونا پڑے تو یہ حواشی ہماری عقدہ کشائی کریں۔ میں اگر علمائے سلف کی کتابوں پر حواشی سے اپنے اس بیان اور اپنی اس تصریح کی تائید پیش کروں تو بہت سے صفحات پُر ہو جائیں گے۔ اس لیئے میں امثال سے گریز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے حواشی کا کیا مقام ہے اور آپؒ کے حواشی کا کیا مرتبہ ہے اور میں نے حواشی رضا قدس سرہٗ کا یہ جائزہ کیوں پیش کیا ہے؟ حواشی امام احمد رضا قدس سرہٗ کے تحقیقی جائزہ سے بجز اس کے اور کچھ مقصود نہیں کہ قارئین اور اربابِ علم و فضل کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت والا مرتبت کا پائگاہ علم کیا ہے ان کے تبحّر علمی کی وسعتوں اور پنہائیوں کا کیا عالم تھا؟ ان کے فکر کی گیرائی کس منزل پہ تھی ان کی فکر رسا کن کن ستاروں پر کمند ڈالتی تھی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ایک مقلّد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گیرائیوں اور گہرائیوں کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدّد تھے لیکن ایسے مجدّد کہ آپ کے تجدّد نے علم و فکر کے ان گوشوں تک صاحبانِ طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم و فضل نے تحقیق و تجسّس، تفحص و تفکر کے راستوں پر اعتماد و یقین کے ایسے دبیز پردے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے ہی نہیں بلکہ قدیم راستے بھی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم ناآشنا بن چکے تھے۔

Marfat.com

حضرت رضا قدس سرہٗ بھی عظیم المرتبت اسلاف و بزرگانِ دین و ملّت کے خوشہ چیں، ان کے فضل و کمال کے معترف، ان کی عظمتوں کے مقر، ان کی رفعتوں کے حامی، ان کے علو و اعزاز کے قائل، ان کے علمی تبحّر کو اجاگر کرنے والے، ان کے فضل و کمال کی شہادت دینے والے اور ان کے کمالات کو سراہنے والے تھے۔ کیا زبان سے اور کیا اپنے بیان سے لیکن ان کی بصیرت اس راہ میں ان کی راہنمائی کو موجود رہتی تھی۔ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے سے پہلے اس کی صحیح سمت کا اندازہ لگاتے تب قدم تقلید میں اٹھاتے۔

آپ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے متشدد متبعّ اور سچے مقلّد تھے لیکن اس کے یہ معنی آپ کی نظر میں نہ تھے کہ امامِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے اخلاف اور فقہائے متبعین و مقلدین کے سامنے بھی اسی طرح سر جھکا دیا جائے جس طرح حضرت امام اعظم کی اصابت رائے اور اجتہادِ فکر اور قیاس اور استحسان کے سامنے کہ آپ اس کو زرِ کامل عیار سمجھتے تھے۔

حضرت امام اعظمؒ اور صاحبین کے بعد جب اجتہاد کے دروازے بند ہوئے اور تقلید کا دور شروع ہوا اور اس دورِ تقلید میں فقہائے حنفیہ نے اپنی تصنیفات سے احناف کے خزانوں کو معمور کر دیا اور ایسا معمور کر دیا کہ اس میں زیادت و اضافہ کی بمشکل گنجائش چھوڑی اور ان کی عظمت و شہرت کے طنطنے سے گوشہ ہائے فکر و عمل گونجنے لگے تو اس وقت ایک طرف تو تقلید کا سررشتہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف جدل و خلاف کے طفلانِ شرزہ پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ نشو و نما پا کر مہ زور نوجوان بن گئے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم شاملِ حال تھا کہ جدل و خلاف کی یہ زد منقولات سے زیادہ معقولات پر پڑی۔ ایک فرد کی تفحص و تلاش پر دوسرے فرد نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کو کسی تیسرے نے رد کیا اور اس تیسرے نے اپنے مستنبط اور مستخرج مسئلہ کو شد و مد کے ساتھ پیش کر کے معترض کے لئے فرار کا راستہ بند کر دیا۔

اس اختلاف کا مبنیٰ خدانکردہ اغراض نفسانی نہیں تھے بلکہ قرآن حکیم کے بعد حدیثِ نبویؐ کا ایک بحرِ ناپیدا کنار ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ صاحبانِ فکر و نظر نے اس میں غواصی کی۔ کسی کے ہاتھ موتی لگے۔ کوئی خالی ہاتھ جب ابھر کر آیا تو اس نے محض صدف ہی کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ حدیث

Marfat.com

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے شیریں سے چار نہریں جاری ہوگئیں۔ یہ نہریں نکالنے والے حضرات امتِ مسلمہ کے عظیم ترین رجّال تھے۔ تدوینِ حدیث کا کام تیزی سے جاری وساری تھا۔ جوامع، مسانید، مؤطات اور معاجم مرتب ہو رہی تھیں جو احکام فقہی کا ماخذ ومبنیٰ بنتی جارہی تھیں احادیث میں صحیح، حسن، ضعیف، شاذ ومعلل غرضیکہ ہر نوع کی احادیث موجود تھیں۔ مسائل کے استخراج واستنباط میں یہی ماخذ ومبنیٰ تھیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اختلافِ آراء پیدا ہوا اور یہی ان اختلافات کا مستدلل ٹھہریں۔ غرضیکہ دوسری صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک ان مسائل مختلفہ کے ضبط وجمع کا سلسلہ جاری ہوا اور ہزاروں تصانیف ان کی شروح، بے شمار حواشی اور تعلیقات فکر وقلم نے اپنی یادگاریں چھوڑیں۔ یہ حواشی، تعلیقات شروح فکر وفہم کے ایسے آئینے ہیں جن میں آپ کو اسلاف کرام کے پاکیزہ چہرے نظر آئیں گے۔ چودھویں صدی ہماری ژرف نگہی و دقتِ نظر کے انحطاط کا دور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صدی میں آپ کو تفسیر وحدیث، فقہ اور اصول پر تصانیف وشروح اور حواشی بہت کم نظر آئیں گے۔ درسِ نظامی میں جو کتب شامل تھیں ان کا درس اب بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ شعور وفکر وفہم اور جوہر دقتِ نظر مفقود ہے جو ہمارے اسلاف کا گرانقدر سرمایہ تھا۔ علم وفکر کا وہ دورِ ارتقاء ختم ہوگیا۔ ہدایہ قدوری، بزودی کے متعدد حاشیے اور شروح لکھی گئیں۔ تنویر الابصار کی شرح درمختار اور درمختار کی شرح ردالمحتار لکھی گئیں۔ علامہ محب اللہ الہ آبادی کی مسلم پر شروح اور حاشیہ کا گرانقدر سرمایہ مرتب ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلاف والاتربت جو علم وفن کی بلندیوں پر کمندیں ڈالتے تھے۔ ان سے معارضہ اور تعاقب کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ ان کے اقوال کو پرکھنے کے لیئے ان کے اقوال میں تعقّب کے لیئے قولِ مرجح کو پیش کرنے کے لیئے ویسا ہی فضل وکمال درکار تھا۔ جیسا کہ علمائے متقدمین کو حاصل تھا۔

میں اگر مثالیں پیش کروں تو اک سفینہ درکار ہوگا۔ صرف یہ عرض کرنا مقصود تھا کہ کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا یا تعلیقات پیش کرنا یا کسی کتاب کی شرح لکھنا خواہ اس کا موضوع کچھ ہو وہ حدیث کی کتاب ہو یا فقہ کی، اصولِ حدیث کی ہو یا اصولِ فقہ کی، وہ تفسیر ہو یا کسی کتاب کی شرح، اس پر حاشیہ نگاری اسی وقت ممکن ہے کہ محشّی کم از کم اتنا ہی صاحبِ

Marfat.com

بصیرت ہو اور اس کی نگاہ اتنی ہی تیز رو اور دور رس ہو جو صاحبِ تصنیف کا وصف رہا ہے اور اگر حاشیہ میں صاحبِ متن کا حاشیہ نگار نے تعقب کیا ہے یا تخطیہ یا اس کی سہو و نسیاں کی نشاندہی کی ہے تو انصاف شرط ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ محشی کے علم کی حدود کیا ہونی چاہیئں؟ صاحبِ متن سے کم علم رکھنے والا کیا ماتن کے سہو و نسیان کی نشاندہی کر سکے گا یا اس کی غلطی یا سہو و نسیان سے اس کو آگاہ کر سکے گا؟ حاشیہ نگار حضرات میں ایسے ایسے صاحبان فضل و کمال ہیں کہ عقل و آگہی ان کے سامنے سرِ عقیدت جھکاتی ہے۔ تاریخ ان کی نشاندہی پر نازاں ہے اور علم و فضل کے طرّہ ہائے شان ان کے سروں پر نازاں ہیں۔

ان سب حضرات نے اپنے اسلاف کرام کا بھرپور احترام کیا ہے اور ان بزرگوں کی عقیدت کیشی پر نازاں ہیں لیکن جب حاشیہ نگاری کی ہے تو علم و کمال کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور ارادت و عقیدت کو ان تقاضوں کی ادائیگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے۔ اسی طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے جب اس راہ میں قدم رکھا تو باوجود یکہ ان اسلاف ذوی الاحترام کے لوازم اعزاز و احترام قدم قدم پر انہوں نے پورے کیئے ہیں لیکن جہاں بات حق گوئی و حق نگاری کی آپڑی ہے وہاں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں کوئی جھجک پیدا نہیں ہونے دی اور جو کچھ کہا ہے اسمیں ادب ملحوظ رکھا ہے اور اس طرح کہا کہ اپنے اختلاف کو فاضلینِ فن کے اقوال سے اور اس فن کی کتب کے حوالوں سے مبرہن کیا ہے۔ عقلی و نقلی دلائل سے اپنے قول کا استدلال پیش کیا۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہٗ نے حاشیہ نگاری میں صرف اعتراضات کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ جی ایسا نہیں ہے۔ آپ حاشیہ نگاری میں کہیں قول ماتن کی تصریح فرماتے ہیں۔ جہاں قول ماتن کو شواہد و دلائل سے مستحکم و مبرہن کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے مطابق دلائل پیش کرتے ہیں۔ تعقّب صرف اس جگہ فرماتے ہیں جہاں ماتن نے خطا کی ہے اور آپ اس کی نشاندہی اکثر لفظِ "صواب" سے فرماتے ہیں تاکہ ادب کی قدروں پر حرف نہ آئے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں حضرت کے حواشی کا ہر جگہ اردو ترجمہ پیش نہیں کر سکوں گا کہ

اس طرح ایک ایک حاشیہ کے لیئے مجھے چار چار پانچ پانچ صفحات درکار ہوں گے۔ جہاں کہیں بہت ضروری سمجھوں گا وہاں حاشیہ کے متن کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کروں گا۔

مختلف الموضوعات کتب پر ان گرانمایہ حواشی کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے علم و فضل کو معلوم ہو جائے کہ آفتابِ علم و فضل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کی ضیائیں کس درجہ عالم افروز ہیں اور آپ نے کیسے تاریک گوشوں کو روشن کیا ہے اور ذرّہ ہائے فقہ اور اصولِ فقہ کو کس طرح روشن فرمایا ہے اور آپ کے تبحّرِ علمی نے کیسی کیسی نکتہ آفرینیاں علومِ دینی میں فرمائی ہیں اور اکابر محدثین و فقہاء کے متون کی کس طرح تنقیح اور توضیح کی ہے اور آپ کی فکر رسا نے کن اچھوتے نکات کو منقح کیا ہے اور آپ کی نگاہِ علمی نے کیسی کیسی گرانمایہ کتب کا جائزہ لیا ہے۔ حدیث و فقہ، اصولِ حدیث، اصول فقہ، ان کی شروح اور ان کے حواشی تک آپ کی دسترس تھی۔ بارہ سو سال کی مدّت میں جو کتب علومِ اسلامیہ پر تصنیف ہوئیں خواہ وہ علومِ نقلیہ سے ہوں یا علومِ عقلیہ سے، وہ کتب تاریخ ہوں یا کتب طبقات، کتب جدل و خلاف ہوں یا کتب حکمت و منطق ہوں ہر ایک پر آپ کی نظر اس قدر گہری تھی کہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کتاب آپ کے مطالعہ میں عرصہ تک رہی ہے۔

آپ اپنے حواشی میں جب ماتن کا تعقّب کرتے ہیں یا راہِ صواب دکھاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا تبحّرِ علمی حقیقت میں ایک بحرِ ناپیدا کنار تھا۔ خدا کرے کہ میں آپ کے علمی کمالات کے ان گوشوں کی رونمائی میں کامیاب ہو سکوں اور حقِ رضویت ادا ہو سکے۔

Marfat.com

حاشیہ فتاویٰ بزازیہ

علامہ وفقیہہ اعظم محمد بن شہاب الدین بن یوسف الکردی، آپ کے آبا و اجداد علم و فضل کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے تھے۔ علومِ منقول و معقول میں جس طرح آپ کے آباء کرام شہرت کی بلندیوں پر پہنچے تھے اسی طرح آپ نے علم و فضل میں شہرت حاصل کی۔ آپ نے تمام علومِ عقلی و نقلی اپنے والدِ گرامی سے حاصل کیئے۔ آپ نے مناظرہ میں بھی اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان تصانیف میں آپ کی مشہور ترین کتاب وجیز "فتاویٰ بزازیہ" کے نام سے دنیائے اسلام میں مشہور و معروف ہے۔ فتاویٰ بزازیہ کے علاوہ مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں بھی آپ نے ایک گرانقدر تصنیف کی ہے جو امامِ اعظمؓ پر ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ آپ کا فتاویٰ موسومہ بہ فتاویٰ بزازیہ جس کا تکملہ ۸۰۶ھ میں ہوا، احناف میں بڑا مستند سمجھا جاتا ہے اور آج بھی اُس سے حوالے دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حواشی الفتاوی البزازیۃ للامام حافظ الدین ابن البزاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولہ ان کان الحوض - الذی فی الخلاصۃ ان کان الکر قدر ذراعین و نصف ۱۲

قولہ من کرد ابتہ - صوابہ گردابہ کما فی الخلاصۃ ۱۲

قولہ لا یجوز - للنساء فی الخلاصۃ لقبل ۱۲

قولہ لانہ تکرر الاستعمال - مبنی علی الضعیف والصحیح الجواز مالم یغلب المستعمل ح ۱۲

قولہ وعمق لا عرض وماؤہ لقدر - مالا ینجس بالاغتراف ۱۲

قولہ وبہ یفتی - ہو خلاف ما اعتمدہ الجمہور فلیتنبہ ۱۲

قولہ تجری وان لم یقع - صوابہ بالمہملۃ ۱۲

قولہ علی شئ وان تغاب تحال الخ - لعل صوابہ فان غاب بالہاء ای جعل بین العینین فی القصۃ ثم غاب بنیۃ ثم رجع فوجد للغارۃ فی القصۃ ۱۲

قولہ وقد ذکرنا خلافہ - فی الصفحۃ الماضیۃ ۱۲

قولہ لا یلون ذا عذر - والفتوی علی الاول ۱۲

قولہ ولم یسیل لنقض - عند محمد فی التصحیح لا ۱۲

قولہ وفی جامع الفتح - فی الخلاصۃ ابی مخصی النسخ الجامع الصغیر ۱۲

قولہ ما فی النوازل والاول - القلب والصواب العکس ۱۲

قولہ والنقض اقیس - صحیح العامۃ قول ابی یوسف انہ لا یلون سیلا نا ما لم یجد رد اختارہ السرخسی وقال فی الفتح انہ اوفی ونص فی جواہر الاخلاطی عن فتاوی خواہر زادہ ان علیہ الفتوی فلا نظر الی ما وقع ہنا ۱۲

قولہ فوصل بتحریک المحل جاز - اقول متعلق بالمسألتین ای ذر فاصابہ

عبارہ فحرک المحل جاز مر جوا الصنع مہر دلیس مجرالذر ذلک الصنع المطلوب
کما انہ لیس حجرا ادخال المحل منار الغبار ذلک الصنع من حریۃ
المحل فیہ کیف قد نص فی الخانیۃ والخلاصۃ وخزانۃ المفتین والسراج والحمویۃ
وغیرہا ان لو در ملے وجہہ تراب یجز مالم یسیح فتنبہ ۱۲

م ۲ قولہ بلا املاصین لا فی المفازۃ والکردم - ای بدون الجمیع بین ہما فما فی الکرابیسۃ ہو
اجتماعیا لا الاتیان باحدہما ۱۲

قولہ فان اعلم بہما فحسن - ای من فی المفازۃ والبیوت ۱۲

قولہ لانہ للاجتماع - ای لان دلیل الحسن الاقتصار علی الاقل وہو وضع تربیعا معًا ۱۲

م ۷ قولہ اعرض علی الاسلام او سرق منہ - یقطع الفرض او طلب کافر عقیب الاسلام
ای جوازہا لا وجوبا کما نصوا علیہ ۱۲

م ۸ قولہ والعامۃ علی انہ لا یعید - ہذا قول العامۃ علی مذہب الائمۃ المتقدمین وما
بانی فی السفر الذی انہ لا یعید علی قول العامۃ فہو علی مذہب المتأخرین افادہ
فی الغنیۃ - اول صـ۹۰م فلا یہ تعارض ۱۲

م ۹ قولہ نام فی رکوعہ او سجودہ جاز - ای رکع او سجد مستلقیا فسقط علیہ النوم فہما جاز
ولا یعید ہما لما روی ہما بما وقع مستلقیا ۱۲

قولہ فی سجدتا ہما لم یعیدہا - ای لم یضع راسہ الا فی النوم فلم یوجد جزء منہا فی التقعد ۱۲

قولہ یعید بہا - ما علی انہا لیست رکنا ۱۲

م ۱۰ قولہ وان للزوج - فیہ سقط والعبارۃ ہکذا وان لم یکونوا فالزوج ۱۲

م ۱۱ قولہ ان امام الشمس دثیلوہ الشمس - ای علی قدر الی البروج ای یکون اقرب منہ
الی الشمس ۱۲

قولہ وان خلف الشمس فللدثیلوۃ - لم یقل للتالیۃ للاستحالۃ ذلک سنۃ مستمرۃ فہو

Marfat.com

سعفی اللہ تعالیٰ الدائمۃ محمد نذہ اللہ تعالیٰ حیث ما یقتضیہ الحال واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

۴۷ قولہ قبلت للاذکرہ الفضلی - لان لفظہ زنی لا تقع علی الرجل کما فی الہندیۃ من التجلیس ۱۲

۴۸ قولہ وقیل ینعقد بحکم الظاہر - ای اذا اراد التحقیق دون الاستیام لما یاتی فی الصفحۃ الغالبۃ ۱۲

قولہ عن الامام صاحب المنظومۃ - نجم الدین النسفی ۱۲

قولہ کما رندر فتح - اذا نوی خزانۃ المفتین عن الخلاصۃ لکن راجحت الخلاصۃ قرأتہا اطلقت کما طلاق الکتاب کذا بالاطلاق نقل عنہا فی البحر فلعل ذلک لاختلاف النسخ او ہی زیادۃ من الامام السمعانی صاحب خزانۃ المفتین فانہ رحمہ اللہ تعالیٰ انما ینقل بالمعنی وربما یزید شیئا وینقص کما نظیر ذلک لمن طالعہا صحیح السرخسی واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

قولہ وسیاتی وعلیہ التعویل - فی الطلاق ص ۱۷۹ ۱۲

۴۹ قولہ الا اذا اراد بدا دی التحقیق - دون الاستیام خزانۃ المفتین من الظہیریۃ ۱۲

قولہ الی الخاطب - اقول ظاہر ہذا انہ لا یحتاج الی بیان حصۃ الحاضر من الدین لا فی الدعوی الشہادۃ ولا فی بل عمل الشرکۃ علی المساواۃ فلیحرر ۱۲

قولہ فقالت لبیک - راجع الدرر وحواشیہ ۱۲

قولہ ان قال قبلت - الصواب قالت فافہم ۱۲

قولہ لانہا ما اخبرت عن فعلہا - اقول فیہ نظر ظاہر فان الاخبار للفیدہ الانشاء ولا شک ان قولہا لم یسمع یسئ عن القبول وقد ذکر آنفا ان لو قال لہا یا عرسی فقالت لبیک التحقہ مع انہ لیس فیہ اخبار عن فعلہا فلیتامل ۱۲

۵۰ قولہ قولہا ہذا - وباقی الاحکام کما مر فتنبہ ۱۲

۵۱ قولہ فی ذکرہ وحکایتہ صدق والدلالۃ - ای فی ذکر البرسام والمعنی ان یوجد فی کلمۃ ما یدل علی الاسناد الحکمی حقیقۃ کالبرسام والتصدیق بمضمون المسئلۃ بعبارۃ

ابین من ہذا فی الخانیۃ ۱۲

ص ۱۷۳ قولہ ان کان فیہ دفی نسار اہل بلدہ القرینۃ - فی فتاوی النسفی نقلا عن الکتاب ان لا نیۃ فیہ وہو الصواب ۱۲

ص ۱۷۹ قولہ لا یقع لانہ ذکر ایقاع الغیر لا الایقاع من نفسہ - ما حصلت کما لا تطلق الرجل امرأۃ ولذا وقع بقولہ بنتک طالق کذلک لا تطلق المرأۃ الا زوجہا فیتعین الفاعل اقول بلے ربما یطلقہا فضولی فلذا قلت قد کان یحمل الفضولیۃ بنتک طالق اقول بعید خلاف الظاہر فلذا لصدیق فضاء بخلاف دادہ شد فانہ لا دلالۃ لہ علی الفاعل وصلہ لا جرما ولذا ظاہرا ۱۲

ص ۱۸۰ قولہ قالت طلقنی فقال لست لی بامرأۃ تطلق لانہ جواب - ہکذا فی الخانیۃ بل یقع الطلاق ولا یحتاج الی النیۃ ۱۲

ص قولہ ولو قال دست باز داشتم - الاضافۃ اول مرۃ لتبری اے ما بعدہ ۱۲

ص ۱۸۵ قولہ فاتاہ الکتاب طلقت - ہو رابہ الکتابان کما فی الخلاصۃ ۱۲

ص ۱۸۶ قولہ علیہا الا اذا برہنت علی اقرارہ بالنیۃ - ہو رابہ علیہا ای علی النیۃ ۱۲

ص ۱۸۷ قولہ سمع صوتہا اجنبی فجنایۃ - الاظہر ما یاتی فی الصفحۃ - القابلۃ انہ یختلف باختلاف الاشخاص ۱۲

ص ۱۹۰ قولہ وہذا بخلاف الاول - وبیاتی آنفا تائید ہذا ۱۲

ص ۱۹۱ قولہ لمن حلف ان اقررت - وسیاتی آخر الورقۃ ان الفتوی علی خلافہ ۱۲

ص ۱۹۲ قولہ والفتوی علی قول الثانی - مراد الورقۃ السابقۃ الجزم بخلافہ ۱۲

ص ۱۹۳ قولہ لا یتعدد بتعدد طلوع الشمس - وانما ہو لادامۃ الجزاء مع کل طلوع فکانہ قال اذا طلعت الشمس فانت طالق ابدا ۱۲

ص ۱۹۵ قولہ وان قال ان تزوجت فلانۃ فہی طالق - لانے جزاء لعدم محلیتہا للطلاق ۱۲

Marfat.com

م ٢٥ قوله لا يصح التعليق - لان نزني وادن ليس سببا للملك مالم يقبل ومثله ما ياتي في الصحة - القابلة كل امرأة قد تزوجها غيري لا حلبي ١٢

م ٢٥ قوله واجيزه للاوجه اذا الجوازه وعن صاحب الهداية - بتزويج الفضولي ولم تكن ج مملا للطلاقه فالحلت لا الى جزاء ١٢ الوجه فيه انه ان اجاز قبل تزوجها ايا ها فقد صحت بهذا الشرط وان لم يجز لم تحل اليمين بمجرائه زوج الفضولي لعدم شرط الشرط وهو الاجازة فاذا تزوجها صحت بالشرط الاول ١٢

م ٢٧ قوله لا يلزمه شئ بالقلم - اقول الا ان يريد به صوم سوراء مثلا فانه و زد فيه انه لصيام سنة ينبغي ان يلزمه ١٢

م ٢٧ قوله لا يصح فاندفع ان تزوجت - اي لا ينفذ ١٢

م ٢٨ قوله لا الدرهم وذر القاضي رحمه الله - لعدم تعينها في البيع مثلا خلافة البيا دعن مباسواء ١٢ قوله انه يلزمه التصدق بالدرهم الغيا - ولا ترى ان باجتماع العقد والتي على الدرهم الحرام لسيري الخبيث الى المشتري على قول الكرخي المفتى به ١٢

م ٢٩ قوله ينصرف الى ما يفهم - اقول يمكن جملة - نامة مفيدة مفهومة مثل للانص سواء مليحا مل ١٢

م ٣٠ قوله مرابر زني - صوابه بريسي زني وهو كناية عن الاستان ١٢

م ٣٢ قوله وفي النوادر لا كالاذن بالعربية وهي لا تحلم - قلت وهي الموافقة لما مر عن الامام والثالث ١٢

م ٣٥ قوله فمات المديون او قضى الدين - لعل صوابه الدائن بل هو الصواب ١٢

م ٣٦ قوله الى آخر فانه ذكر انها في زيارت الامام - صوابه احداى قال ان خرجت الى احد الا ماذني ١٢

م ٣٧ قوله والقول الثاني - صحة وان تقدم ذكر الشرط مالم يشترطا في العقد ١٢

Marfat.com

قوله والقول الثالث - بيع فاسد بالشرط وصحيح لازم بالوعد المجرد ۱۲

قوله والقول الرابع - بيع فاسد والشرط اللاحق يلتحق باصل العقد ۱۲

قوله والقول الخامس - ربن ان اقتضت القوائن عدم قصد البيع والا فبيع بات ۱۲

قوله والقول السادس - ان ذكر الشرط في العقد فسد والا فبيع صحيح في حق المشتري ورين في حق البائع وان باعه المشتري نفذ ۱۲

قوله والقول السابع - مثل السادس بيد ان المشتري لا يملك بيعه ۱۲

قوله والقول الثامن - فاسد في بعض الاحكام وصحيح في بعض ورين في البعض وانما هو اشتر گاؤ بلنگ ۱۲

قوله والقول التاسع - يملك المشتري الزائد ولا يفيده بالاتلاف ۱۲

قوله ولو شرط البيع لا - اي مطلقا بان قال شرط ان تبيعه او شرط ان تبيعه من احد او ممن شئت بخلاف فلان او على ۱۲

قوله ان لا يجب عليه تحمل الغلم - فكان في جانب المشتري شرط عدم الضرر وهو جائز ولا يفيد شرطا فيه نفع وفي جانب البائع هو شرط فيه ضرر ولا نفع وشرط كذا لا يفيد ۱۲

قوله ونوى بقلبه لفلان لا يتوقف لغلبة نوى بقلبه زيادة على تخصيص هذا الفصل منه وهي الخلاصة فان عبارة لو قال بعت منك بغلام لفظولي اشتريت او قبلت لفلان لا يتوقف وينفذ عليه بالاتفاق لكن في الخانية مثل ما في هذا الكتاب وهو الاقرب الى الصواب والله تعالى اعلم منه في البحر ممنه دون بل ينفذ عليه الكل ابي ۱۲

قوله لا يقتضيه العقد وعلى قول بعض مشائخ - لان العقد لا يقتضي فسخه فهو نظر الى انه عقد شرط فيه الفسخ ۱۲

قوله لا يفيد لانه شرط يقتضيه العقد - لان العقد يقتضي اللزوم دون صفته ان

تملک احد العاقدین الفسخ الا بحضرة صاحبه فهو نظر الی ان المشروط عدم آخر
واحدهما بالفسخ لا تفسخ ۱۲

م ۱ قوله لا یجوز اخذ الاجر علی البیع - لانه غیر مقدور للاجیر تقیاه باتنبیس ۱۲

م ۲ قوله ولو شرط ان لا خیار له - کذا فی الخلاصة آخر ص ۱۲۲ ج ۲ ۱۲

قوله لا عبرة لهذا الشرط - اقول معلله لان خیار الفسخ لیس من مقتضیات العقد
حتی یکون شرطه لغوا خلاف مقتضاه فیفسد بخلاف ما اذا شرط علیه الاجر یؤدی
جری الماء ای النقطع فانه خلاف لمقتضی العقد فیفسد کما فی الخلاصة ص ۱۱۶ ج ۲ ۱۲

م ۵ قوله ثم شهد علی المقضی - صوابه کما فی الخلاصة ثم شهد بصیغة المفرد ای ذلک المعادل ۱۲

م ۶ قوله وبه وقد رانه یقبل - بهذا القدر زیادة علی ما فی الخلاصة ص ۹ ج ۲ ۱۲

م ۷ قوله ادعی علیه عشرة امناء الدقیق - تالق مسألة النقرة والدقیق ص ۱۹۱ ج ۲ ۱۲

م ۸ قوله او الاقرار کل من الثلاثة - صوابه الواو کما لا یخفی ویدل علیه قوله کل من الثلثة ۱۲

م ۹ قوله فهی باطلة - ای ان لم یقبل منه قابل فان قبل وکیله نفذ او فضولی توقف علی
اجازة المکفول له ۱۲

قوله المکفول له - اقام المظهر مقام ضمیر المتکلم ۱۲

م ۷ قوله لفعل ینفسه علی ان المکفول عنه - الکفالة بالمال اذا وقعت تابعة للکفالة
بالنفس وکانت الادی معلقة بشرط فوجد لزم المال ولا یسقط بسقوط المتبوعة
بعد ذلک لان المال اذا لزم فلا سبیل الا الاداء او الابراء ۱۲

م ۱۰ قوله بالسان فلا بد - ای وفعل یدل علیه ولا یکفی مجرد رضا القلب راجع رد المحتار
والمقدم ما فیده اول ص ۱۲۷ ۱۲

م ۱۱ قوله لفعل ینفسه علی انه ان لم یواف به فعلیه ما علیه - الکفالة بمال التابعة للکفالة
بالنفس لا تشترط فی المتبوعة من القدرة علی الاحضار ولا یمهل للاحضار بل یلزم

المال اذا وجد شرط عدم الموافاة وان طالبه الطالب به فی سواد ١٢

م٤ قوله مسافرا وعرف ذلك منه - ای علی عزیمة السفر ١٢

قوله کفیلا ولا حاجة الی اخذ الکفیل - فان المدعی علیه یلزمه احضاره بخلاف التجار ١٢

م٤٢ قوله بخالف رب المال للمضارب - صوابه بخالط المخالطة بالطاء ثم ١

قوله بالمخالفة - ان شاء الله تعالی - لعل صوابه لضابحة انظر رد المحتار صدر المضاربة ١٢

قوله والربح علی ما شرطا - انظر الدر ونس ص ثم ١٢

قوله ولعمل المستقرض - یعمل بالرفع عطفا علی شیئا کان لا بالنصب عطفا علی بطلانه

یکون اذ لو شرطا یکون العمل علی المستقرض خاصة لم جعلا له الربح قدر اس اقل

من ماله یحرم الشرط ١٢

م٤٢ قوله وضمن المضارب لشریکه قیمة الحصة - اقول هذا سبق قلم وانما هو حکم ما اذا فعل

باذن رب المال دون الشریک کما سنذکره وما حکمه هذا فهو انه ینظر الی القیمة الدقیق

قبل هذا الاتخاذ والی قیمة الحصیر فما اصاب حصة الدقیق فهو علی المضاربة وما اصاب

حصة الحصیر فهو بین المضارب وبین الشریک کما فی الخانیة ١٢

م٤٢ قوله یوم ربان عملا وانا سیا - یفید ان الماء مثلی وقد ذکر انه قیمی ١٢

م٤٢ قوله مقصودا بالبیع - بایراد لفظة بعت علیه مفردة ١٢

م٤٢ قوله وان طلبه عند لقائه فعلی البیان فان قال المشتری - ای ان انکر المشتری

طلب الشفیع مواثبة حلف الخ المشتری القاضی علی العلم بانه لا یعلم ان الشفیع

طلب مواثبة وان انکر المشتری طلبه ای طلب الشفیع عند لقائه ای لقائه الشفیع

المشتری وحینئذ یحلف القاضی المشتری علی اثبات الاحاطة علم به ١٢

م٤٢ قوله لجریان العادة بالثانی دون الاول - اقول فیه فان جواز الزیادة انما الشرط

فی وقف المنقول والعبرة هنا کونه قربة فلیتامل ١٢

Marfat.com

ص ٤ قوله لايجوز اعطاء الاجرة من مال الوقف - لو استاجر المقيم الامين كاتبا لا تكون الاجرة على الوقف بخلاف اجرة الكناسين ١٢

ص ٤ قوله ولا يعتبر قيمتها - سقط من هنا لفظه مثل قال نميره ونحو ذلك كما يعرف مما في الهندية من الظهيرية ١٢

ص ٤ قوله يا كلها في الحال - لان السكة لا تتغذى بالماء ١٢

ص ٤ قوله بقوله ولا مالكه رب الارض والعبيد - اي للاخذ انظره فان الذي تحقق في الفتح وغيره انه مالكه رب الارض في الحالين غير انه لا يملك بيعها اذا كان لا يوخذ الا بحيلة لعدم القدرة على التسليم ١٢

ص ٤ قوله ضرر بان يكون الغلام مضحكا - اي مضطرا اليه مدقوعا غيرنا در محله ونحوه ١٢

ص ٤ قوله ولكنه قلنا اذا اشتمه عليه الصلاة والسلام - الذي الدرر ص ٣٠١ عن هذا الكتاب ولكن نبه حق الغير قلنا الخ ١٢

ص ٤ قوله صوابه لزوجها توخداي سربداني - صوابه سر خداي او هو على قلب الاضافة ١٢

قوله فقالت في حل احد لا كفرت - صواب التقرير الترتيب كما في الجامع والمجمع فان التكفير انما هو بالاخير ١٢

ص ٥ قوله فقال لو بوا خذني الله تعالى - سقط من هنا لفظه على او نحو ١٢

ص ٤ قوله قال بالاستلزام - اقول هذا خطرة عظيم والحق انهم انبياء كلما كانوا انبوة لا تزول بنسخ الشريعة ولا بالموت الا يشتهي ١٢ وقد صرح به في المسايرة من بحث الايمان ١٢

ص ٤ قوله قيل يكفر وقيل لا - والحق التفصيل ان قاله تجويزا فقد كفر او تجزما فلا ضرر ١٢

ص ٤ قوله قال انا مخلد يكفر - الذي في الخلاصة وغيره لو قال انا ملحد يكفر ١٢

ص ٤ قوله لانه غير صالح - اي لانه منكر كائن في ذرات ذرائ العالم او العلوي ١٢

ص ٤ قوله فقال بيا وه تا دى بردم يكفر - صوابه تا پياده نيارى نرم او پياده بيارتا برم ١٢

Marfat.com

قولہ وانہ مخلوق بلانزاع فکیف یکفر - ہذہ زلۃ فی التعبیر فان الحادث ہو قراءتنا
اما المقروء فلیس الا القرآن وہو قدیم غیر مخلوق وانما مبنی ہذا علی ما الیح بہ المتاخر
ان یقسم من کلام اللہ تعالے بالنفسی واللفظی ومن اللفظی حادث وہی
قول باطل والحق ان کلام اللہ واحد ۱۲

قولہ او قال العالم الشرح راکس بیان کرتی - صوابہ گریبان فقد ترجمہ فی منتہی الارب
بالجیب ۱۲

ص ۲۳۳ قولہ ان لم یرد بہ الاستخفاف - بل قصد ان عمرتک لاتضحک عالم تؤد وحقوق العباد ۱۲
قولہ لم یحمل حولۃ عمرہ را بہ کون زن اندازا ستخفافا بالعمرۃ یقینا ۱۲

ص ۲۳۴ قولہ وہذا موافق لما ذکر فی منادی الاصل - الذی فی الخلاصۃ وہذا موافق
لما فی سیر الفتاوی والاصل فیما کتابان للواحد ۱۲

ص ۲۳۷ قولہ فی رشاشیق اذربیجان ان قولہم اللہ تعالے - یفید ک ما ختم بہ ہذا الکتب
ان ہذا من ہذیانات العوام ۱۲

ص ۲۴۲ قولہ واشترایہ ذلک - ای فیہ الشراء ہذا ۱۲
قولہ واذ قال فلان ید عبیا دی الحقیقۃ - انظر الفرق بینہ وبین قولہ سیاتی
وہو مبطل ۱۲

ص ۲۴۵ قولہ وصدقتہ لما قلنا ولو قال لی عصبا منی - انہ لو عائنہ وسقبہ الشراء ۱۲
قولہ او نکول جاز الشراء - لانہ لو عائنہ یاخذ منہ وہو جاحد لم لسید الشراء ۱۲
قولہ ما لو قال اشتریتہا منہ - لان الاخذ من ید عی الملک منصب ظاہرا فلو عائنہ
لم یجز لہ شراء فکذا اذا اجرۃ ۱۲
قولہ لیس لہ الشراء ولو کان البائع - والفرق ما مر المخبر ہنا ۱۲
قولہ لجحد البیع لم اشتریتہا فان کان البائع - ای الذی ید عی البائع لکونہ آخذا

Marfat.com

اشزاوميه من جاحد ١٢

ص ٤٢ قوله وفي القابض لانيازعه لعدم الحلم به - صوابه في المعارض هكذا نقله عنه في الهدية ١٢

ص ٤٢ قوله فكمن حربيات وميت الذمي - صوابه كما في الدر وكما بين ١٢

ص ٤٢ قوله اربعة آلاف سوى الوصية - اي لايكون نصيب احدهم اقل من ذلك ١٢

ص ٤٢ قوله بعد موته لايجوز - فيه روايتان كما سيأتي آخر ص ٩٠ وباقي ص ٩١ للطلابه عن الامام ١٢

قوله ثلاث مائة لفلان - الذي في الهداية سدس ١٢

ص ٤٢ قوله أوصيت بان يوهب لفلان سدسي - اوصيت بان يوهب لفلان كذا وصية دلت المسألة ان الحاجة الى تعيين من يتولى عقده الهبة والاعطاء ١٢

قوله مطلقا كالصدقة - اي عندنا وعندهم ١٢

قوله مطلقا كالوصية - كذلك ١٢

قوله عندنا كالوصية - لاعندهم ١٢

قوله يصح عند الامام - نظرا الى زعم الموصي ان فيه قربة فلا يحتاج الى التمليك ١٢

قوله لاعند حماد الذمي - نظرا الى الواقع فانها معصية فلم تكن قربة ولا فيه تمليك لقوم باعيانهم فانتفى كلتا جهتي الصحة ١٢

ص ٤٢ قوله اوصى بان يعطى لولد ولده - اوصى ان يعطى ولده لدى من كفارة يمينه يعطى ولا يجوز عن الكفارة ١٢

قوله فالخيار للورثة - بخلاف الوصية به لفلان تعين اعطاء العين ١٢

ص ٤٣ قوله اولا يبقى اربعة تاخذ الربع - اي ان المسألة تجعل من ستة باخذ الموصى له منها اثنين اولا الخ ١٢

قوله بل تجوز فيه روايتان - في الجزم بعدم الجواز ص ٩٠ وباقي ص ٩١ انه قول الامام ١٢

ص ٤٣ قوله ولا ترث بالزوجية - لانه لا ارث الا بنكاح صحيح ١٢

Marfat.com

حلیہ شرح منیۃ المصلی

منیۃ المصلی فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ ان تمام شروح میں حلیۃ المحلّی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی فقہ حنفیہ میں یہ شرح متداول ہے اور مفتیانِ کرام اس سے جزئیات فقہ میں استدلال کرتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری اور دوسرے فتاویٰ کے مجموعوں میں اس سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے۔

حلیۃ المحلّی کے مولف یا منیۃ المصلی کے شارح علامہ محمد المعروف بہ امیر الحاج حلبی ہیں۔ آپ کا لقب شمس الدین تھا۔ علامہ امیر الحاج حلبی قرن نہم کے مشہور و معروف فقیہ، محدّث اور امامِ اجل تھے۔ آپ نے علامہ ابنِ ہمامؒ اور دوسرے فضلائے وقت سے اکتسابِ علوم کیا۔

تحصیلِ علم کے بعد جب آپ کی شہرت اکناف و اطراف میں پھیل گئی تو آپ مسندِ افادت پر متمکن ہوئے اور تصنیف و تالیف، حاشیہ نگاری اور تعلیقات پر قلم اٹھایا۔ آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۔ ذخیرۃ الفقہ

۲۔ تفسیر سورۃ العصر

۳۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی

۴۔ مقدمہ ابی اللیث

آپ کی تمام تصانیف میں حلیۃ المحلّی کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اُسی طرح مقبول و معروف ہے۔ امیر الحاج حلبی نے ۸۷۶ھ میں شہرِ قدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

Marfat.com

حواشی حلیہ شرح منیہ جلد اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص۲ قولہ ولطائف الاشارات واما الفرق - واما الفرق الی قولہ بین ای واضح حملہ معترضہ بین المعطوف علیہ وہو ما نضمنہ والمعطوف وہو ان ادارۃ الخ برجان الکلام علی ہذا وہذا وہذا غیر ہذا الکتاب بہ الیق واما الفرق بین الحمد والشکر والمدح فبین غیر محتاج الی ابیان ۱۲

ص۶ قولہ وان محمدا عبدہ ورسولہ - ہذا ہو النسخہ الثبت فی الشرح کما ہی ظاہرۃ من ہذا الشرح ۱۲

ص۷ قولہ فی صحیحہ وغیرہما - واحمد وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والحاکم والبیہقی ۱۲

قولہ فی غایۃ - ای للائمہ المجتہدین ۱۲

ص۱۱ قولہ واذا کان المکروہ لا یطلق علی الحرام - اقول وان عم المکروہ الحرام و خص التنزیہی بالنہی تنادی المکروہ والنہی وترکہ بالمکروہ ۱۲

قولہ والنزاہۃ عن الوصف الحکمی - ہذا تعریف الحدث وسیاتی لہ تعریف آخر لمطلق النجاسۃ مشتمل علی تعریف الحدث والنجاسۃ الخ فتیقظ منہ ۱۲

ص۲۱ قولہ وقال الفیاض لا تمس بالسوأۃ - الذی فی الدر والمنبع فانہ یورث العمی ۱۲

ص۲۲ قولہ والاصل کالاشتغال بالبدل - لعل صوابہ والاصل کون الاشتغال الخ ۱۲

ص۵۰ قولہ وقیل الثانیۃ نفل والثالثۃ سنۃ - بہ قال الامام الفقیہ ابو اللیث کما فی مقدمۃ المستدرک فی شرحہا التوضیح بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فی الوضوء مرۃ ہذا وضوء لا یقبل اللہ الصلاۃ الا بہ وفی مرتین یؤتیہ اللہ اجرہ مرتین وفی ثلث ہذا وضوئی او وضوء الانبیاء من قبلی کما ذکر

Marfat.com

الحدیث فی الترتیب من الترتیب وفی الثلاث من خواصہ وھو صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یفعلہ باختیارہ الخ منہ

ص۴ قولہ لیس کذلک فانہ لم یوجد فی الواقع قرارۃ - اقول لو قال المؤول مثلا ان قولہ لیس کذلک فانہ لم یوجد فی الواقع قرارۃ لسبب قراءتہم ایاہا لسبب اذکار کانوا یذکرون اللہ تعالے بہا بعد الوضو اسلم ممن ہذا الایراد ولنقل الاستبعاد فان فضل کلام اللہ علی کلام المخلوقین کفضل اللہ سبحنہ علی جمیع خلقہ وفضل کلام الخیر المخلوق علی الکلام المخلوق الاعظم من فضل المخلوق علی المخلوق فالقصور الذی فیہ بالنسبۃ الی درجۃ النبوۃ یجبر بحضنہ انشاء اللہ تعالے بفضل الکلام علی الکلام کما ان لیلۃ القدر خیر من الف شہر وھم ذلک لا یطمئن القلب الی ما ذکر کیف وقد ذکر مع الحبیب صلے اللہ تعالے علیہ وسلم وقال ان لسانی ثواب قراءۃ احد ثواب قراءتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نا لحق انہ کما وصف الشارح الامام رحمہ اللہ تعالے مما تنکرہ القلوب وتمجہ الاسماع واللہ تعالے اعلم ۱۲

ص۴ قولہ نتیمل خلافا لہ - فی ہذا انباء خفاء واضح وسیاتی انکارہ عن المحقق علی الاطلاق او آخر ص۵۰ ۱۲

ص۵ قولہ وبہا یع نجاسۃ المحل - لم ادر ای نجاسۃ فی فرجہا دائما فی الخوج اصلا ۱۲

ص۵ قولہ لم یذکرہ فی الخلاصۃ - ای صورۃ الشک فی حال التذکر ۱۲

قولہ عن ابی یوسف روایتان - فی صورۃ التذکر حیث لم یوجب الغسل فی ہذہ الروایۃ بردیۃ المذی واوجبہ فی الاخری الکراہیۃ اجماعا وہما بنیا علی الوجوب فی التذکر بردیۃ مذی بل بالتحمیل السبکی من مذیا ۱۲

قولہ لم یجب الغسل منہم جمیعا - عامۃ المعتبرات علی نقل الاجماع فی ہذہ الصورۃ علی وجوب الغسل وفی بعضہا صرح بہ خلافیۃ بین ابی یوسف وصاحبیہ اما حکما

Marfat.com

الدجماع سببا على عدم الوجوب فمخالفة جمع المعتبرات وتفقدت ان اقول ان
الدرقعت زائدة من قلم النساخ والذى رأيت فى جامع الرموز ما نصه لم يتيقن
بالذى لم يجب تذكر الاحتلام ام لا وبهذا مندهم على ما فى المصطفى من المختلفات
لكن فى المحيط وغيره انه واجب حينئذ اهـ ١٢

قوله واما وجوب الغسل - الى على المسألة الاخيرة المذكورة فى المتن ١٢

قوله وتيقن انه مذى او شك - كما يفيده قول المصنف من الكتب المشتملة فى اى
مذهب او الله تعالى اعلم ١٢

قوله او مذى لا يجب غسل - وهو الذى يشبه المنى من حيث البنية كما ترى ١٢

قوله بل هو على الخلاف - بين الطرفين فيوجبان الغسل الثانى فلا يوجبه ١٢

قوله وكذا لبس فى محيط رضى الدين - اقول بل هو فى محيط برهان الدين كما نقل
عنه فى النهدية ١٢

قوله واما المغنى - اقول نقل عنهما كذلك البرجندى فى شرح المجمع النهدية ١٢

قوله واما الذخيرة فراجعها - اقول بعين هذا النقل فى النهدية عن المحيط فعلم ان
السنة اى كليهما رفعت عن المنية سهوا ١٢

قوله فوجد البلل فى احليله - اقول نقل الهندوانى ابو منى او غيره والذاهر فى رواية
بالميم اى النديل بالابهام اللفظى على المعنوى ١٢

قوله فلا جرم ان ذكر المصنف - لانه يجب فيه الغسل وان كان قبل النوم بشرا ١٢

قوله انه لو كان اكبر رايه - اقول للمصنف ان يقول اكبر الرائى فى الضبيان يلتحق
باليقين فلا خلف ١٢

قوله اما اذا لم يكن منى ولا مذى فلا لان الاستنشار ضبثة - اقول كل محل يمذى لا تا
لت ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها فى حديث رواه ابن السمرقند

وقد ذكر في الفتح وهو مثل سائر في الحرب والانتشار فلما يخلو عن مذي وكفى
بهذه الكونه منطقة وامثل الصواب في الجواب ان الرجل اذا رأى بعينه ولم يذكر حتى
احتمل انه نسي او مذي فظنا بالغسل احتياطا لكالاستواء الاحتمالين اما اذا كان
ذكره منتشرا انبوبرجح جانب الذكرية وان امكن منطقة المذي بمعنى استنباه له
فالباد عدم التفاتكه عنه الا نادرا فنصف احتمال المذية لم يجب الغسل فافهم
والله تعالى اعلم ١٢

قوله في الغنية الخ - اقول اصرح منه ما في البدية عن المحيط اذا قام الرجل
قاعدا او قائما او ماشيا ثم استنفط ودخل بلله ذكره وما لزمه ان يفتحها كذا ١٢ ص٤٤
قوله قالوا وهي تشبه الناسور اذا استنقط - من بناء قوله وهو صحيح بكلام الامام
برهان الدين صاحب البدائع في التجنيس والمزيد كما نقله في الفتح ١٢ ص٤٥
قوله قال الشيخ الامام ابو بكر محمد بن الفضل - سقط من بنا نقطة به اي
به قال الفقيه الامام الخ كما في الخانية ولا يمكن ان يكون قوله وعليه مشى بقوله
الشيخ الامام فانه مقدم على صاحب المحيط ز الخلاصة ١٢
قوله ما لم يكن ملء الفم الخ - اقول قد تقدم الخ البصق من السبيلين لسيتي فيه
التفصيل والتكثير فتذكر الخ البصق منه بعيد هنا ١٢ ص٥٤
قوله ولم ينقل في الغسل بانه يجزئ - اقول كيف يتم هذا مع ان النقل
في الوضوء النقل في الغسل بالقياس الجلي بل بدلالة النص فان الغسل حسنة كما
لوضوء فان كان يوزن ماء الوضوء فكذا ماؤه ١٢
قوله والاظهر انه في ذلك تامل - اما ان الاستنجاء لا يثبت بالصحاح
وهو المستفاد من كلام الفتح فبناء وهو ظاهر ١٢ ص٥٥
قوله محمد انه كان للقديم فكتبه - الذي رأيته في البخاري عن نافع قال كان

Marfat.com

ابن مجرر رضی اللہ تعالے عنہما اذا دخل الخ ۱۲

ص ۲۵ قولہ مجمل عنہ العذر - ای قراءۃ ما دون آیۃ ۱۲

قولہ فہذا عندنا فی حال العذر - ای جواز ما دون آیۃ ۱۲

قولہ علی اللسان عندہ العکلام - اقول ای ولم تردبہ القرآن فلا یرد ان تجویز آیۃ ناقصۃ تخالف کل المذہبین ۱۲

قولہ محاذون الایۃ مطلقا انمی سواء کان لقصد القرآن - لان الحدیث لم یقید القرآنیۃ اقول القصد مدلول علیہ بنفس نفی القراءۃ فلا یقال قراءۃ فیما لا یتعین قرآنا اللہ اذا قصد القراءۃ وہو محط کلام المحقق الحلبی فیما یاتی ۱۲

قولہ ان من محل الخلاف - فی الکراہۃ وعدم جوازہ فالحکم بالجواز ۱۲

ص ۲۶ قولہ قد ذکر فی الہدایۃ وغیرہا - کتب بہ عن فتح القدیر لشیخہ ۱۲

قولہ فلا یتخیر بخزیمۃ - دلیل ابی یوسف من کلام الہدایۃ وعلمنا الخ من کلام فتح القدیر ۱۲

قولہ وا القول لا یرد علینا تجویز الفاتحۃ - ای بقولنا یجوز للجنب ان یقول بسم اللہ للدفتاح او الحمد للہ للتذکر لا یلزم علینا تجویز الفاتحۃ بآیۃ انتہا ۱۲

ص ۲۷ قولہ فافاد ظاہرا عدم ما فی الکتاب - اقول لا فان تمامہ فی الخلاصۃ وہو مروی عن ابی یوسف ۱۲

قولہ ہذا ما اقتضاہ ما فی الکتاب - من الحاقۃ الشک لبطن المنح ۱۲

قولہ للوطاء ارجح کما لا یخفی - صوابہ للمنح ۱۲

قولہ والہدایۃ وغیرہا - ان نسبۃ فی الہدایۃ الی ابی یوسف.

ص ۲۷ قولہ والتیمم لطہارۃ حکما - لذا فی الہدایۃ ۱۲

ص ۲۸ قولہ وبین الذ والنفضۃ بما خلقا فی الارض - دفع بہذا القدر للشارح

Marfat.com

٥ بما ترى الذى فى نسخة السليمى وشروحه التغيير بعده ان الذاهب
والتوقف هذا بيان فى النار تخلف الصفوة نانيا للتداوب كما الثواب اه
والتوقف هذا بيان فى النار تخلف الصفوة نانيا للتداوب ما ذكر لهما
خلقا من فى الارض هو الجامع بين المحرمين والصخرة المحوج الى الغرق ١٢

قوله فسلبه بمعنى والظاهر ان المراد بالمحيط - اقول فى الكراجكى قال الشيخ الامام
الاسرخسى وضاع الدين اذا كان جبليا بجوز ان مانيا للداهة فالظاهر
ان الاسرخسى رجع فى تلك النسخة سهوا دقاق ميرانى ١٢

قوله فى فتاواه - سقط من بينها للدلالة ما بعدها ١٢

قوله ذكر فى النسخ - اقول بل النسخ حذرا عن تقبيح الوجه ١٢

قوله وتشكل اطلاق هذا بالكلم - اى اطلاقا للاستثناء اقول عرم الجواز
مطلقا اذا يلزم البشى والذى حقر ملى مكلده بنجا النسخ المحقق هو التفصيل
فى الشئ والاطلاق الجواز فى المطبوخ وبالخزف الاسطبو فما فيجوز كالمشكلة ١٢

قوله والخزف وهو الصحيح - اقول اطلاق الجواز بالخزف او تقييده بالاذالم
يكن صنفه مخالف لدينا فى اطلاق النسخ اذا كان ظنه سه شئ كالف ظاهر
نانيه نادر خاب لا يلزم خطا ايه فى اطلاق حكم نعم الخزف مخلف الخزف
مخلف الصحيح نانيه كثير ١٢

قوله قبل ان نيم للحرث - اقول الغبيه - ما تقضى وجود دخر لها قال تعالى
لنفد البحر قبل ان تنفد كلمت ربى نالمعنى نيم للحيابة ثم احرث فلم نيم له
ردحبا الما دون فانيم بعده للحرث لنس نيما اذا كفى لهما اذ للوضوء حاجة ١٢

قوله الالان اخذ شئ من اقسامه - صوابه اخل ١٢

قوله لحرثه ثم انتقاض نيمه - لعل صوابه لانتقاض نيمه فنيها اى فى الله دقدرته

صلى الله عليه وسلم نبيا اى فى الحديث ١٢

قوله الدال فى هذه العبارة ما الدليل - انا نه لم نشترط الكلية للحكم وتحريم
قوله بغسل اللمعة وتيمم للحدث اذا كان ان كليهما مشروط بهذا الشرط ١٢
قوله وهذا لم يذكره المصنف - وقد ذكره فى الكافى بوجوب الحكم ولم يذكر فى
الدليل الله ان تيمم فسل غسل اللمعة لم يجز عند محمد جاز عند ابى يوسف ١٢
اى ان شاء كما تقدم فى نقل عن المحيط السرخسى ١٢

ص ٤ قوله سواء خرج من العضو - اى بنقض الخارج النوم سواء خرج من وزوج العضو ١٢
ص ٤ قوله وعنه لا يحتاج - اقول لم اجد قد بخالفه شئ لان الخارج الا فى وضوء واحد
فلا يجب الا اراقه ان زاد على الماء اجزاء والعضو يا طل وما قالا ١٢
قوله بغسل عن الثانى كما هو ظاهر - اقول لم ذكره لان الجنب والحكم اثنى على
الماء اجزاء ويزيل اسبه به كما ياتى فى الزعفران سواء الزاج والعضو ثم
الدليل عن الثانى بغسل عن الثانى قلت الدين يزول الرقة ماء كالنفس
عليه من الهداية فى مسالة الحنطوخ مع ما الفقه اللطيف والحنيف به فى
الفتح والتبيين

ص ٥ قوله ذهبى الى الاجناس - عزاه الباشتيخ فى الفتح رحمها الله تعالى قوله فيلزم الاجزاء
الى بما لنفس الاجناس ١٢

قوله وفى بعض الروايات - لعل صوابه فعى ١٢
قوله وفى بعض الروايات لم يشترط - ذلك بل اكتفى بتغير اللون ونحوه من الاوصاف ١٢
قوله ذلك شئ - يزول الرقة ١٢
قوله وفى بعضها اشار الى الحلية من غير الاجزاء - ماذا اخذنا من ابى يوسف
الرواية الاولى وهى المشهورة عنه وهى اشتراط الحلية مطلقا فى المنتقع

Marfat.com

وغيره والغلبة - بزوال الرقة واحد عن محمد في رواية ان احدهما ان الغلبة بزوال الرقة مطلقا لتفرق الصاحبان على شيء واحد مطلق واحد في احدى الروايتين الاخرى عن ابي يوسف واللؤلؤ عن محمد وهي المشهورة عن حكم الخلاف بينهما في غير المنطف ان العبرة باللون والخلاف فيه فان ابا يوسف يعتبر فيه زوال الرقة دون اللون كما نقل عن نصه في الاصل في سطوح الدخان واذا اخذ الرواية الاولى عنهما حصل الخلاف بينهما مطلقا في المنطف وغيره فابو يوسف يعتبر غلبة الاجزاء اي زوال الرقة دون غلبة اللون وهو المشهور والكتب للاتيان على المشهور منهما وان الاخرى منهما حصل بينهما الوفاق بينهما في المنطف ان العبرة بالغلبة والخلاف في غيره فمحمد يعتبر الرقة وابو يوسف اللون والرتماني اهـ ١٢

ص ٧٠ قوله بعض شارح القدوري - يعني صاحب المفردات كما في القهستاني ١٢

ص ٧٠ قوله في حب الاجزاء وجاز الوضوء - ستذكر ص ١٢٢ ان هذا الخلاف بتحقق بل التحقيق ان الماء المستعمل بادل حاله قابلة ماء مطلقا اكثر منه اجزاء يستهلك فيه وان كان المطلق لا يبلغ حد الماء الكثير ١٢

قوله جريان الماء - اقول اما الاخذ بالاناء ضخم واما اغتراف صغره فيه الخلاف بين الملقي والملاقي الا ان لا يكون له بد منه كحوض الماء ونحوه مما يسقط الكلفة للضرورة دماماميني ١٢

قوله سواء كانت النجاسة مرئية او غير مرئية اهـ ١٢

قوله ان قدره شبران وهو تقريب - اي طولا وعرضا وعمقا ١٢

ص ٧٣ قوله كما رفع بكفه الماء الخ - الذي في نسخة البرائح المطبوعة ص ٧٣ بكفيه ١٢

ص ٧٣ قوله فان كان الاخلاص بتحفه الى بعض جاز - اقول في نسخة المتن فان كان

الماء بحال لا يخلص بعضه الى بعض لم يجز وضوءه وان خلص بعضه الى بعض
جاز اهـ وعليها شرح في الغنية فقال لا يخلص بعضه الى بعض لاشتباك
اصول القصب لم يجز لاستعمال الماء المستعمل وان خلص جاز لاستهلاك
الماء المستعمل في الكثير اهـ فمعنى الخلوص على نسخة الغنية الجريان اي وصول
الماء بعضه الى بعض بالجري وعلى نسخة الحلية السريان اي وصول الماء بجميع
اجزاء العضو الواقع في محل سنة الى محل آخر فافهم وخلوص يلون كثير على الوان
قليلة على الثاني كا

قوله لو كان يخلص بعضه الى بعض - اي لصب الماء من بعض اعضائه الى باقيه كا

قوله لا يجوز كما هو المفهوم المخالف - لانه اذن قليل كا

قوله ان القدر الذي يتغير فيه - اي كما ينبغي ما ذكرنا على رجح فان الراجح
ان الماء المستعمل اذا كان اقل اجزاء المستعمل فيه المطلق بالدلو
وقوعه فانه يتغير لا يكون الماء مطلقا كا

قوله والمستعمل المنتقل به - لعل صوابه المتصل به اي من الوضوء كما يأتي
اول الغسل الآتية ويجوز المنتقل ايضا كا

قوله لغط جوداره فارسي - جز داره بجيم مضمومة فتحتين مهملة ساكنة فزاي
مضمومة بعدها دال مهملة فالف فراء مفتوحة فالهاء التي تكتب بعد الالف
فنحادين حكمة فارسية معناها خرد الفضعدم وهي بالعربية الطحلب كا

قوله لم يحل ما من لفظ ابي بكر الاسكاف - اقول قد ظهر لي هذا الجواب بعد
على الايراد وهو توجيه وجيه ويرد عليه به نحير ستوجه فان قوله وان كان
متصلا بالجدار ليس شرطا في جزاءه فالمعنى حتى لو فيد ان قول البصري ابي بكر بن سن
صورة اي لو كان بل هو من تتمة قول ابن المبارك وان وصلته والله اعلم في

Marfat.com

ما فتوی نصیحۃ والحاصل ان حصانتن الفصل جایلا خلاف وان الفصل نکذا
عند ابن المبارک وقالا ما فی الفتوی علیہ کا
قولہ فی تقیید المذکور - قد علمت انہ لا تقیید ذلک بل تقیید بصورۃ الماء
لقولہ اذ بنی الطہارۃ فی الماء والجد کا
ص ۱۱۲ قولہ یعنی اذا لم یخرج شیئ - اما اذا انتفخ وزرد حتی ماض وخرج منہ شیئ طہر کا
قولہ انوار دلیلکما ادخل الماء - لعل صوابہ وغیرہ لانہ لکما ادخل الخ کما ہو عبارۃ
البدائع فی التعلیل کا
ص ۱۱۳ قولہ علی ہذا سمنۃ ا - قد علمت ان المعتمد الصحیح الماخوذ بہ ما ہو ادسح من ہذا و
ہو الجواز مطلقا ما دستہلک المستعمل فیہا ہو اکثر منہ کا
ص ۱۱۴ قولہ والمسح لغیرہ جائز - لعل صوابہ لا لغیرہ کا
قولہ حقق مشائخنا بالاختلاف - الذی فی تحفۃ البدائع بعض مشائخنا کا
ص ۱۱۵ قولہ فی الابتداء وجہ بناء - ضمیر فی قولہ قد یکون راجع الی الماء یعلم
ذلک بالنقل فی تحفۃ الخالق عن غایۃ البیان ان ہذا الی النقض ان
کانت النقطۃ - اصلیا وما قد یکون من الابتداء وما والاہ کا
قولہ والریح لا یکون - سقط من ہنا لفظہ - نحو ما فی نظر والد تعالی ثم رأیتہ
کذلک فی الفوائد المحصنیہ - نقلا عن شرح جامع الصغیر لقاضی خان کا
قولہ وقد کان الظاہر علی ما تقدم - القول بتقدم الوجہ ان یکون اصلیا وما تح
ینفح وینفح حتی یصیر ماء وان یکون اصلیا من الابتداء والجواب ان ہذا نا
ایضا لا یوافق ما ذکرہ الامام قاضی خان لان ما احدثہ الماء لیس بالم تم فحہ
فتظر فی صورۃ الماء ۱۲
قولہ قال الشمس الائمۃ الحلوانی - لعل صوابہ قالہ ۱۲

Marfat.com

قوله على ان تصحيح - صوابه انه ١٢

ص ٢٩ قوله الشيخ ابو الحسن الدوري - صوابه القدوري ١٢

قوله هذا هو المقيد المذكور - اعني وتره اي موضح التطهير ١٢

قوله مسائل احدها ما ذكره المصنف - اقول الخروج الى الطاهر شرط بالاجماع فما نراس الرأس دم السيلي الى فصبة السالف لا يكون ناقضا عند احد سواء تيقن التجاوز بكونه الى ما يظهر او لا وعلل الفائدة تظهر اذا تلثما بالانتقاض بنزوله الى ما اشتهد من السالف لان الماء من على الرواية المطلقة لا يلزم الوضوء لعدم التحريم فانه في ان نفس على الرواية المقيدة يلزم الى ما يلحقه حكم الله وعلى هذا لا يكون مفاد به القيد احتراز من المطلق بل اعم فليتأمل ١٢

قوله المذكور رالد عليه - فان محمد الا يشترط ان يجد

ص ٣٠ قوله وعلى هذا فما فيه - ما مبتدأ وخبره ينبغي ان يحمل الخ ١٢

قوله فيه الفا - اي في شرح الزاهدي ١٢

قوله اذا كان الماء الخارج - سقط من هنا لفظ ينبغي على ما دل عليه نقل الطحاوي بعد لم اجد من الحنفية ١٢

ص ٣١ قوله وبحر ما ان نام على راسه - كما في الخلاصة البزازية وفي البحر عن الخانية وفي البحر عن الخلاصة ١٢

ص ٣٢ قوله من شرح الجامع الصغير لقاضي خان - يجي بعد السطر قوله لا تحرقه لانها لا تتزري من البول اهـ ١٢

قوله دل الظاهر عدم تمام الوجه - اقول والجواب ان المراد بها الذي فتح الى جهة

ص ٣٣ قوله وقد يقال سفحه - اي بالميم او الباء الموحدة مكان البزة ١٢

Marfat.com

قوله نبيذ التمر - الذي في القاموس كالجبن ١٢

قوله بعد العلم بوجوده الخ - الظاهر سقوط لفظ العلم بعد قوله وجوده العلم ١٢

ص ٥٥ قوله كان ذلك الماء مستعملا - لكن ذكر في الغنية ان قوله اذا استعمل في البدن احتراز عما اذا استعمل في غيره من الثوب ونحوه بغية القرية فانه لا يصير مستعملا قال وينفرع على ما ذكرنا امرأة غسلت القدر خ ١٢

ص ٥٦ قوله دون الزاهدي قال انه اصح - قلت اي نقلته عن محمد الائمة فما القول بين بل للمحرر له ١٢

ص ٥٩ قوله الخفاش سل هذا اللفظ سقط هنا ١٢

قوله الغسل للاغتسال - صوابه للاغتسال ١٢

قوله بالاستعمال - لعدم نية القربة ١٢

ص ٦٠ قوله وفيه نظر فانه يجوز - اي في استخراج ذلك الخلاف من هذا ١٢

ص ٦٢ قوله وفي المنتقى عن محمد - قوله وفي المنتقى الخ بيانا لما في الذخيرة للاعطف على في الذخيرة لما ياتي آخر ص ١٩٥ ١٢

قوله عن ماء دستوفسجه - حاصل ما ياتي ان عبارته اذا لم يسيل من فيه كان في معدنه فلا يعتبر ١٢

ص ٦٣ قوله بان الفتوى عليه - اي على اعتبار غلبة الظن ١٢

قوله لانه عمل عمل الغسل - من ازالة النجاسة وهو المقصود ١٢

ص ٦٤ قوله انه القول المرجح - هنا خطأ من الناسخ فانما يدل المرجوح بالمرجح وحاصل العبارة هكذا انهم على القول بان القلب بحسب العين للاعلى القول بانه القول المرجح وذلك بدليل ما مر وياتي مرارا في ص ١٩٥ و ص ٢٠٠ ان الراجح هو القول بطهارة عينه ١٢

Marfat.com

ص ۲۰ قوله الموضح عن عائشة - كذا في الرازي عن مكرمة وكذا ما يأتي عن قتادة وعن القاسم عن ام المؤمنين رضي الله تعالى عنها ۱۲

ص ۲۰ قوله عن محمد ابن جعفر - لكن اشتد تعقب الذهبي له فقال اظنه موضوعا الى آخر ما نقل في نصب الراية ۱۲

ص ۵۰ قوله وكان ذكره على تاويل العضو - وقد تقدم رد مثل هذا التاويل ص ۱۶۱ ۱۲

قوله يوم عسير على الكافرين - اقول اذا اقتضاء ان على الكفرين متعلق بعسير غير يسير ينفي اليسر مطلقا بحيث لا يكون شيء من اليسر للكافرين اصلا لم يكن من ذلك اياب نافي الشيء ربما يكون بعض ما فيه من بعض اليسر فاثبات العسر لا يستلزم نفي اليسر مطلقا فكان من باب التأسيس دون التاكيد ۱۲

ص ۵۰ قوله وقد اجيب عنه بانه قد قيل بان التعليق - المجيب الامام المحقق على الاطلاق في الفتح واقره عليه في الغنية ونازعه في البحر بما هو مجيب كما ذكرته لك فتش ولكن بحث المحقق الشارح نفيس جدا ۱۲

قوله والثاني ان المكشوف - من العكل لو كان قد ربح اضعافها من الاعضاء المكشوفة يمنع الجواز حتى لو انكشف من الاذن تسعة امثال من الساق تسعا يمنع الجواز لان المكشوف ۱۲

ص ۱۰۳ قوله ستقبلك في القراءة - صوابه للملك ۱۲

قوله اذا قمت ستقبلك المغارب في وقت الضحاء - في اواخر الصيف كما في البرجندي منه ۱۲

قوله سقوطها في البطء بما مثلوا ۱۲

قوله وما قاربها قليلا - الى الشرق كما في رد المحتار ۱۲

ص ۱۰۳ قوله ان ظاهر كلام ابي بريرة في الايضاح - وعليه المعنى في الخريطة

محل الحراف تعلیل مفید علی قول من یشترط اصابۃ العین ۱۲

ص ۱۱ قولہ قیل مکۃ وسط الدنیا - قبل ما انحرافی کون مکۃ وسط الدنیا فعلی ھذا الی التعریج بعد ھا نا سیاتی ھوان الزمد دلیس فلیح نے روایت بہ دکذا انقل عنہ فی جامع الرموز ما سبا الیہ بقیۃ الحرم فشمال قال الزمد دلیی المغرب شمل ہل المشرق دبالعکس دالجنوب لیل الشمال دبالعکس ۱۲ اقر نقل ہذا الا تقول فی الجریۃ فی الامام المذہب دہو المؤید بالحدیث دالعرف دالعقل

ص ۱۲ قولہ لان المراد بالمسجد - صوابہ لان ۱۲

قولہ بعضہم دلان المراد بہ الحرم - صوابہ دلان ۱۲

قولہ نعم یمنعہ ہذا التعلیم - ای مما تقرر ان القبلۃ ہی الکعبۃ لا مکۃ دلا الجہۃ التی فیہا مکۃ ۱۲

ص ۱۳ قولہ دصحح نم ادنیا تحمل ان یکون - فلذلک من اراد فی فیضی ان لا یحتاج الصلاۃ حتی یرتفع مقدار رمحین لوقوع الشک فی ارتفاعہا فیما دونہ مع سبق الطلوع بعطرہا ۱۲

ص ۱۴ قولہ من الحسن بن زیاد اذا اعز الشمس - دا ختار الطحاوی فی شرح معانی الآثار ۱۲

ص ۱۵ قولہ لدوم جنبہ نم فی النہایۃ الفیا - اقول کیف تیاتی تعقیلم اذا کان صحیحا فی خان ارکابہ ایاہ نیہ مانعیہ دصحاز صلاۃ نبا علی ارادۃ اذا کان صحیحا اجنبی منصوص فی شالۃ المتن ۱۲

ص ۱۶ قولہ فی صدر الدسم دالمکتفی بہ - کمنۃ المفتی شلدی ۱۲

قولہ اشارۃ الی انہ لو رکع فنام - نکون نائما حالۃ فیفید منافاۃ الرکوع دالنوم تنفید عدم انداجزاء بما انا صدر کرم دحالۃ النوم فیستفاد الا

Marfat.com

جزء اذا قام فی اثناء الرکوع وقد کان رکع شیئا اه

قولہ وفیہ نظر لمن تتبع - قد یقال ان خصاص المستفاد من الاضافۃ انما یقتضی ان لہ وجودا ما فی غیر صلاۃ لیتم ما ذکر لیتم ذلک لیتم الی ان یجب عمل النظر کما فتح اللہ علیہ ۱۲

قولہ من اتم الصلاۃ رواہ ابو داؤد - اقول ورواہ الترمذی باب ما جاء فی الرجل یحدث بعد التشہد فساق باسنادہ عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم اذا فعلت ہذا او فعل احدکم ہذا فقد تمت صلاتہ قال ابو عیسے ہذا حدیث حسن اسنادہ اھ تم اعلم بعبد الرحمن بن زیاد الافریقی ص ۷۶ ۱۲

قولہ دلائل المذکور - اقول ومن دلائل تعمیم الذنب ای بسببہ ما ہو جبلی ما یشاہد بنا کما لا یخفی الفطن الفطانۃ - حال ۱۲

قولہ صحبتہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ ثم ذکر المصلی - صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم وبارک وسلم ۱۲

قولہ لتعمیل الجائز فقط - ای المجرد عن الاولویۃ ۱۲

قولہ وہو المغفرۃ من حیث الجملۃ - ای طلب المغفرۃ لجمیع الذنوب دان کان العموم فی المفہوم یتاتی بالدین ومن ۱۲

قولہ ان الدعاء المذکور - ای الدعاء باستغفرۃ جمیع الذنوب لجمیع المؤمنین ۱۲

قولہ لا یکون الدعاء بہ محرما - لکونہ طلب امر جائز ۱۲

قولہ سیاق الثبوت یخلط فان العموم فی ہذہ الافعال - اقول قد رسمناک ما عند العبد الضعیف من سبق تکلم القرآنی بحیث لا یرد علیہ الایراد فانہ رحمہ اللہ تعالے لم ینف العموم المستفاد من والذین بل نفی عموم

یستغفرون وانما لم یقل یستغفر لهم مع ان المعنی واحد لان کل مغفرة ای
مغفرة شاملة لجمیع الذنوب فافهم ۱۲

قوله ترجح القول بجواز الخلف فی الوعید اقول ان اراد الجواز العقلی فلا
یعنی لعقوله الاستبعاد ولا لقوله ترجح فان اهل السنة مجمعون علی جوازه
فی المؤمنین عقلا ان لم یخالف فیه الا شرذمة من المعتزلة وان اراد
الجواز الشرعی ای یجوز شرعا عدم جمیع ذنوب جمیع المؤمنین شرعا فباطل
قطعا وسیعترف بان النصوص ناصة علی عدم ذلک وقد نقل غیر واحد
الاجماع علی استحالته شرعا وبالجملة فکلامه رحمه الله تعالی هنا لیس محررا
کما ینبغی والتحقیق ان الخلف فی الکفار جائز عندنا عقلا الا عند الامام الاشعری
ومن تبعه وقلیل ما هم ومحال شرعا بالاجماع واما فی حق المؤمنین فمطلق
الخلف ای ترک الوعید فی حق بعضهم جائز بل واقع شرعا والخلف
المطلق ای ترک الایعاد رأسا جمیعا فی حق کل فرد منهم فجائز عقلا
باطل شرعا هذا هو التحقیق فاعلم بهذا ان المحقق العلامة رحمه الله تعالی
ان حمل النزاع فی جواز الخلف علی الجواز العقلی لبطل ان المحققین
علی خلافه بل الاجماع قائم علی ثبوته وان حمل علی الجواز الشرعی لم یمس
ما جعله الاشبه محل النزاع فانه انما حصل الاشبه الجواز العقلی لا الشرعی
کما بینه والله تعالی اعلم ۱۲

قوله لان النقوض جواز - اقول یجب ان یراد الجواز الجواز عقلا لا شرعا
لان ورد النقوض بالعدم یفید الجواز الشرعی وعلی هذا حمل العلامة
الشامی رحمه الله تعالی کلامه وهو المحمل المتعین وح فیکون رحمه الله
تعالی ذهب الی ما ذهب الیه الامام النسفی رحمه الله تعالی من اتباع

Marfat.com

الحقوق الكافر بعقلنا انه في الصغر السابقة فرق بين المؤمنين
والكفار بجواز التخلف في حق المؤمنين دون الكفار وانما قيدنا
الجواز من حق المؤمنين بالعقل لثبت انه ينفي التخلف في الكفار
بعقلنا الا انه يرد عليه انه لا يصح بناءه على احد من ادلة المانعين فان
النصوص لا تدل على امتناع العقلي فافهم والله تعالى اعلم ۱۲

قوله على وقوع بعضه - وهو تخريب بعض البيوت ۱۲

قوله لطريق القطع - وهو قوله تعالى ويخربون بيوتهم ذلك ۱۲

قوله موضع سجوده - اي سجود المصلي ۱۲

قوله او في الصف الآخر هذا هو ظاهر المذهب - اي ولا حائل بينه وبين
الامام من انسان قائم او قاعد كما قدم وذلك بان سلم الامام وثغرة
ولبقي رجل يسبوق يصلي في آخر رحبات المسجد فلا يجوز للامام ان يستقبل
بوجهه وانكان بينهما صفوف اي قدر صفوف ۱۲

قوله انه لو مرض بعد في المسجد فالاصح انه لا يكره - هذا التصحيح لما بحث المحقق ترجيحه
في الفتح بان الذي صححه في الذخيرة وجه في البحر والنهر بانه وبحر هما ظاهر
المذهب كما في هذه الكتب فيترجح ترجيحه والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ثم الذي يظهر انه اذا كان بين الامام والمصلي - اقول هذا اذا لم تكن ثانية
زائدة ولا يمكن ان يكون المستدبر كما يعلم كلام الذخيرة كما يتوهم من
ظاهر العبارة وذلك لان مصطلح الذخيرة فيما اذا لم تكن بينهما حائل
وقد قدمنا ان بالانسان قائم او قاعد تقع الحيلولة التكليف بل المراد بقوله وانكان
بينهما صفوف ناس قيام او جلوس بل معناه قدر صفوف وهذا ظاهر والله
الحمد والله تعالى اعلم ۱۲

Marfat.com

قولہ بالقعید المذکور للعلم بہ دلالۃ تحالے علم ای بعدم صلوتہ وجل لو
تاحد ابین الامام والمصلے ۲
قولہ من حدیث عائشہ یجوز ان یکون - اقول یمکن التوفیق بحمل حدیث
ام المؤمنین علے التلبس فی مجلس بعد الخروج وقولک الامام ا
ماموم والمنفرد فبالخیار معلقا ذالہ تحالے اعلم ۲

قولہ ونقض توبہ بن التراب - اقول لیس لفظ بن التراب فی زوائد حمہ
ولد فی اثباتہ بل صرح فی المبانیہ بالمراد فقال نقض کعلیل یبقی صورۃ
قال فی النسخۃ ای دفانیہ صورۃ الدلیۃ فقط زلد یراوات کھا کلا

قولہ لانکیرہ فلان لانکیرہ ادخال - اقول کیف لانکیرہ مع ان الواجب علیہ
ابتداء بالسلام لالانقطع سبیل نجوہ وان زاد بانقطع ابتداء منعنا
التعیاس لانہ ماموربہ فکیف تعیاس علیہ فطلوبا وہو مالم ینبہ لہ
یصح مانفی الذی خلال الصلوۃ سلم لانکیرہ اذالم یکن من افعال
الصلوۃ ولد عبدا محتاجا الیہ فتدبر درہ تحالے اعلم ۲

قولہ ذلک لانہ کان بوذیہ مکذا ابدا - اقول فرجع الامر الی الذوق
وسولا یصح - لم ۱۲

قولہ لم یعید لانہ محتاج - اقول التعلیل الدال بفیہ ان المراد بالارکان
ماعدا التشہد الاخیر والثانی ان المراد مع القعدۃ قدر التشہد تامل
وسیاتی من الامام تنبیہ الائمۃ الحلوانی ان ہذا الخلاف فی قیم المراد
وقع ضما اذا سجد بعد السجدۃ الاخیرۃ قبل
قولہ من الارکان بعید - ای السجدۃ الاخیرۃ ۱۲
قولہ من الارکان - ای التشہد الاخیر ۱۲

Marfat.com

قوله وجواب الشيخ - انا دمن الدنار

قوله عن خلف الصلاة - ای قبل الرفع السجدة الاخيرة ١٢

قوله معلل بالاداء - ای من الذخيرة ١٢

قوله وصاحب البدائع - وعلل بتعليل يفسي احدهما على احد الوجهين

والله تعالى اعلم ١٢

قوله واعلمه من الحكم - وهو التوفيق بالتاييد والتحرير ١٢

قوله ونص على انه الصحيح - اقول هو الاوفق الاصح بالقواعد كما الشيخ ١٢

٧٢ قوله والاكره ان يصلي - هو نص محمد في الجامع الصغير ١٢

قوله عن يمينه ويساره - فقط الكافي في يمينه ثم يساره ١٢

٧٣ قوله عن العبد المذكور قيدا - اقول قاله ان يراجع نص الجامع الصغير فانه

يفيد الالباس ان يصلي على بساط فيه تصاوير والا يسجد على التصاوير

اهـ وهو محتمل ما ذكره كما لا يخفى ١٢

٧٤ قوله واستدل الطحاوي في شرح الآثار - اقول لم ار من نبه الى الآثار في

شرح معاني الآثار في باب التصوير في الثوب فلعله استدل بها في

محل آخر ١٢

٧٥ قوله فيجاء كان كذلك كما سياتي - انظر من اين ياتي فان الذي ياتي في

آخر صلوة يجب الصلاة على ما سبق ١٢

٧٦ قوله الى الخرج ادا الى الحمام - كذا هو في نسخة المتن المطبوعة

وزاد في النسخة التي شرح عليها المحقق ابن بير الحلبي او قريب كذلك

هو في الهندية عن المحيط عن محمد ١٢

قوله بل ينبغي ان يكون هذا كما سياتي - اقول لا شك فيه والمسالة

Marfat.com

مطلقة متعارفة وقد ذكرنا من كراهية النهاية من المحيط من محمد وعد نبيا
من الخروج والحمام ولا شك ان استقبال القبر مكروه في الصلاة سواء
صلى في المسجد او بيت او صحراء ودرنما الفرق كما وقفت الله تعالى نفعنا
ان ههنا مسئلتين صلاة ذات ركوع وسجود من التوجه نبيا الى
القبر وهذا نعم الا مائن كلما في تحصيل مستيرة في غلط اصبح وبلوا ذرام
وفي الصحراء او بعيد القبر من موضع نظر صلاة الخاشع والاخرى تعظيم المسجد
ان يكون قبلته الى هذه الاشياء وهذا تحصيل المسجد المقبر دون ساحة
البيوت التي يحمل الجماع نبيا ولا تحصيل هذا تلك المسجد وما تملك المستيرة
بل بجائل كما لحائنة وبالله التوفيق ۱۲

ص ۷۲ قوله دون ما قبلها — وما بعدها ۱۲ منه

ص ۷۳ قوله ولا يخفى انه يلزم من هذا التوجيه — اقول وقد ذكرنا فساد هذا التعليل
على ما مر آنفا منه ص ۷۰ فراجعه ۱۲

قوله من صرح به وفي الذخيرة — بل صرحوا بانه لا يقف شيئا عند
الشخص كما نص عليه في التنوير من مسائل النوافل ۱۲

ص ۷۴ قوله وذكر القدوري — اي في غير مختصره كما سيأتي ۱۲

ص ۷۵ قوله صلوته التي — هذه بعينها عبارة الخانية ص ۱۶۳ ۱۲

قوله ولكن التعليل ليس بعمل كثير — اقول انظر ما كتبنا على ما من النهاية فتعال في الفتح
ان التكرار لم يشترط في الجامع يعني الصغير اذ لم يشترط له فساد تكرار ۱۲

قوله وانه غلاده حقيقة — اقول هذه القضية لا تمشي الا على قول الامام ابي
يوسف الفتح بل حكم بالفساد مطلقا قال امن المحقق وهو الصحيح لانه كلام
فلا يخفى قليلا اهـ وكذا صححه في الخانية ۱۲

Marfat.com

ص۲ قوله في ختم صلاة اخرى ... مثله ينبغي ما تقدم ان تكرار سجود السهو في صلاة واحد غير مشروع ۱۲

ص۴ قوله اذان بجير الناس بين يديه - اقول انظره مع قوله ان سترة الامام سترة لمن خلفه ۱۲

ص۴ قوله عن الحرب بدلون الثقاف - فقد ذكر في كتاب الانف والباء الله لباء ان يمنعها بدلون الثقاف كما ماد الشد معضم ~ دلا اكول الكوم الكوم كد نضحت ~ دلا اكول لباب الدار مكسول ۱۲

ص۵ قوله ولم ينكر احد اختلف السنن - حكم الفساد عندهما خلافا له ۱۲

ص۵ قوله لمن كان بينه - وملخص كلامه ان صلاة سنة وامامه كل ذلك جائز على خلاف ما افاده غيره من العلماء كما تعرى والله ذخيرها ش ان الصحيح فساد امامة والله تعالى اعلم ۱۲

ص۹ قوله كذا نقله في طم ص۱۸۹ ۱۲

ص۹ قوله ثم بعد هذا - هذا الفيا من كلام الخانية ۱۲

ص۹ قوله قف - وذكر الطحاوي في حاشية المراقي من المفرات الصحة بالاعادة وذكر في البدية ما يفيد الخلاف فيه بين المشائخ ۱۲

ص۹ قوله ذكر ابن بير - وكذا الامام الشعراني في الميزان ۱۲

ص۱۰ قوله وبكره لمستمع الخطبة - اقول صرح به في خلاصته وخزانة المفتين وجزم الكيدري وغيره بما يفيده بحرم في الصلاة يحرم في الخطبة الخ ۱۲

ص۱۲ قوله بانكر - سقط من بناشئ فان الذي عبده انما يتعلق بعمر بن هارون الا بعامر بن خداش ۱۲

ص۱۲ قوله رواه ابن خزيمة - بل رواه الترمذي الضياء وغيره كما فصل في الجامع الصغير ۱۲

۲۹۲ قولہ تفقہ بہ نان عوامہ = ای بافز اصبا علمنا الفیانی البلدۃ ۱۲

۲۹۳ قولہ قبل ولو علم فی ہذا احد منا = اقول ضعفہ کما ہو مفہوم دلائل حدیث عطاء مرسل واحمد بہ یحتج بالمرسل ۱۲

۲۹۴ قولہ وفیہ نظر ثم ظاہر فحوی کلام الائمۃ الحلوانی = فقد مانوا ان عدمہ ظاہر الروایۃ من اصحابنا کما فی البدیۃ من الغایۃ وغیرہا الدرایۃ ۱۲

۲۹۵ قولہ کما تقدم فی موضعہ من ہذا الکتاب = انظر الذی تقدم نان الذی تقدم صفحہ ۲۷۳ سطر ۱۲ عملی الدقی ۱۲

۲۹۶ قولہ وتمامہ مفاتیحہ علی ایدی محرسۃ = فحوی طلس قدس سرہ کما فی کشف الظنون صفحہ ۱۷۹ سطر ۱۲

درر الحکام شرح غرر الاحکام

درر الحکام شرح غرر الاحکام کے فاضل مصنف محمد بن فرامرز الشہیر بہ ملا خسرو ہیں۔ اکثر فقہائے حنفیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب اپنی تصنیف کے بعض مقامات کو خواص کے لیئے مشکل سمجھا لیکن اپنے تبحر علمی کے باعث تصنیف کے وقت یہ خیال نہیں آیا تو خود ہی اپنی تصنیف کی شرح یا اُس پر حواشی و تعلیقات تحریر کر دیئے تاکہ عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے متون اربعہ میں مختار ہے کہ اس کے مصنف نے خود ہی اس کی شرح اختیار کے نام سے لکھی۔

علامہ ملا خسرو علومِ معقول و منقول کے بحرِ زخار تھے۔ آپ کے فضل و کمال کا شہرہ جب سلطان مراد خاں عثمانی کے کانوں تک پہنچا تو آپ کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کر دیا جو ایک بہت ہی عظیم اور اعلیٰ منصب تھا۔ یہاں آپ طمانیت و سکون خاطر کے ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور مشہور زمانہ کتاب مرقاۃ، مطول اور تلویح پر افادیت کی غرض سے حواشی تحریر کیئے۔ خود علمِ فقہ میں ایک بلند پایہ کتاب غرر الاحکام تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح درر الحکام کے نام سے لکھی جو آج بھی فقہ حنفیہ میں مشہور و متداول ہے۔

آپ نے ۸۸۵ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی اور شہر بروسا میں دفن ہوئے۔ آپ قرن نہم کے مشاہیر فقہائے حنفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں حسن چلپی اور حسن بن عبد الصمد سامسونی اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہہ تھے۔

حواشی درر الحکام شرح غرر الاحکام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص٤ قولہ والساحۃ الخ - ملفوضۃ ای مائۃ ذراع وکلہ ١٢ غرر الاحکام

قولہ علی نصف القطر - بل علی ربع القطر او علی القطر ثم ضرب الحاصل من اربعۃ کما یحکم التعکیس ١٢

ص٤ قولہ ان عدم النفع شرط دلیس کذلک کما سیاتی - فی الاستیجاب بالیدین حتی لو کان نفع وجب الاستیجاب بالنفع دلیس کذلک او الحق ان الاحتیاج الی اثباتہ لتحلیل اذا لم یدخل العبارۃ بین الطائعۃ قول محمد کما من الوزکاۃ شرط استعمال حجر عن الارض فلا تحمل لہ الا الاول ای تحصیل الاستیجاب بالنفع ١٢

ص٥ قولہ وہو الحرۃ ضبط یباید خل - رد وما علیہ فی کل مسجد من ابی السعود ١٢

ص٥ قولہ اذا کان الامام المعین یصلی بالضعفۃ اولا - اقول قد یرد ہذا الاستظہار رجوعہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی اہلہ وجماعتہم حین الی المسجد وقد صلوا فیہ ولک ان تجیب بانہا واقعۃ عین فلعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اراد بعضہم انہ ان تاخر صلی بالناس فلم یکون صلاتہ صلاۃ الامام المعین لکونہ خلیفۃ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والقضاء فی ترکہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الجماعۃ بالمسجد جملۃ اخری بنیاہا علی ما مشی رد المحتار

ص٥ قولہ وتمامہ فی الفتح - قبیل باب ما یفسد الصلاۃ ١٢

ص٥ قولہ وہل تمنع ای الصغیرۃ - اضلعوا فیما علی الدراہم وہکذا نقل البحر ١٢

ص٥ قولہ فیدل کذلک واجب فلیتامل - اقول ویقدر افاد واجاد رحمہ اللہ تعالی

لكن كان الواجب الاقتصار على قوله ان القنوت واجب معلق الدعاء بل
خصوص المعروف بشكل ما آتى به يكون فرد الواجب لدبه كما لا يخفى ١٢
قوله وهذا يشير الى انه - تخصيص الكلام بصورة السلام دفى الدلالة نظر ١٢
قوله وهو الذي يتمكنه - فيه فحص ما يذكر حسك ١٢
قوله بوجوب السهو استنبط بضعف - نعم وجوب الاعادة لقوارة ضعيف
اما وجوب السهو فهو الصحيح في البدائع والنهر وهو المصرح به في الاصل فتنبه ١٢
قوله اقول الصحيح خلافه - دان كان قد استوجبه هو الفيا تجا لبرهان حلبي ١٢
قوله اوردوه ههنا لذكره في كتاب الحج - اقول بل ازالة الحج فقد حمل المحرم د
قاله تعالى اذا حللتم فاصطادوا ١٢
قوله هو الذي يتجه فلا يعدل عن هذا القول - اقول غاية ما لزم مما ذكر ان لد
ينقص المهر عن مهر المثل نحن نقول به كما في الزيلعي فما جاب ذكر المهر لما لم يثبت
لكن له ان يقول سلمنا لد ترضى الا باكثر من مهر المثل بقدر مخصوص فلا يحيط به
علم المزوج الا اذا اعلمه بها المهر في الاشياء د تسكت فيدل سكوتها على
الرضى به اذا كان قدر مهر المثل او اكثر د الا سردت لكن لك ان تقول
مهر المثل هو الاصل العدل د احتمال ان لا ترضى الا باكثر منه بعيد لا يلتفت
اليه د قد قال في الخانية الاب يعرف مراده في ذلك د هو صداق مثلها
فلا حاجة الى تسمية اه د بالجملة فالرضا به هو الغالب الظاهر د له
اعتبار بالبعيد النادر ١٢
قوله وغيره شاقشه - اخشاء فيه في فتاد ينا ١٢
قوله ان المهر حق الله د الكافر غير مخاطب به فخلاف - اجزما للبضع ولذا
يجب مع تقبيله د لو كان حقا لا ينتفي بنفيها ١٢

Marfat.com

قوله تزوجي ابتغي الازدواج) قد عده مما يصلح ردا في الخانية والبحر قول دليل وجيه ان المعنى انك انما تملكين الطلاق تزوجي غيري متزوجي ان امكنك اما انا فلست بمطلق زياده العلامة مقصورة على الشان

قوله لا سبيل لي عليك لانكاح - اقول كون لا سبيل لي عليك مما يصلح ردا يوافي ما في الخانية عن ابي يوسف عن الامام الاعظم لكن في الهداية عن ابي يوسف انه مما يصلح سببا فذلك نقل في البدائع عن مبسوط الامام شمس الائمة السرخسي وعلى اي حال القهستاني خان والنابلسي وغاية السروجي و هو الموافق للاجزم به في الخانية فعلى ذلك حيث عده مما لا يصلح نية في المذاكرة والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ملك مما هو صالح للجواب فقط - اقول صرح في الهندية عن الخانية خزانة المفتين عن النابلسي عن الامام ابي يوسف مما يصلح سببا فقد اجتمعت فيه الاقسام الثلثة على الاقوال الثلثة فليتامل ۱۲

قوله في المنح الاصح انه يصح - اقول ظاهر من قوله تبعا من الاقسام ان المنح شرعي ولو اراد منح الزوج لدل الفيا على نزوع منه اياها فيرجع الى المنح الشرعي وذلك لان الظاهر من امثال التركيب من الفقهاء الله يجازيهم كما في المجتبى وغيرها ولو كان المراد ما فهم العلامة المحشي لكانت العبارة له المنح من الاقسام ما فهم والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ربا ولا يرد على من قال بيع مثل الثمن - اقول عدم تمام الى تقرير المنصف نعم قد تمام عليه دم تصديق الناس الاول ولو صح رد بربوي بيع بجنسه كبر بر لم تجز الزيادة فلتكن ربا ودرد على من قال بمثل المثل الفيا ۱۲

قوله يعني المواتية هو بعيد على ذلك - بالاستبعاد وبالجملة ما اراد بها با

Marfat.com

الاشهاد طلب المواثبة لا الاشهاد على طلب المواثبة والاشهاد ربما
يطلق عليه وهذا متن السلامة حيث قال فيه تستقر بالاشهاد
ففسر قائم بطلب المواثبة اه

م٤ قوله وفي المغني التقرير في اجارة الشاهد - شاذ مجهول اتفاقا نسلا بجارين
يا ذكرنا اه انقروية ص٣٠٩ نقلا عن تصحيح القدوري اه

درر الحكام م٥ قوله ابدا كذا في النهاية - لعل صوابه النهاية بالعجمة - اذ لم ار هنا في النهاية الا ما
قوله لان صيغة على - اقول رحمك الله ليس على هذه الا صيغة انفاقا اي
اللام التي له على فلان يدل على القضاء لا على القضاء منه ولذا
شرط في الدر المختار لثبوت الرجوع ان يقول عني او على انه على وشغلي
النهاية وقال في الفتح ص٨٠٣ سقيه بان يستعمل كلامه على نفقته عني او
على قوله وانا ضامن ونحوه فلو صبان اضمن اللام التي تعلق على
لم يرجع عند الادا ثم ذكر وجيه ثم قال وبهذا تقول ابو حنيفة ومحمد بدليل ما في
اشارات الاسرار اه وسيأتي نقله عن الخانية عن المجرد عن الامام نهاية
ما في الباب اه ملخصا ف ما قدمه الخانية بمازيا اياه الى الاصل اه

م٩ قوله في الجامع الصغير - اي في بعض شروحه اما الجامع فلفظه في الحربي
الحربي باهلته اه اه

قوله وهو في دار الحرب - قد علمت انه ليس فيه نعم هو في السير الكبير اه

Marfat.com

بحرالرائق ومنحۃ الخالق علی البحر

بحرالرائق اور منحۃ الخالق علی البحر دو جداگانہ کتابیں ہیں. حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تغلیطِ مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تصویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

بحرالرائق:۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنز الدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحرالرائق (شرح کنز) علامہ فقیہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن نجیم مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہ، فہامۂ دوراں، عالمِ اجل اور فاضلِ اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنز الدقائق" اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور ۹۷۰ھ میں وفات پائی۔

منحۃ الخالق علی البحر:۔ منحۃ الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہ زین العابدینؒ کے فرزند امین بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنز الدقائق" معروف بہ بحرالرائق پر حواشی تحریر کیئے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحۃ الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحرالرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحرالرائق کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لیئے مفید اور قابلِ قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان، میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔

Marfat.com

حواشي البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق على البحر

بسم الله الرحمن الرحيم

ص٢ قوله دلسمائة وقال تلميذه العلامي ان وفاته - قال الحموي في كتاب الوقف في المعوذتين الخ خلون من رجب سنة تسعمائة وسبعين ١٢

قوله وعشرين دلسمائة - لعل مراده تصحيفها فان عمره رحمه الله تعالى على هذا الاقل الا ثلثماءة واربعين سنة ١٢

ص٣ قوله فرواه ابن ماجة والنسائي - اقول عندهما من زاد على هذا فقد اساء وتعدى وظلم وليس عندهما او نقص نعم هو عند الامام الطحاوي لكنه اجود من سنده هما كما ذكره علي بامش النسائي ١٢

ص٥ قوله والتمسح بخرقة - بالجر عطف على الاستنجاء ١٢

قوله موضع الاستنجاء ونزع - بالرفع عطف على الترك ١٢

ص٦ قوله ان يبدأ في غسل الوجه - اقول ليس هذه زيادات على الصحيح بل هو ذكر لما من السنن ١٢

قوله فما في المنتقى موافق لما في السراج والمراد - الذي في الشرح المنتخ ١٢ منحة الخالق

قوله صوابه لما في الخانية - اقول بل صوابه انشاء الله تعالى لما في الشرح وان به الزيلعي حيث نقل ممنه في البحر التقريح بالكراهة فقال لهذا اطلاقها للتحريم فما في المنتقى موافق لما في الشرح ١٢

ص٧ قوله لعدم الخروج - اي كائنة في الفرج الخارج ١٢ بحر الرائق

قوله داخل الخشوم - عن الفرج الداخل فانه فيه ١٢

قوله وليس ذلك الا لكونه - ومعلوم ان ما تنزل الى ما تحته يتحقق انتزاله الى قصبة الانف نقض وفي البدائع -

القصبة وان لم تصل الى مالان ١٢

قوله انه لم تصل الى مالين - يعني ان الغاية خارجة ١٢

منحة الخالق قوله من تنهما بل المراد بالتجاوز السيلان ولو بالقوة - الذي في الفوائد المحصنة نقلا عن السرخسي ١٢

قوله فبيان الماء من فروج الدم - اقول ليس كل ما من مزمار الدم ولا احتيج الى التقييد بما كان من علة - حمل على انه فرج الدم والا لا ١٢

قوله فيصير صديدا يسقط من هنا ما تيمم به المزام وبهوانه ثم ينضج فيصير ماء ١٢

قوله في فتح التقدير صرح بالوجوب - اقول هذا عجيب بل هذا انما هو كلام الفتح الذي نقله السجر من دون عزو ثم رأيت الفتح ذكره في مقام به خبر ١٢

قوله وكذا في المنحة - وقد مال اليه صاحب البحر آخرا في باب المحيض ١٢

بحر الرائق قوله وفيه نظر بل الظاهر - هذا كلام الحلبية - الى قوله ما ذكره الخير ١٢

قوله وهذا التحليل - هذا كلام الفتح ١٢

منحة الخالق ص ٤٤ قوله فلا مرد لما فلام القول - اي فلا كلام الالتفاتي ١٢

قوله في الاول دون الثاني اهر - اي انتهى كلام ابي زرعة ١٢

بحر الرائق ص ٤٤ قوله كذا في الهداية - اقول ليس في الهداية قوله فيرفع بشيء فلا يرد على ما بأتي عن الامام الزيلعي ١٢

منحة الخالق ص ٤٥ قوله زاد بعضهم او في الثلاثة - هو العلامة الحلبي شارح الدر المختار ١٢

ص ٤٦ قوله ان كان في صلب فليتيمم - الى هنا كلام الخزانة ١٢

بحر الرائق قوله فعليه الغسل - اي عنده خلافا لما يدل عليه [illegible]

قوله انه متى فيلزمه الغسل - اي ولم يتيقن بزوال حكمه ١٢

قوله هذا اذا لم يكن في فرجها منتشرا - فانه ان كان منتشرا لم يجب لمذهبه ما [illegible]

قوله وهذه تقييد لخلاف المتقدم بين ابي يوسف وصاحبيه - اقول اي
الصورة الواحدة من صورة الخلاف اي ما اذا شك في المني والمذي
اما اذا شك في المني والودي مثلا دخل فيه للانتشار قبل النوم ١٢

م ٣ قوله والبهيمة والعام تقضي اقول واني للبهيمة من ختان ١٢ منحة الخالق

م ٤ قوله صوابه ويحتاجون - اقول هو على ترك حذف كما تكون اولى ملخصا وهي
لغة غير نادرة فتصويب الخلاف خلاف الصواب ١٢

م ٥ قوله فعبارة القدوري - زاد على الزيلعي عبارات الكنز المختار والمجمع والتنوير والنخبة ١٢ بحر الرائق
قوله وهذا من حيث اللون - مثله في البدائع ١٢

م ٦ قوله فالعبرة للحبر اذا كان اما والمطلق - اما عدم جواز الوضوء بالماء المستعمل
من مسائل الكتاب وفحوه ١٢

قوله ان مقتضى ما قالوه نجاسة الخالط الجامد - اقول احتاج الى هذين التنبيهين
لتركه صدر كلام الزيلعي وذلك لانه قال اما اذا بقي على اصل خلقته ولم يزل عنه
اسم الماء جاز الوضوء به وان زال صار مقيدا لم يجز والمقيد باحد الثلاثة ١٢ ح
قوله لان غلبة المخالط الجامد - اقول رحمه السيد علم المجمع من غلبة الماء لانه منحة الخالق
غلبة المخالط فانقلب فيه ذكر ١٢

قوله والجاز الذي في النهاية - صوابه البزازية ١٢

م ٧ قوله لا على عدم الجواز كما قد يتوهم - بل هو المراد ليصح منه كلامه في الجر الباقي مزابلة ١٢
قوله لانا نقول الماء القليل - تمامه ولذا يتنجس فيه ذيك الجزء هو مقدر الكلام البدائع ١٢ بحر

م ٨ قوله ابن وبيان وقال لا تغتر - فلمنيه ابن الشحنة ١٢
قوله لحاجة صار مستعملا كله - لعل صوابه لغير حاجة ١٢ منحة الخالق

م ٩ قوله على سبيل الندب ابن يوسف - اي لو كان الماء المستعمل [illegible]

الاستعمال الى بقية ماء البيد والحوض الصغير لان الظاهر الاسبيل الطهورية
فاجاب عن محمد ان كله لصير مستعمل حكما كما بينه في النهر الفائق ١٢
قوله اوملاقيا فكذا على رواية الطهارة - اقول صرحوا ان ماء ورد على نجس نجس لعله
فيكون للمعنى ان النجاسة تحصل للماء سواء كان هو الوارد على النجاسة او بالعكس
وانى نقول بمثله هنا كلما ان الماء الوارد على نجاسة حكمية لصير مستعملا كذلك
النجاسة الحكمية - اعلى الحدث اذا ورد على الماء لصيره مستعملا قوفى الملقى لم يرد
ماء الفقيه على حدث ولا الحدث عليه بل ورد عليه ما ورد على حدث وهو
غير حدث وان تغير بالوارد على حدث ١٢

بحر الرائق قوله الاستدلال بحمل تلك الروايات على القول النجاسة ١٢
قوله ان في الوضوء يكتفي الاستعمال في الجميع - اى في الحوض لنجس الا عضو فيه ١٢
قوله وتشخص الانفصال بالجملة - فلا يعقل - اى ان المقلوب كان ممتازا منحازا
متشخصا عاين مرورة على البدن ثم انفصاله عنه بخلاف الوضوء في الحوض نجسا
فان الملاقي البدن غير مرور ولا انفصاله ولا يقدر على تعيينه ضربين جزاء
الماء اقول اولا ليس من شرط الاستعمال مذية مرورة ولا مغايرة انفصاله ولا
لصير تشخصه لعدم قدرة على تميزه وليس الاستعمال معقولا بالتشكيك فيكون المرئي
اقوى من غيره ولا للرؤية اثر في ازدياد اثر شرعا نعم لعله محلل في النجس ان
الماء الملاقي ثم انفصل وثانيا فرقه بالتشخص في الصب دون النجس مبني على ما
سبق في باله ان الملاقي بهي ولا جزاء الملاقية وليس كذلك - بل وكل كما حققنا
ولو ممتازا منحازا متشخصا معاين ورود الاعضاء عليه والانفصال منه وما
الاعتراض من بعيده لفظه الشيوع فانه اوهم

محاذرة انا، المطلق

Marfat.com

للماء المستعمل جعله مستعملا ولا شك ان بنده المجاورة داخلة في المصبوب فيما
فلذا قال الشيوخ ولا خلاف في الصور ولكن سوء ادب ليس الامر كذا فان لا
نقول بالشيوع والسريان بالجواز ولا سبب الا استعمال في الذهب الصحيح انما
سببه شئ واحد وهو ملاقاة البدن محدث او متقرب وقد وجدت في نسخ
لقل الماء ولم توجه اصلا بخبر المصبوب في صورة الصب والله تعالى اعلم ١٢

م ٧٨ قوله تدمج وصح قلت الظاهر في رسالة العلامة قال بل ينبغي ١٢

م ٧٩ قوله شرح الالفياح - الاضافة بيانية اي في شرح هو للمباح للامام رحمه الله
صنف ثنا سماه التحرير ثم كتب عليه سراجا سماه الفياح ١٢

م ٨٠ قوله اختلف المتاخرون فيه - العلامة اختلف المشائخ فيه ١٢

م ٨١ قوله وينبغي ان يكون الجواب - فقيل نجس لان الكلي كان ماء واحدا وقد تنجس
اعلاه ولا عبرة بالعمق بل هو نابع فتنجس جميعا وقيل هذا ظاهر لان حكم النجاسة
يقتصر على القليل وزال التعالي منه اما السافل يمكنه فلا تنجس لوقوع نجاسة
فيه ولا بجاورته للعالي المتنجس ١٢

قوله ووقع الماء النجس في الاسفل جملة - اقول لا عبرة في النجاسة بجملة
الاجزاء بل الوصف فما لم يتغير بالنجس لا ينجس وان كان المتنجس اكثر اجزاء

م ٨٢ قوله فان قيل العبرة لعموم اللفظ - اقول لا نسلم ان الامام في الماء لا يجتمع
للاستغراق بل العهد وهو حاصل جملة على سبيل بقية فلا عموم اصلا ولا حاجة
الى جميع ما ياتي من الابحاث والله تعالى اعلم ١٢

م ٨٣ قوله قال الرملي اقول وبالاولى - اقول له ما بيده ما ياتي شرحا آخر ص ١٢٢
عن الامام بن زياد الحسن ١٢

م ٨٤ قوله وفي حالين تحول الى للماء - اي حال اقامة القربة وحال ازالة الحدث ١٢

Marfat.com

ص٥٢ نجاسة حكمية - فاوجب تغيره اه نجاسة الحدث فى الثانى ونجاسة النا
نام فى الاول لان الحسنات يذهبن السيات ١٢

ص٥٢ قوله اذا مسح راسه ببلل اخذه من لحيته لم يجز - اقول يبنى ان وظيفة
اللحية فى الوضوء المسح ١٢

قوله وان استعمل فى المغسولات - الباقية على الحكم المحول بعد الغسل ١٢

ص٥٣ قوله ما ذكره فى فتح القدير تبعا للنووى - اقول لم يعرج عليه المحقق لضعفه وسا
رضته لفراغ جمة منصوصة من الائمة ان المحدث ان ادخل عضوا منه فى الماء
القليل ليصير كله مستعملا ١٢

ص٥٤ قوله جلده بالدباغ والرمادى - ولين بصحيح لانه نجس العين ١٢

ص٥٥ قوله وفرع عليه فروعا - اقول بل اكثر ما فى كتاب ذكر من التفريع ما سيتيه على
القول بالطهارة ثم انه رحمه الله تعالى قد افصح بان مراده بنجاسة عليه
نجسة بالنجاسات التى بادى البيا كما ببناه ذكر فى فتاويه ١٢

قوله عند محمد فيجوز ان يكون عن محمد روايتان اه - اى ويجوز ان يكون
مراده على مذهب مشيخه الامام رضى الله تعالى عنهما ١٢

ص٥٦ قوله لكن قد اجاب فى المحيط - يعنى الرضوى وتمام عبارته فى الحلية ص ١٩٨ ١٢

ص٥٧ قوله لكن المنقول فى فتاوى قاضيخان - استدراك على قوله اطلقوا
بان الاطلاق انما يوجب المروى عنه فلم يخصوه بامام دون امام
اما فى غيرذلك فاختلفوا منهم مطلق كالتمرتاشى ومنهم مقيد بالتعليم كالكفاية
وعلى كل فلا يسلم الا على القول بالطهارة كما لا يخفى ١٢

ص٥٨ قوله او حكما وان اخرج ميتا - اى وحكم وقوى كالنجاسة للولوى ١٢

قوله ولا يخفى ما فيه - اقول مبنى على فرق الملقى والملاقى فلا نظر ١٢

Marfat.com

م٤ قوله فی التاترخانیة مشعرا الی بعض المشائخ - اقول صرح بهذا المعنی الامام صاحب الهداية فی التجنيس كما فی الفتح ص٣٠ و ص٧٠

م٤ قوله انهم اصحاب بدن المتيمم - ثم الی هنا كلام صدر الشريعة والذی بعده الی آخره بمعناه فی الخلاصة ١٢

قوله لانه فاقد جنبا برواية الماء اه - افاد ان الجنب لا يجوز وضوءه فاحفظ ١٢

قوله وبه ينبغی فتح النظر فتدبر - اقول كان ينبغی لو كان العجز عن الماء لا ينبغی الا بطلان الوضوء ان توضأ ولیس كذلك بل كونه مشغولا بحاجة اهم الضائعة للعجز كالمعدم للعطش فانه لا شك ان لو توضأ جاز ومع ذلك يؤمر بالتيمم ١٢

م٤ قوله ومن كان فی محلة حاز - يعيد ها ص١٦٦ ١٢

م٤ قوله فيه نظر لانه ان استعمل بادنی الوضع - النظر ظاهر لكن الذی فی العجز عين ما فی البدائع ونقله عنها فی الحلية مقرا ١٢

م٤ قوله اصابته النجاسة فی المسجد - يعيد المسألة آخر ص٢٠٦ واول ص٢٠٧ ١٢

م٤ قوله هكذا روی عن محمد نصا كما نقله - ذكره فی البدائع عن ابن سماعة عن محمد ١٢

قوله ان ما فی القنية من قوله - بل مثله فی الكافی ١٢

م٤ قوله والاقتصار باق علی اطلاقهما ثم سألها فان اعطاه استأنف وان الی تمت وكذا اذا ابی ثم اعطی وان غلب علی ظنه عدم الاعطاء او شك لا يقطع صلاته فان قطع وسأل فان اعطاه توضأ والاقتصار باق وان اتم ثم سأل - اقول ظن القدرة وظهر العجز صحح تيممه بخلاف ما كان فی موضع نظن به فيه الماء قريبا ظنا قويا فكان يجب الطلب فلم يطلب وتيمم وصلی ثم ظهر ان الماء هناك فانه يعيد كما ياتی عن السراج الوهاج ص١٦٩ وكذا فرق بين

حكم الاعادة وحكم بقاء التيمم فليتأمل ١٢

قوله فان اعطاه بطلت وان ابى نمت وان كان خارج الصلاة فان لم يسأل وتيمم وصلى جازت الصلاة على ما فى الهداية ولا تجوز ما فى المبسوط فان مسائل محمد ها فان اعطاه اعاد والا فلا سواء طمع الاعطاء او للمنع او ان ظن العجز وظهرت القدرة لم يصلح تيممه بخلاف ما اذا نسى فى رحله او لم يعلم بماء قريب ثم ظهر بعد الصلاة ١٢ وبالجملة لم يتحرر انى بذه المسائل ظنيه بل لما لم يظهر بعد من تجزه وقدرته واعتبره فيما اذا كان قرب الماء فلم يطلب وصلى وفيما اذا نسى او لم يعلم وصلى ظنيه لا ما لم يظهر بعد فتأمل ١٢ وتعلم الفرق والله تعالى اعلم ان الماء ههنا معلوم الوجود فالعبرة لما يظهر لا لظنه لانه على ما ظن حيث يستطيع تحصيل العلم بان يسأله فيعطى او يأبى بخلاف تلك الفروع فليس الماء معلوم الوجود فيها فبنى الامر على ظنه ١٢

ص ١٧٦ قوله ان التيمم ينتقض - انتقاض التيمم عند رؤية الماء بالحدث السابق وان كان حدث الماء ١٢

ص ١٧٧ قوله توقف بعض الفضلاء فى صورة ذلك ويمكن تصويره وهو الفاضل صاحب الدر ١٢

قوله وكذا التيمم فى كله - مرت ص ١٢٥ ١٢

ص ١٧٨ قوله امر بالاعادة - اقول هذه رواية عن ابى يوسف قال لانه فى بعده والعلة مستردى عنه ابى يوسف ١٢

ص ١٧٩ قوله فلم يجده وجبت عليه الاعادة عندهما - بذا فى الصلاة وهل البعيد التيمم ظاهرة عن المستصفى فى هذا السطر اعادته لان الطلب كان شرطه فلم يتحقق وظاهر ما مر ص ١٦٢ عن الزيادات غيره كما انه لا بعيد لانه ان كان عند غيره ما يظن الاعطاء فلم يسأل وتيمم وصلى ثم سأل فابى فتيممه باق بل ولا بعيد الصلاة فلله بد عن فرق ١٢

Marfat.com

قولہ فی تلک المسئلہ - بناء علی اشتراط - ای مسالۃ نسیان الماء فی الرحل بناء علی اشتراط الطلب فی الرحل عند ابی یوسف لان الرحل منظنۃ الماء کالعمران العدم عندہما لانہ لیس منظنۃ ماء الوضوء بل الشرب کما تقدم عن الفتح ۱۲

قولہ قبل الفراغ مسالہ - ای تیمم ورای ماء مسالہ محمد حسن فقال الفقیہ - ولو سالت لا عطیت فصلی بذلک التیمم لعید الاصح ۱۲

قولہ وان کانت العدۃ قبل الشروع قبلہ اھ - ای ظنا انہ تقارنہ عندہ فقال قد کان عندی لکن الفقیہ ولو سالتی ولو سالتی قبل ذلک لاعطیتک ۱۲

قولہ فی صحۃ الشروع فراغ بذا عن صلاتہ ۱۲

قولہ علی حنفیہ وفاقدا الطہورین فی المصر - الی ہنا کلہ کلام الخلاصۃ صخر یا للہ صل ۱۲

قولہ ولو بتوضا - لعدم حدث آخر ۱۲

قولہ وینزع الخفیہ - یعود الجنابۃ لوجدان الماء ۱۲

قولہ فی الجنابۃ ینیم والمرآۃ لو حرۃ - فص المرآۃ بالذکر لیعلم حکم الرجل بالاولی ای الراس فانہ اذا انتقر بمسح الشعر النازل الذی لا یصل انزغسلہ کغسل نفس الراس فالمرء بمسح نفسہ احری ۱۲

قولہ قال فی الغنیۃ وہو عجیب - اتفح لی بحمد اللہ من سعادۃ ما نجیبہ وینید فتح العجب فراجع ما لقتہ علیہا من رد المحتار ص ۲۶۸ ۱۲

قولہ ومسح لان ہذا الحدث - لان اعضاء الوضوء مغسولۃ وان کان ینیمما عن الجنابۃ یعید ۱۲

قولہ لجواز المسح - الی ہنا فی الصغیر ۱۲

قولہ عن الرجلین فہو ممنوع - واعضاء الوضوء ولو مسح جبان التیمم لسائر البدن یصلی بالمستفید فتامل ۱۲

قولہ ما ذکرہ لیس بسدید - اقول کیف ہذا وہو نص محمد فی الاصل کما فی الخلاصۃ فلیتامل ۱۲

ص ٧ قوله قد يقال معنى قوله لان الجنابة - اقول بهذا الكلام مع صحته في نفسه لا يمس المقصود ليتنبه بل الصواب بحر البحر انظر ما كتبنا على متن الغنية ص ١٠٩ ١٢

ص ٨ قوله اي قالها قياسا على اباحة الدخول لغير الصلاة - الظاهر ان لفظة كما وقعت زائدة من قلم الناسخ ثم راجعت نسختي البحر المكتوبة فوجدتها خالية من لفظة كما كما ظننت ولله الحمد ١٢

ص ٩ قوله مالم يصرح بخلافه - اقول التصريح بخلافه يجري منكم فيما تي بعد اسطر عن الخلاصة جواز ثم نظر ولم يولد للحائض اذا لم تر به القراءة وبهما لا يحملان دعاء للانثاء اذا اعادت الضمير الى زيد مثلا ١٢

ص ١٠ قوله بدون خروج الوقت مطلق وليس كذلك - اقول نعم لان وضوءه اذا كان يملي الانقطاع عذره كان كوضوء الاصحاء فينقضه السيلان من دون خروج الوقت وكلام الجامع الكبير في وضوء المعذور وهو ينقضه العذر بل خروج الوقت وقد قال العلامة المحشي نفسه في رد المحتار ص ٣١٥ اذا توضأ على الانقطاع ودوام الى الخروج فلا حدث بل هو طهارة كاملة - ولا يبطل بالخروج اه فكما لا يبطل بالخروج وجب ان يبطلوا السيلان لان هذا هو حكم الطهارة الكاملة ١٢

قوله يوجب الزوال - اي زوال العذر ١٢

قوله الدم الثاني - الحادث بعد هذا الوقت الكامل في الوقت الثالث ١٢

قوله الثاني بالاول - الحادث بعد هذا الوقت الثاني عن الوقت الاول قبله هذا الكامل ١٢

ص ١١ قوله على الصحيح ويحنث على البيع - اقول بل لا يحنث اصلا لانه صادق في انه لا دم فيه وان كانت نجاسة الطهارة الى البيول بافية الا ترى الى قول الفتح وان لم يبق عين ولا دم نعم تبادر في الحلف اذا حلف

Marfat.com

ان لیس فیہ نجاسۃ دم ہو ۱۲

ص۴ قولہ وسیتی ترجیح التغلیظ - اقول بل نص فی الہندیۃ عن الکبیریۃ ان الفتوی علی التغلیظ کما نقلنا نصہ علی ہامش ردالمحتار ص۲۱۹ فسلم ان بحث البحر وافق فتوی ائمۃ الفتیا ۱۲

ص۴ قولہ زوالہا بمرۃ - بظاہرہ عذرہ زاد الفقیر للامام ابن الہمام ۱۲

قولہ واعلم ان النبی ستۃ - من ہنا عبارۃ شرح العلامۃ الغزی ۱۲

قولہ علی قسمین مرئیۃ - الظاہر ان ہذا اللفظ وقع زائدا من قلم الناسخ ۱۲

قولہ المعتمد المصنف - ای الامام ابن الہمام ۱۲

قولہ ان یعود الی المنجس المفہوم - ای الامام ابن الہمام ۱۲

ص۵ قولہ دلالتہ عندنا نیابذہ - اقول الذی فی حفظی عن کتبنا انہ اذا دخل من المسجد الصیفی فی الشتوی او بالعکس یقدم الیمنی ووجہہ ظاہر واللہ تعالی اعلم علی قیاس یقال لقدیم لسیری فی مجلس قضاء الحاجۃ ایضا ۱۲

ص۵ قولہ والدنیۃ فی اطول ایام السنۃ - ہذا سہو فی کلتا البلدتین الکریمتین اما المدینۃ الطیبۃ فبلان الفیء لا ینتفی فیہا قط بل یکون فی اطول ایام السنۃ قدر سدس القدم الا شیئا خفیفا جدا واما بمکۃ المکرمۃ فلان انتفاء الفیء فیہا لیس فی اطول ایام السنۃ بل فی السنۃ مرتین الاولی اذا بلغت الشمس الدرجۃ السادسۃ من الجوزاء ۲۸ مئی بل من ۲۷ مئی الی ۳۰ مئی ثم یبدی حسلہ یبادلہ یزال یزداد الی دخلہ سنبلی فی اطول الایام قدر ربع قدم ای ظل قامۃ الانسان المعتدلۃ قدر ثلث اصل لو ثم ینقص الی ان ینتفی عنہ بلوغہا الدرجۃ الثالثۃ والعشرین من سرطان ۱۶ جولائی بل مرہ اجولائی الی ۱۸ جولائی فالانتفاء فی السنۃ ثمانیۃ ایام ثم فیظہر شمالیا ۱۲

قوله البرد على الدوام والصيف - احتراض منه شدة برد لمعارض كنزول
برد المعنى يكون فيه البرد شديدا عادة في جميع الادمات ولا يريد ان
لا يزال شدة البرد ويزداد دائما حتى لا يصدق الا من اول الشتاء الى
اوسطه الذي ينتهي عنده الاشتداد ويبتدي بعده الانحطاط وبثله يقال
في الصيف ولا شك ان في بلادنا شتية اخر من نصف الحمل فان نزلت
امطار فلا يتاخر انشتاده عن زمان الثور ثم لا يزال شتية الى آخر الاسد ثم
يكون شديدا دائما الى آخر السنبلة بل ايام في الميزان فالصيف عندنا
ستة اشهر تقريبا ١٢

قوله ثم قال الجلسة تحقق الفصل - لعل صوابه فالا اي الصاحبان ١٢
قوله ان يكون الاذان في المنارة - اي اذن في فناء المسجد كما في الصحيح ونحوه
وهو المتعين في اذان الخطبة - اذا كان على المنارة لم يكن بين يدي
الخطيب لكن لم يتسع الشيخ الى مخاطبة بنا لان الكلام في المغرب ١٢
قوله انه يستحب التحول للاقامة الى غير ذلك - اقول بل هو السنة وقد تقدم
له آنفا ان السنة ان يكون الاذان في المنارة والاقامة في المسجد وبثله
في المتبين وغيره وقد قال في الفتح ان الاقامة في المسجد لان اعلام
قوله اي لغير الملي فرحمه اصابه - من بنا اي قواه في وقته المعتاد
كلام الحلبية والشارة رحمه الله تعالى وبقي بقي الكلام من وجه
قوله اي ينبغي ان لصلي وجوبا اي ان ينبغي للوجوب اما التاويل الآخر فيحمله
بحتاد هو منظور اليه ١٢
قوله لم تفت صلاته اقول بنا فيه ما قدمنا آنفا في تقرير قول الرحماني ١٢
قوله لكن فيه فعل عمر - فلعله ولعل امير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه قيل له

Marfat.com

التقا الرجلان الصق خده بالارض كما فى المدارك تحت قوله تعالى واذا قيل له اتق الله اخذته العزة بالاثم الآية ١٢

ص ٤ قوله وهو دليل تواتر كونها قرآنا - الصحيح حذف لفظ تواتر من هنا كما يدل عليه ما قبله كما قرره المحشى ١٢

قوله وتواتر كونها قرآنا - الصواب وبعدم تواترها الخ ١٢

ص ٥ قوله واقول لم لا يجوز ان يكون المراد الاستحباب - هو ايضا الى آخره من كلام المحواشى يدل عليه ما فى رد المحتار من قوله بعد تمام العبارة ١٢

ص ٦ قوله لا محل لعده الجملة - اقول بل هى فى محلها وبهذا ابى عن التشبيد فى مسئلة الفواصل فى الهندية عن الخلاصة فى اول فصول باب الامامة ١٢

ص ٧ قوله من عدم التكفير بالذنب الذى هو مذهب اهل السنة والجماعة تامل - لا عدم التكفير بالمكفرات كيف وقد صح عن ابى يوسف انه قال اجتمع رآى ورأى ابى حنيفة فوجدنا ما نظن فى القائل بخلوة القرآن شتة انه كافر ١٢

ص ٨ قوله ان استوى الجانبان قام عن اليمين وان ترجح اليمين قام عن اليسار ١٢

ص ٩ قوله او قاعدا خلف ما اذا كان الامام - اطلقه فشمل ما اذا كان الامام يومى قاعدا والمقتدى قائما لانهما سيان فى الايماء والاختلاف بالقيام والقعود لا يضر كما فى غير موضعين بل ادلى لان المومى لا يجب عليه القيام وان قدر ١٢

ص ١٠ قوله كذا فى البزازية - اى هنا عبارة البزازية ١٢

ص ١١ قوله مانعيها وقد منا ان المحدث مانعة شرعية - اول باب شروط الصلاة ١٢ قوله

قوله — عوذ نفسه بالقرآن للحمى ونحوها تفسد ١٢

قوله ولو لبى الحاج تفسد صلاته - اقول لها قائله فانه ذكر ردعاء ولبس فى شئ خطاب من الناس وجوابهم ولا شبهة كلامهم لانه ماثور فكيف يفسد وقد تقدم ص٦ عن المحيط ان لو قرأ وما يهما الذين اضوا فقال لبيك يا سيدى الحسن ان لا يفعل فقد افاد عدم الفساد وتقدم بالماثور آخر ص٣٠ شرحا فان لم تكن كلمة لا ساقطة فاخاف ان يكون من صحاف الزاهدى فليحرر والله تعالى اعلم ١٢

قوله والنظر ما معناه - لعل معناه والله تعالى اعلم ان محتاجا طلب قراءة الفاتحة لقضاء حاجة فقراءة الامام فتبع المسبوق ١٢

قوله وتعقبه العلامة الحلبى - النظر ما كتباه على بش ١٢

قوله كما سيأتى فيحمل الكراهة - بعد اسطر وفى اول ص٢١ ١٢

قوله على ما اذا لم تدع اليه حاجة فليتامل - والمراد بالكراهة تحريمية ١٢

قوله وصححه فى المحيط - اقول ان المراد المحيط البرهانى والا ففى المحيط الرضوى انما صحح ما صححه الامام شمس الائمة الحلوانى ما نصه على انه ظاهر الرواية انه يكره فى اوساط الصلاة ولا باس به اذا فقد قدر التشبه كما فى الحلية ص٣٦٦ وبهذا وفق الله تعالى بقواعد المذهب فعليه فليكن التعويل ١٢

قوله مسح التراب عن الجبهة بعد الصلاة سنة ١٢

قوله اسلفناه قريبا والحق - فى صدر البحث ان الدليل ان لم يكن نهيا كانت الكراهة تنزيهية ١٢

قوله كذا فى السراج البلقينية تامل - وجهه ظاهر فان من كشف اكثر الساعد فقد صدق عليه تشمير وكلم من الساعد وبعد اواضح جدا ١٢

قوله ليس بمانع من دخول - من نهى اى قوله لا يكره اتفاق كله ماخوذ من الحلية ١٢

Marfat.com

قوله كذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذه من الحلبية - ولم يتقدم ما قدم ليتفق
كون التشبيه بالحلة - وهو انه يلزم حرام ولا يكره امرا لم نكن امامه وللافوق راسه
لان التشبيه يعاد شبها للنظير الا اذا كان على احد الوجه اهـ فلم يستقم
له قوله وقد عرفت ما فيه ١٢

قوله ما فيه والمراد - ما حذف من الحلبية ١٢

قوله لا تشد للناظر - كذا في الفتح ١٢

قوله فان الله احق من ان يتزين له - صوابه اسقاط من او اسقاط ان وفتح
ميم من ١٢ ثم رائت في الحلبية احق من يتزين له وهو الصحيح ١٢

قوله ما بنى الا لما من صلاة واعتكاف وذكر شرعي - اقول بريد ان كل احد
مجاز له ما ذون من جهة الشرع في اتيان تلك العبادات في المساجد من
دون منع ولا حجر ولا يخلو شئ منها عن نوع لحظ عليه اليه في الخرص المقص
الا صلى هو الصلاة حتى جاز للمصلي ازعاج القاعد من مرضه للصلاة عند
ضيق المسجد وان كان مشتغلا بذكر او درس للعلامة او اعتكاف كما سياتي
له قدس سره آخر الوقف ص٢٧٥ فلا منافاة بين ما ههنا وما ياتي ثمه بل ههنا اهـ ص٣٨
من ان المسجد لم يبن للذكر والذكر وان جاز افيه فافهم ١٢

قوله او فوقه في ذلك البيت مسجد - اي اولا يكره ما ذكر فوق بيت في ذلك البيت مسجد ١٢

قوله وهو مذهب ضعيف على المشهور - هذا من كلام الحلبي ودون الفتح ١٢

قوله خمسة اشياء الاول - اقول بل ستة وقد ظهرت لي تحمد الله اول ما نظرت
الكلام المذكور خمسة هذه والسادس ان لا يوتر اصلا فانه يترك الوتر لا
يكون ناسقا الفيا فضلا عما يوجب عدم صحة الاقتداء به فان الوتر و
الكفان واجبا عندنا لكنه مجتهد فيه ولا تفسيق بالاجتهاديات وهذا ظاهر ١٢ ثم ظهر لي

اثنان ه آخران وهما صلاته الوتر بتسليمتين واقتصاره على ركعة كما ذكرت في الصغرى - الماضية فخرجت ثمانية وبقيت ستة لكن يزاد الوضوء من القلتين لشيرلة والانحراف المفسد بالتحري مع وجود المحراب القديم فترجع ثمانية وتخرج ستة وهناك زيادات آخر ١٢ اى انحرافا جاوز المشارق الى المغارب ١٢

قوله في البزازية تنزيلا لهم منزلة اهل الكتاب اه - ليس هذا في نسختنا البزازية انما نصها المناكحة بين اهل السنة والاعتزال لا تصح وقال الامام الفضل رحمه الله وكذلك في قال ان من انكر الرؤية الخ وقال الامام السفكردري لا ينبغي للحنفي ان يزوج بنته من شافعي المذهب لكن يتزوج منهم وسمعت عن بعض ائمة خوارزم انه يتزوج من المعتزلي ولا يزوج منهم كما يتزوج من الكتابي ولا يزوج منهم ولعله اخذ به التفصيل عن كلام ابي حفص السفكردري اه ١٢

~~قوله لا تصح للاقتداء به اى انحرافا جاوز المشارق الى المغارب واخذ هذا التفصيل عن كلام ابي حفص السفكردري اه ١٢~~

قوله وان الاحوط احتياط في المبطل فاذا فعل فهو جائز - اى الاحتياط المطلوب من الشافعي لجواز الصلاة خلفه انما هو في المبطل خاصة بان لا يأتي ما هو مبطل عندنا ١٢

قوله كما فهمه بعض الناس - هو العلامة صاحب النهر حيث قال بعد ذكر قول الهندواني وعلى هذا فيصح وان لم يحيط اه واغتر به العلامة المحشي في رد المحتار حيث جعل قول الرازي مبنيا على قول الفقيه وليس كذلك بل هو قول تفرد به الامام الرازي ولذا لم ينسبوه قط الا اليه ولم يصححه احد بل صرح في شرح الوهبانية انه غير صحيح وفي ط انه ضعيف بخلاف قول الفقيه فنسبوه له وجماعة درجة في النهاية وتبعه ابن ملك في شرح المجمع وقال في الكفاية انه ولا صح وكذلك

اختاره بحر العلوم فی الارکان ثم ہؤلاء الاربعۃ کلہم نصوا باعتبار رای الماموم
فلو کان معنی قول الفقیہ ان العبرۃ برأی الامام فقط لکنا قضوا النفس وقد صرح ا
لسندی ثم الحلبی ثم الطحطاوی بما نصہ اعلم ان بعضہم فہم من عبارۃ الدرد انی ان
مذہبہ اعتبار رای الامام فقط والصحیح ان مذہبہ اعتبار رایہما معا اھ فتنبہ ۱۲
قولہ لایجوز) اقول المحنی فی الکنایۃ فی قولہ ونہایۃ سنۃ الفجر وانما المؤکدۃ
للسنۃ

قولہ قدر عدم جواز - المقصود بہ الاعتراض علی البحر بان المسألۃ - لاتدل علی
الوجوب قلت نعم لابد من الدلالۃ علی ان فی المذہب قولا بالوجوب فان
الفیاحیین لم یقولا بندبکہ فی الوتر الا مراعاۃ لقول الوجوب فافہم ۱۲
م ۲ قولہ قال الحارثی فی شرحہ علی ہدیۃ ابن العماد - النابلسی قدس سرہ القدسی ۱۲
قولہ والدی رحمہ اللہ تعالی - سیدی اسمٰعیل بن عبد الغنی محشی الدرر ۱۲
م ۳ قولہ لان یتیمم لاتصح - بالاضافۃ للفاعل ۱۲
قولہ فیہ تعمل فی المعطی ویسلم الیہ - لعل صوابہ للمعطی ۱۲
م ۴ قولہ ولاسجود علیہ - لامعطوفۃ علی لا ای وان لم یکن عامدا فلا تفسد مطلقا
ولاسجود علیہ الفیا کسہو ہذا ان وقع سلامہ قبل امامہ او معہ صحت حقیقۃ ۱۲
م ۱۱ قولہ فانہ بعید احتیاطا - اقول اطلق فشمل ما اذا لم یتکلم فیہ ولا یقال یبنی
لوجود التعلیم من خارج فافہم وحرر واللہ تعالی اعلم ۱۲
م ۱۵ قولہ وہو فی القری لیس لہ ان یجمع بالناس - اقول ماذا یفعل المسئلۃ تمصر منی
فی الموسم ۱۲ اللہم الا یملی حبل منی من فناء مکۃ المکرمۃ وسنحققہ ۱۲
م ۱۵ قولہ وہذا غیر سدید -

Marfat.com

اعد لمصالح المصر لاشك ان منى معدة للقرابين وهو من مصالح مكة فتلخا
قال تعالى ثم محلها الى البيت العتيق وعلى هذا الاضياج الى حضور
الامة الرحبل اقامة الجمعة - لاينصرفها ١٢

قوله بينهما اربع فراسخ - لعله رحمه الله تعالى قال قبل حجه فليس بينهما الا فرسخ ١٢

ص ١٢٤ قوله وهو خلاف المنصوص عليه - اقول عللله فى الهداية بتعليلين الاول ماذكر
والثانى ماعوم عليه حيث قال لعجزه والعذر قد يقتدى به غيره اهـ ولا
غرو فى تعليل المسالة على كل من القولين على ان قول التوحيد الفيا قول
قوى فى المذهب كما لايخفى مما علقت على رد المحتار فالاعتراض بمثل هذا على مثل
هذا الامام من مثل هذا الفاضل العلام مما يفضى الى العجب وقد تبع فيه الفتح و
لكن الفتح انما اقتصر على بحران هذا الوجه مبنى على قول التوحيد قال وعلى الرواية
المختارة عند السرخسى وغيره من جواز تعدده فوجه انما ربما تيلرق
ولم يتذكر ماذكر هذا البحر فتامل

ص ١٢٦ قوله كذا فى السراج الوهاج - وكذا نقله فى الرحمانية عن المصنف عن العيون ١٢

قوله اعلى جرالان - اقول هذا عجيب فيكون المنع ان النهى عن الامر بالمعروف
من اتيان السنة بل جزان محذوف فلم يقابه من الامراى ان هذا المنع كائن
من الامر بمعروف فكيف بما وانه ١٢

ص ١٢٧ قوله فى الخلاصة وانما عبارة مايحرم فى الصلاة - اقول عن الخلاصة وغيرها فلا
مضايقة فى كون بعض المعزو فيها ليجفه فى غيرها علاان قول الخلاصة اوكلاما
آخر ليشمل التسبيح ١٢

قوله واذا انتزل قبل ان يكبر واذا جلس عند الثانى - الى ابن ثم مافى البدائع
ملتقطا بالمعنى ومالجده ليس فيها ١٢

Marfat.com

قوله وذكر الشارح ان الاحوط الاتمام اهـ - اقول رحمك الله انما قال هذا
فی مسالة اتمام من الخطيب حال الخطبة ۱۲

قوله كما صرح به فی الحلاصة وغيرها - ولو شمل حال الخطبة فكرابة الكلام عندها
لا يختص بقول الامام ۱۲

قوله والنظر فی كتب الفقه - آخر فصل القرءی ص ۳۱۳ ۱۲

قوله وعن ابی يوسف - هذا ما قال الزيلعی ۱۲

قوله بمقتضى الحديث - بحمل الله بل على قول الكل كما قال آنفا عليهم اى قراءة
الحديث فانها قبل الخطبة ۱۲

ص ۱۷۶ قوله ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به - اقول هذا الذى ذكر الامام ابن الهمام
عن قوله اذ لا يمنع اهـ لم ينقله من قبل نفسه بل هو نص امام المذهب رضى الله
تعالى عنه كما فی البدائع وغيرها كما فی رد المحتار ولو استحضر العلامة صاحب
البحر هذا لم تقدم على ما اقدم ۱۲

ص ۱۷۶ قوله ان ياكل - لعل صوابه لا ياكل ۱۲

قوله وهو يعطى نفی الندبية - ای استحباب الترك ۱۲

ص ۱۷۶ قوله وهو يقتضى ترجيح قولهما - اقول التردد بامتعارض والتكافؤ لا بمجرد وجود دليلين
وقولين كما حققه المحقق نقلا عن شيخ الاسلام فی مسالة سور الحمار وفی
مسالة قسمة الغنائم قبل الاحراز فلا مساس لهذا بما نحن ۱۲

قوله ان العبرة لقوة الدليل - اقول هذا الذى يدعى المحقق ان الاقوى من
حيث الدليل قوله لا قولهما ۱۲

قوله وبه اندفع ما ذكره فی فتح القدير - قد علمت ان لا اندفاع ۱۲

قوله الا ان يريد بالواجب المذكور - استثنا من قوله وهو يقتضى ترجيح قولهما ۱۲

Marfat.com

قوله الفرض ويلتزم - اقول هذا خلاف قضية كلامهم وراجع الفواتح المحمدية من بحث البدعة فان له هناك كلاما فهما ١٢

ص ٢٠ قوله او زوجته او امته لغير توب - اقول اى ان لم تجد ماء والا فالزوجة تغسله اذا كانت فى عدته من رجعى على تفاصيل فى الخانية وسيذكره بعد سطرين ١٢

ص ٢٠ قوله ان معناه والله اعلم انه دعا لهم - ذكر الامام النووى الاجماع عليه فى شرح المهذب نقله فى مرقاة الصعود ١٢

قوله يتوقف على اثبات ذلك - اقول هو ظاهر ممنى عن الاثبات فان الولى الاحق هو النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مطلقا فلم يكن لاحد ولاية الصلاة الا باذنه وقد حققناه فى فتاوانا والولاية بالقرابة انما هو بالارث ولا يرث النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فلا ولاية الا لابى بكر رضى الله تعالى عنه فافهم ١٢ شبلى

ص ٢٠ قوله فيه نظر لجواز كونه - اقول فيه نظر فان التحقيق ان حضور المسجد واجب وتركه من دون عذر مكروه كراهة تحريم فمعنى لا صلاة لجار المسجد نفى الكمال لوجود النقص والخلل وذلك بكراهة التحريم وهو المراد ههنا ولم يعهد من الشرع نفى اصل الفعل لمجرد ترك اولى فهذا الذى ابداه جوازا هو المراد جزما وبه يتم ترجيح كراهة التحريم ١٢ شبلى

ص ٢٠ قوله لحضور الجماعة فى المساجد - اقول المفتى على كراهة مطلقا ولو يجوز اولو يعيد فكذا زيادة القبور بل اولى ١٢

ص ٢٠ قوله فافطر فانها تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر فسافر فانها لا تسقط ولو سافر بالاكراه ١٢

ص ٢٠ قوله فى الاستثناف فانه اذا فسد مع عدم القصد - اقول قدم الشارح العلامة فى صدر بند ٥ الصفحة - عن الامام الصدر الشهيد عدم الفطر به وهو الموافق لما اختار الولواجى فى الدفن فافهم لا ورود عليه ١٢

ص٤ قوله وكل من شئ يكره في الصلاة المكتوبة ودن
انما فلة يسعة الدم في النوافل ١٢

ص٤ قوله قلت ويمكن حمل ما مر عن جامع الفتاوى - اقول بل هو المراد المتعين والدليل
عليه قول السراجية رجل قال الله علي ان اصوم ابدا نضعف عن صومه لاشتغاله
بالمعيشة - كان ان يفطر فيطعم لكل يوم نصف صاع من الحنطة اهـ من باب ما
يكون عذرا في الافطار ١٢

ص٥ قوله وان كان المخبر واحدا عليه الكفارة - اقول فكذا بالاولى اذا اخبره واحد با
الغروب فافطر بناء على اخباره من دون التحري ١٢

ص٧ قوله نقلا عن قاضيخان ان الوضوئية - وقدم الرملي ثمة ان الظاهر ترجيح ما في الخانية ١٢

ص٣ قوله من جانب الغربي بينه - صوابه الشمالي ١٢

ص٥ قوله من الائمة المجتهدين اهـ - اقول هذا ظاهر مستعين ولن يجمع الله هذه الامة
على ضلالة ابدا ولله الحمد ١٢

ص٦ قوله ولو بعث القارن بثمن بدنين - اي عن ربه عز وجل وهذا كما تقول قال الله
تعالى واجعلني على خزائن الارض اني حفيظ عليم اي قال تعالى حاكيا
عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

ص٧ قوله الاشتمال وكذا لو ادخل منكبيه - اقول لعل صوابه في المواضع الثلثة - الاستمساك
فان الاشتمال حاصل فيها وبه يندفع عليه كلام الفتح المأخوذ منه ما هنا حيث علل
بعدم الاستمساك بنفسه راجعه ص٢٢٩ ج٢ ١٢ ثم الله تعالى الهم جواب عنه ذكرته
على هامش نسخ ص٢٢٧ ج٢ ١٢

ص٩ قوله ثم قال شمس الائمة رحمه الله - لا بد من قال آخر اي قال قاضي خان قال شمس الائمة
اي السرخسي كما في الخانية ولا بد من ذكره لذكر الحلواني ايضا ١٢

ص٦٦ قوله في نسخة الخانية كما ذكره المؤلف - اقول الذي في نسخ الخانية الثلث التي عندي على الصواب ولفظها عمة الحمة لاب وام اولاب كذلك دام عمة الحمة لام لاتحرم اهـ ١٢

ص٦٧ قوله فقال لايكون رضا - لفظ الخانية قال بعضهم سكوتها لايكون رضا وقال بعضهم في قول الحنيفة - يكون رضا الخ ثم ذكر التعليل على قوله والفرق بين الاب والجد وغيرهما والتعليل دليل الترجيح وغيرانه قدم الاول وتقديمه دليل التقديم وبقية الكلام في فتاوينا ١٢ اقول الجواب بحسب السؤال فانكم اذا شرحتم لفحة الاستذان انه ذكر المهر ولم يذكر لم يصح الاستذان فلم يكن السكوت اذنا فاين الرضا واين ما رضيت به واذا جعلتموه رضا بالنكاح بلا تسمية نقد صححتم - الاستذان بلا ذكر مهر فهو رجوع عن القول لاتوجيه له وبالله التوفيق ١٢

ص٦٨ قوله بعضهم بانه غير وارد - هو العلامة ط في حواشي الدر ١٢

ص٦٩ قوله اي التي ذكرها اصحاب الفتاوى - فحصيلة نقل الخزينة ان الاشارة الى هذه واحدة مسألة تزويج المعروف لسوء الاختيار من غير كفوء او بغبن فاحش جميعا فانه نقل عبارة البحر هذه ثم قال وفيه نقل قوله وقد وقع في الكثير الفتاوى في هذه المسألة ان النكاح باطل اهـ فليحرر ١٢ ومن تامل سياق كلام البحر وسياقه القدح في ذلك ان الوجه الحسن وان الاشارة ليست الا الى القرينة فافهم ١٢

ص٧٠ قوله ان الشرط الاول عنده - يفيد ان المراد الاول بالتقدم ذكره عند الاشتراط كما افاده بقوله وكذا ان قدم شرط الاثنين قد مما يؤيده ما نقله العلامة الشبلي في حاشيته التبيين عن العلامة الاتقاني مانصه ولابي حنيفة ان الشرط الاول قد صح لعدم الجهالة فيه فتعلق العقد به ثم لم يصح الشرط الثاني لان الجهالة تنشأ

منه ولم يفسد النكاح لان الشرط الفاسد لا يؤثر في النكاح فلا يخالف الشرط الاول
وجب لها مهر المثل لان في الملك الشرط نفعا ما ط وحط كلام العلامة الشامي ان
المعتبر شرط الاقل فان وجد لزم الاقل والا فمهر المثل فليتأمل ١٢

قوله في بعض النسخ - يؤيد فلوا اثر النسخ عليه ما ياتي في الكتاب اشارة الى
بعض ما ينافي الصحيح - الآتية ١٢

ص ١٢ قوله وفيه سامحة لفساد الخلوة - اقول بل للصحيح على الاستحسان فان الخلوة
الفاسدة الرضيا توجب العدة في النكاح الصحيح على ما هو الاستحسان بخلاف النكاح
الفاسد فلا عدة فيه الا بعد الوطء ١٢

قوله فظاهره انهما لا يجدان وان النسب - اقول استظهار على خلاف المنقول
ومنشاه ان الفاسد في كلام المحيط مقابل الباطل ولا دليل عليه بل العامة
على انه لا فرق بينهما في النكاح وقال في الدر في مجمع الفتاوى نكح كافر سلمة فولدت منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل اهـ فهذا ابو الحق ١٢

منحة الخالق ص ٢ قوله ان ضربتك فانت طالق - لفظه اگر ترا بزنم پس تو خود كشاده كن ١٢

قوله وهو الملك ومهر مثلها - بناء على ان النكاح الفاسد لا ملك فيه ١٢

قوله وزاد على ما هنا ونصه حصل امر كما - اقول كل ما ذكرنا من البزازية مذكور نحوه
نعم في جامع الفصولين ص ٢٥ ١٢

ص ٣ قوله قال الرملي الذي يظهر بادي الرائي - بنيا في منا وشانا ان الوجه مع البحر وان
لا حاسس بالمقام لما ذكر الرملي ولا الشامي فراجعه فانه يحمد اليه نفيس ١٢
ولكن الحاق الولي بحث من ابن وهبان وقد نظر فيه ابن الشحنة وافره الشرنبلالي في شرحها ١٢

قوله والا كان يرد عليه ايضا - اين الورود بعد حصل ما ياتي من قوله ولو

اسلم زوج الكتابية الخ استثناء من بداء ١٢

قوله ولطرفيه بحض الفضلاء التصريح - هو ابو السيد ابي السعود محشي الكنز سيدي علي ١٢

بحر الرائق

قوله لما علمت من ضياع القيدين حينئذ - اقول وهول من قدم نبا في الاصول ان للحجة في المفهوم وماذا تقولون في قوله تعالى وربائبكم اللاتي في حجوركم وقوله تعالى فكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا الى غير ذلك ١٢

فتحة الخالق

قوله فالتردد غير ظاهر - اقول للعم الرضاعي ثلث صور الاخ الرضاعي للاب النسبي وهذا ما فهمتم والاخ النسبي للاب الرضاعي والاخ الرضاعي للاب الرضاعي ففي الثانية مثلا اذا كان الاخ اخا الاب الرضاعي لابيه وامه او لامه فانه النسبي جده رضاعا لانه ابو ابيه الرضاعي واذا كان اخاه لابيه فانه النسبي موطوءة جده الرضاعي فالتردد ظاهر ١٢

قوله ليس قيدا فلا يفيد ما ذكره فالاولى التنبيه - اقول ليس قيد الزواج السيد ولا يلزم منه ان لا يكون قيد الاخراج الحرام ملتزما وبالزوج الحلال فيدخل السيد ويخرج الزاني ١٢

قوله من قول صاحب المبسوط - قلت لكن مراد صاحب المبسوط بقوله كما لمجدد اج اي مع الشبهات اه شامي ص ٦٧٦ ١٢

بحر الرائق

قوله وان علقه بالمجيء اليها فوصل الى ابيها - راجع الخانية والهندية فقيما تقييد لا بد منه لبنده امانة ١٢

قوله لا يقع كان واقعا - ليست بنده اللفظة في نسخة الخانية التي عندي وانما فيها في تلك الحالة كان واقعا ١٢

قوله كما في الخانية - لو قيل لرجل اطلقت امرأتك فقال لم اطلقها او لم اطلقها اصلا او لم اطلقها قط او ما طلقتها او لم يكن مني طلاق لها او ليس بيني وبينها طلاق لا يقع

Marfat.com

وان نوی اھ خانیۃ ملخصا ۱۲

منحۃ الخالق ص۳ قولہ ولا لاعم منہ لیکون کنایۃ لیس بمجاز فیہ - لعل صواب العبارۃ بلا لفظ وضح لہ ولا لاعم منہ لیکون کنایۃ ولیس بمجاز فیہ ۱۲ اقول وبقیت رابعۃ وھو ان یکون مقتضا للطلاق کما عندی واستبرکی رحمک اما مطلقا کما فی البحر او فی المدخولۃ خاصۃ علی رای المحقق بل وخامسۃ وھی الاضمار کما فی انت واحدۃ فھذہ خمس ولا طلاق فیما وراء ذلک فلیحفظ ۱۲

ص۴۴ قولہ فتدبر (قولہ فلا یتجاوز الواحدۃ) اقول تدبرنا فوجدنا کلام البحر لا غبار علیہ فان الاقتضاء والاضمار بینھما عموم من وجہ ینفرد الاول فی نحو قولہ تعالی حرمت علیکم امھاتکم والثانی فی مثل قولہ تعالی وان احد من المشرکین استجارک ویجتمعان فی مثل قولہ عز وجل واسئل القریۃ ان لم یجعل من المجاز ذلک لان المضمر اذا کان مما یحتاج الیہ تصحیح الکلام فھو مضمر مقتضی وما نحن فیہ کذلک فلا غایۃ فی اطلاق الاقتضاء علی ھذا الاضمار ومرسندک الی ھذا ما یاتی للبحر بعد عدۃ واسطر من قول الاطلاق فی ھذہ الالفاظ الثلثۃ یقتضی صح قولہ وزاد اذا کان مضمرا الخ فانظر کیف جعلہ مقتضی ومضمرا اما المقابلۃ فی کلام البحر فلیس مطمح النظر فیھا تقابلھما فان کلا تقریرین صحیح علی کلتا صورتی الاضمار والاقتضاء وانما النظر فیہ الی جعلہ مجازا فی حق غیر المدخولۃ علی الاول دون الآخر او تقول علی تفرقۃ التاویل فی حق المدخولۃ وغیرھا والتسویۃ فافھم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲

بحر الرائق قولہ واما انت واحدۃ فیحتمل - اقول انت یعلم ان التقریر الثانی جاریھنا ایضا فلا وجوب ۱۲

قولہ وھو ظاھر فی الاولین - لان المقدر فیھا صیغۃ اسم الفاعل کما مر دون المصدر ۱۲

Marfat.com

قوله فالمصدر وان كان مذكورا بذكر صفته - الذى هو صالحة لنيته الثلث دون العدد المحض ١٢

قوله على الواحدة تبين - اى عدم صحة نية الكبرى ١٢

قوله رفعا ونصبا فيحتاجون الى الفرق - وهو ظاهره وجوب الدرهم كملا ١٢

قوله مقتضى او مضمرا - وهو ظاهره وجوب الدرهم الا دانقا ١٢

قوله على ما فى المحيط لست لى بامرأة - اقول الى هنا انتهت الامثلة وما بعدها فروع على حدة فان الاولين لا ذكر فيهما للطلاق والثالث يقع به البائن مع ذكر الطلاق فلا يرد او رد عليه العلامة المحشى رحمه الله تعالى بل الحق ان الذكر انما به الاهم من الملفوظ والمضمر المقتضى ولست لى بامرأة واخذا بنا على جهة الاقتضاء او الاضمار اى للزم طلقتك ١٢

قوله ببيم لان الصريح - لعله بيم اى فى كردم ١٢

قوله انت اجنبية - خلاف حرت اجنبية حيث ينبغى الوقوع اذا نوى كما لو قال لست امرأتى لا يقع ولو قال حرت غير امرأتى وقع تامل وراجع فان فى مسألة با مرأتى لست خلافا مستمرا عظيما ١٢

قوله كلامى المذاكرة والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردا فهو منه صلوحه ذاك مثبت لقبول دعواه عدم ارادة الطلاق ولا يحتاج فى ذلك الى مذاكرة او غضب فانه اذا ثبت فى جميع الاحوال علم انه لا يستند الى خصوص حال ١٢

قوله فى حالة الغضب - لا فى حالة المذاكرة لانها لا تصلح ردا كما سيأتى عن الخانية ١٢

قوله عند ابى يوسف بما يصلح للجواب - فلما لا يصدق فى المذاكرة كذا فى الغضب ١٢

قوله فقط وهى اعتدى واختارى وامرك - اقول ظهر مما ذكر ان صريح كنايات الخانية ان صلاحية الشتم غير معتبرة فى شئ من الالفاظ عند ابى يوسف رحمه الله تعالى فكل ما صلح للسب فهو عنده كالصالح للجواب فقط وعند الامام هو الذى اطبقت عليه المتون وقد صرح ابو يوسف فى الاملاء فى هذه المسئلة انه لا يصدق فى

حالة الغضب والمذاكرة وعند الامام خلافا له راجع الخانية ۱۲

قوله ولم تتعرض له - بلى قد تعرض له فانظر ج ۲ ۱۲

قوله لقبح بها حال الغضب - تصلح جوابا لاسبالا له ردا ۱۲

قوله او بنت منك - يصلح جوابا للارداد والاسبال ۱۲

قوله او سبيلك - الذى فى الخانية سبيتك ۱۲

قوله او انت بائنة - الذى فى نسخى الخانية سبائنة ۱۲

قوله وظاهره انه لا اعتبار بنية الطلاق فى الكنايات البوائن - اقول فى هذا الظهور خفاء فان الامام الشافعى رضى الله تعالى عنه يقول ان الواقع بالكنايات رجعى لانها كنايات عن الطلاق ولذا اشترط فيها نية الطلاق وينقص بها عدده فاذا نوى بانت بائن الطلاق فكانه قال انت طالق فيكون رجعيا فاجاب عنه فى الهداية بانها ليست كنايات عن الطلاق بل عوامل بحقائقها لان معناه مثل انت بائن معلوم وهو قطع الوصلة غير ان الخفاء فى المتعلق اى وصلة النكاح او غيره فاذا نوى الاول فقد نوى حقيقة كلامه وكان معناه قطعت وصلة النكاح التى مبنيا لا اشترط نيته تعيين احد نوعى البينونة اى ان نوى قطع وصلة النكاح باحدى البينونتين ولا اشترط ان ينوى الطلاق فانه اذا نوى قطع النكاح بانت وان لم ينو الطلاق ثم الطلاق يثبت لزوما واقطع النكاح من دون الفتح لا يكون الا به ولا حيل بهذا ينقض عدد الطلاق بهذا معنى كلام الهداية واين فيه انه لا اعتبار لنية الطلاق حتى لو قال انت بائن نادما به الطلاق لم تطلق مالم ينو الا بائنة بل حمق انهما هنا متلازمان فمتى ابان فقد طلق وكل طلق بما يفيد الا بانة فقد ابان وانما اراد الشيخ ان انت بائن بمعنى قطعت وصلة النكاح لا بمعنى انت طالق حتى يكون رجعيا كما يقول الامام المطلبى رضى الله تعالى عنه بهذا

ما ظہری واللہ تعالے اعلم او لیس المراد بقولہ تعیین احد النوعین انہ شرط بحیث لو لم تعین احدہما لغا الا تری الی قولہ بعدہ و عند عدم النیۃ یثبت الدونی فالمراد ما ذکرنا ان الشرط انہ تعین المتعلق ای ینوی البدیۃ من النکاح لا من حیز الرمش ۱۲

قولہ و قولہ صدقت فی جواب - کذا فی البدیۃ عن الخانیۃ ۱۲

قولہ کما فی البدائع - اقول والعجب ان البدیۃ تنقل عن البدائع مثل ما یاتی عن المحیط فی مسئلۃ السوال حیث قال لو قال لامرأتہ کنت بائنۃ بامرأۃ فقال للزمان قال اردت بہ الکذب لیصدق فی الرضاء والغضب جمیعا ولیقع الطلاق وان قال نویت الطلاق لم تقع فی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالے وان قال لم اتزوجک ونوی الطلاق لا تقع بالاجماع بدائع ۱۲

قولہ فی ہذہ الالفاظ - الخبیثۃ الاخیرۃ ۱۲

قولہ ان تفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا - ای ما تعین لہ کلم اتزوجک اولم یکن منبیا نکاح ۱۲

قولہ بل یکون جحودا - فانہ یقع عند الامام اذا نوی ۱۲

قولہ اذا نوی - عند الامام کما ہو ظاہر وکذا عندہما ایضا فیما یظہر لی فانہم لم یقیدوا المسالۃ بہ لم یبق نکاح منبیا یقول الامام وحدہ ۱۲

قولہ وما عداہ فالصحیح - ومنہ لا نکاح بینہما حیث یحتمل الجحود والنفی فی الحال ۱۲

قولہ لکونہ من الکنایات - ای ما تعین لہ کقولہ لم یبق بینہما نکاح ۱۲

قولہ بہذہ الکنایۃ رجعی - فیہ ہنا لا تنفی ولالۃ الحال ۱۲

قولہ لو قال ما انت لی بزوجۃ - لانہ یصلح للرد او والشتم ایضا ۱۲

قولہ لقیام القرینۃ المتقدمۃ علی انہ - کالکنایۃ التی لا یصلح للرد ولا للشتم ۱۲

صفحہ ۲ قولہ قال مع اجاب بعض من تصدی - صوابہ صح بالصاد کما فی جامع الفصولین وسور من فصول العمادی بالمراد عماد الدین صاحب الفصول ۱۲

قولہ وقد بحث فیہ فی جامع الفصولین - اقول انما بحث فی الدلیل وقرار الحکم بوجہ آخر فراجعہ ص ۳۰ ۱۲

صفحہ الخبایق ص ۵ قولہ تعلیق الطلاق - سنیاتی آخر ص ۳۶ ان مع التوکیل بالطلاق معنی التعلیل من وجہ لا من وجہ آخر ۱۲

قولہ الا ان یجاب بان ہذا - اقول بل کیف لا ینافی اذا سلم انہ تعلیق و انما الجواب ما اشترط الہ انہ توکیل من وجہ وتعلیق من وجہ فلا حاجۃ الی الدلیل لیشترط التعقل ابتداء ولا حاجۃ الثانی لصحۃ طلاقہ فی السکر او نقول صحۃ فی سکرہ لان التوکیل یقدم مقام المتوکل ولو طلق ہو فی سکرہ وقع فکذا نائبہ ۱۲

بحر الرائق ص ۲ قولہ ولذا قال فی عمدۃ الفتاوی - اقول لیس محل لذا بل محل لکن کما لا یخفی ۱۲

ص ۲ قولہ والتعریف بالاسم والنسب کالتعریف - ای ولا یکون الا فی الغائب فان تعریف الحاضر بالاشارۃ ۱۲

قولہ بالاشارۃ فلو قال فلانۃ بنت فلان فلا بد من صریح الشرط ولا یکفی مناہ ۱۲

ص ۵ قولہ والجواب ان تعریف الحاضر بالاشارۃ والغائب - حاصل الجواب ما قدمناہ ان ہذا لیس تعریفا بالاسم لانہ لا یکون الا فی الغائب ۱۲

ص ۷ قولہ لو قال سکران لآخران لم اکن عبدک فاعرآہ - اقول فرض المسالۃ فی السکران لانہ لا یفید منہ ارادۃ حقیقۃ العرق اما غیرہ فالظاہر انہ لا یرید الا المجاز فاذا لم ینو منہ شیئا عتق ۱۲

ص ۸ قولہ بخلاف النکاح - لعدم المساومۃ فیہ ۱۲

Marfat.com

قوله ليس بقبول على الصحيح المختار - بل ايجاب يحتاج الى قبول الزوج لان قول الزوج كان مسامحة اكلا وارادة التحقيق فيكون ايجابا وقولها قبولا ١٢

م ١٤ قوله وان كان حاضرا بخلاف الحرمة يثبت في حقها فلا يحل لها التمكين قال في البزازية الضمائر الاستحسان شهد فلندها بعيد لان ازدحاما طلقها ثلثا ينبت حرمة في حقها بلا حكم اهـ ١٢

قوله وفي البزازية - في الفصل التاسع عن الطلاق في الخطر والاباحة ١٢

م ١٥ قوله وبه يفتى لانه زنا - مثله في البزازية ١٢

م ١٦ قوله حل لها التزوج من غير تفريق ونحوه - اقول لم يجزم به شاك انما نقله عن فتح القدير بحثا وجعله خلاف الظاهر من كلامهم ثم بحث الفتح مبني على قياس نقل عن الكتابي قدمه الشارح في الخلوة ص ١٦٦ ج ٣ وجعله الضياء خلاف ظاهر كلامهم تكليف يجزم به بناء ويحمله على ما تقدم ١٢

م ١٧ قوله من وقت النكاح الثاني وفي البدائع - لم اره فيها ص ٢١٥ ج ٣ ولا نقله في البدية عنها ص ٣٥٨ ج ١ بل بناء التنسيق متروك فيها كما هو متروك في الخانية ولذا احتاج الشرنبلالي الى البحث كما مر ص ١٥٦ وقد وافق بحثه نص الامام الحاكم الشهيد في النكاح كما ذكر المحشي ١٢

قوله انه للثاني والنكاح جائز - بناء في البدائع فيما اذا جاءت به لاكثر من ستين منه طلقها الاول او مات وكتمته الشهود تزوجها الثاني فاستبنه عليه كما تشهد به سلسلة الغلام المذكور في البدائع والمنقول في هذا الكتاب ١٢

قوله لان اقدامها على التزوج - قال في البزازية من نوع في المحلل الاقدام على النكاح اقرار بمضي العدة لان العدة حق الاول والنكاح حق الثاني ولا يجتمعان فدل الاقدام على المضي بخلاف المطلقة - ثلثا اذا تزوجت بالاول بعد مدة ثم قالت تزوجت بك قبل نكاح الثاني حيث لا يكون اقدامها دليلا على اصابة الثاني

Marfat.com

والنكاح اه ١٢ وفي البدائع فصل بيان ما يعرف به انقضاء العدة جملة
نوعين قول وفعل ثم بين القول ثم قال اما الفعل فنحو ان تزوج بزوج آخر بعد
ما مضت مدة تنقضي في مثلها العدة حتى لو قالت لم تنقض عدتي لم تصدق لا
في حق الزوج الاول ولا في حق الزوج الثاني جائز لان اقدامها على التزوج
بعد مضي مدة يحتمل الانقضاء في مثلها دليل الانقضاء والله تعالى الموافق اه اقول
ولا يمشي فيما ذكره البحر لانه معروض فيما اتت به لاقل من سنتين منذ طلق الاول
وستة اشهر فصاعدا انه تزوجها الثاني فيمكن ان تاتي به لبسبعة اشهر منذ طلقت
فلا يكون من طلاق فيها ونكاحها الا شهر ولا يمكن انقضاء العدة فيه نعم يرد صحيح
فيما ذكر فيه ملك العلماء وان تاتي به لاكثر من تسعين منذ طلقت وستة اشهر
فصاعدا تزوجت فظهر ولله الحمد انه يسقط النظر من صورة الى اندك ١٢

م ١٢ قوله عشرة دراهم — لان الواجب فيه سد الخلة ١٢

نحفة الخالق م ١٣ قوله تكفيل عليهن — اقول اي شفقة عليهن اي التكفيل اذا كان اسقاط
بيده انما التكفيل لاجل الاشتياق وهل هو الا خذ التكفيل على ان لا
يطلقها بخلاف الموت فافهم ١٢

قوله دون الطلاق بحكم بلا ريب — اقول اراد رحمه الله ان الموت عارض
مشهاي ليس بيده بخلاف الطلاق فانتفع الفرق وظاهر دعوى الحكم ١٢

قوله بمعنى جميع — اقول المعنى ان يبطل الجميع قضية موجبة لا سالبة وفيه
اسناد البطلان كل حتى تصدق الموجبة الكلية ولا يفيد كون البطلان
في قوة السلب كقوله تعالى كل من عليها فان فان كل احد يعلم ان
فيه اسناد الفناء الى كل مردود بخلاف قول البدائع لا يرد به من
سائر القوة فانها قضية سالبة وقد سلب حينئذ البراءة عن الجميع

Marfat.com

فتصدق بحصولنا من البعض وبذا ظاهر ۱۲

قوله الظاهر ان المراد بما فتاوی سراج الدین - اقول جزم ببذا الظاهر فی النهر
بلدلیة حیث عبارة البحر بالعنی وابدل قوله کما فی الفتاوی سراج الدین
تابعی الهدایة وکتب بخطه اه علامة لانتهاء کلام البحر ۱۲

قوله قال فی الذخیرة لو کان للاب - لاخیر فی الاشتراک الا الفقه حتی فلیت صرح
فی الفتح ان الاب لیس له ان یحمل بنانه علی کسب بل یجب علیه الانفاق ۱۲

قوله اهل الغفلة کذا فی المجتبی - الظاهر انه اهل الملة ای اهل الاسلام ثم رایت بحر الرائق
المحشی ذکر انه اهل القبلة ۱۲

قوله اقول لیظهر لی والله تعالی اعلم ان بذا فی
النائم والاول فی المتفقان فانه اذا انتزع من المستیقظ ما علیه لم یکن اخذه
خفیة فلم یکن سرقة بل اختلاسا بخلاف النائم ۱۲

قوله وهو عجیب منه - اقول لا عجب فان بناک صورتین الاولی سبیناهم وعجزنا
عمن حملتم الی دار الاسلام وهم فی ارض نائمة والثانیة ان وقع ذلک وهم فی
ارض نائمة ففی الثانیة نترکهم لحرمة غیر قاصدین اهلاکهم بالجوع والعطش
وفی الاولی نترکهم حیث کانوا لانا نخاف ان نحملهم الی ارض خربة لیموتوا جوعا وعطشا کما
هو مقتضی الاوامر الواجبة المحیط ۱۲

قوله وکذا هو احق حیث یتعلق - صوابه اخف ای من الخلف حیث یتعلق بنفس
الخارج والخراج بالتملک ۱۲

قوله وقد اطال المحقق - والحاصل هنا ما قاله المحقق ۱۲

قوله لکن اتباعنا للمذهب واجب - وانتم تابعتم کانوا اخی واتقی منا واصدق
حاله ورسوله صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ص ۲ قوله آخر الانبياء عند البعض - النقل عن البعض لا يوجب ان يكون الحكم عند البعض فقط وكلامه في الاشباه انسبه بالحق لا بل هو الحق حيث يقول اذ الم يصرح ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه في الفرديات ١٢

ص ۳ قوله وسوء خاتمة يكفر بقوله - فلان من هو الحق وليس من لا يسلم حجة على من يسلم ١٢

ص ۴ قوله لم يذكر ما لو اشترطاه للقاعد - اقول اطلاقهم يشمل هذا ايضا فكيف يقال لم يذكر ١٢ منحة الخالق

وبالجملة كلام المحشي رحمه الله تعالى قالوه في هذا المحل غير محرر ١٢

قوله عدم الجواز من قول المحيط - اقول وبالله التوفيق ليس المراد بالثرة والغلة النسبة بين حصصهما من الربح بل بين الربح ورأس المال فمن شرطه الربح اكثر مما يقتضيه رأس ماله فهو الاكثر ربحا وان كان اقل عددا كصاحب ثلث جعل له خمسة اجزاء من اثنى عشر جزءا من الربح وسبعة لصاحب الثلثين فصاحب الثلث هو الاكثر ربحا وذلك لان الاصل كون الربح على قدر رأس المال فاذا زاد فتلك الزيادة هي المحتاجة الى سبب لاستفاضل بين الشريكين نعلم ان العامل ههنا هو الاكثر ربحا لان ماله العشر وقد جعل له الثلث وذلك بازائه عمله فيجوز بالاتفاق ولله الحمد على التوفيق ١٢

قوله بخلاف الربح مع تعبه في العمل - لا بل ثلث الربح على الشرط كما علمت فلا اجحاف ١٢

ص ۵ قوله كان جائزا وان شرطا ان يكون الربح - ان كون الربح على قدر رأس المال هو الاصل ولا نظر لعبده الى عمل الا شيء لان مقابلة العمل بشيء انما تجب في المضاربة او الاجارة هذا شركة لا تحتاج اليه فان جاز فيهما بالشرط ١٢

قوله تامل هذا وقد ذكر الشارح الزيلعي - اقول هذا الكلام مبني على ما فهم وليس الامر كذلك كما علمت ولا تباعاة بين كلامي المحيط والاصل اصلا ولله الحمد ١٢

قوله فی ان اشتراط العمل علی الاکثر - اقول للاذکر فیه للاشتراط اصلا فضلا عن کونه صریحا فیه ۱۲

قوله مالا جائز وهو مخالف - اقول لا خلاف کما افاده فی رد المحتار من الشرکة ص۵۲۷ وذلک لان کلام الاصل فی شرط العمل دکلام الزیلعی وحیث لم یشترط ۱۲

قوله فبهذا بطلانه - اقول نعم یشمل الجمیع بحکم فساد الشرط المذکور ولا یلزم منه جواز شرط الربح لصفین مطلقا ولو شرط العمل علی الاکثر ما ده ۱۲

قوله یصح ذلک سواء عملا - نعم یصح اذا لم یشرط التفاوت فی العمل وجعل الاقل للاکثر عملا ۱۲

قوله او عمل احدهما متبرعا - ای یکون الحکم عند ذلک کذا ۱۲

قوله علی ما اذا شرطاه علیهما - لیس کذا بل لا شرط فیه للعمل علی احد کما افاده فی رد المحتار نعم یصح هذا الفیا توفیقا ان لم یشترط الاکثر للاقل بالشرط ۱۲

قوله النظر ما کتبناه عن الاسحاف فی السادسة - فانه لم یجز شراء الدین والحصر والحصر للمسجد بما وقف علیه لبنائه لانها لیست من بنائه وقد قدم التحریمیة عن الخانیة ان ما وقف علی المسجد للدین لا یصرف غلته الی غیر الدین ولکن الشان هنا ما بناه علی هامش رد المحتار ص۵۵۰ ۱۲

قوله وتوافق الشرطین من الواقفین - اقول کان المراد والله تعالی اعلم ان یکونا جمیعا وقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصیص وجه اصلا حتی عم اصلاح اوقافه فاذن یکون المعنی بجمیعها ولا یلزم خلاف شرط احدهما بخلاف ما اذا عینا جهة لا تشمل اصلاح اوقاف المسجد فکیف یخالف شرط الواقف وکیف یجر وقف احدهما بریع الآخر مع انه یحتمل ان تنوب الآخر خائبة فیتعطل بقلة رسومه لصرف ماله الی ثمره وبنذا والکان بالنظر الی المسجد سواء فلیس بالنظر الی الواقف کذلک

Marfat.com

وانما عرضه لبقاؤ وقف نفسه كبرى عليه ثوابه للدان يعطل وقفه لاحياء
وقف غيره هذا بعيد ما وجدت وبهذا التوجيه يحمد الله ظهر التوفيق وزال ما بانى
للمحشى من التامل فيه ولله الحمد ١٢

ص٥ قوله على الرملى فى فتاواه - فليحرر رحمه الله تعالى عدم جواز للاجنبى ح
حضور القريب مطلقا ولو لم يشرطه الواقف ١٢

ص٦ قوله قلت وقد تقدم فى المسئلة السادسة - قلت وقد قدمنا ثمه ما يزيل
الحيرة ويوضح الامر بتوفيق الله تعالى فانظر ص٣٣ ١٢

بحر الرائق ص٣٤ قوله فيجب بيعج بناء المسجد لينجر فيه القوم - هذا قول آخر وعليه الاول عامة ا
المعتمدات كالنوازل والخجندى والخانية وفتح القدير وتهذيب الواقعات
ومحيط السرخسى والاسعاف وفتاوى الامام ... هى وغيرها وهذا نقله فى التاتار
خانية من الامام الخجندى وكان التقييد بروى اى لا للقول الاول وثانيا لهذا
فحذف الشارح الرمز وساقهما سوقا واحدا والمعتمد هو الاول اذ عليه
الاكثر لا سيما ولم يجزم بالآخر فانه حيث يقول ان شاء الله يعلم ١٢

ص٣٥ قوله فلا لانه ما بنى له وان جاز فيه - اقول تأمله مع ما قدم قدس سره فى
الصلاة ص٣٦ ان المسجد ما بنى الا لها اى للعبادة من صلاة واعتكاف وذكر
شرعى وتعليم علم وتعلمه وقراءة قرآن اهـ ١٢ وانظر ما قدمناه من التوفيق و
بالله التوفيق ١٢

قوله اذا كان باجر ينبغى ان يجوز بما جر - انما كان باجر فيها يجرى لانه صار
من اشغال الدنيا وانما كان حسنة فلما فى اجتماع الصبيان من منظنة الاستخفاف

ص٣٧ قوله واذا راى حشيش المسجد فرمه - صوابه رممى ١٢

ص٣٨ قوله ما يذكر اولا من كلام المتأخرين - اقول ليس المراد ان لا يكون الا كلاما

مبتدؤ بل الاول من ركني العقد الا ترى ان لو قيل لزيد اتبيعني عبدك هذا بالف فقال نعم يكون قوله نعم ايجابا مع كونه جوابا لان كلام السائل كان استيجابا فقوله نعم جواب اول كلام صدر انشاءً للعقد حتى لو لم يقل السائل بعده قبلت لا ينعقد البيع والمسالة تاتي ج آخر ص۸۵ واول ص۸۶ ۱۲

ص۱۱۰ قوله لا يكون بيعا - كانه لعدم تعيين المبيع لان لحرم المواضع مختلفة ۱۲

ص۱۱۱ قوله وكل يوم درهمين بعينه - لعل صوابه وكل يوم سن بالتثنية كما يعرف مما ياتي ۱۲

ص۱۱۲ قوله هي على المشتري - ياتي بالبسط في هذا او آخر الصفحة - القابلة ۱۲

قوله مالها حقيقة - صوابه حكما ۱۲

ص۱۱۳ قوله بالتخلية - وان كان منصلة - اي في البيع اما في الهبة فلا ما لم يقطع ويسلم كما في رد المحتار عن التاتارخانية عن الفتاوى عن محمد ۱۲

قوله من غير تكلف - سيأتي انه خلاف ظاهر الرواية الصحيحة ۱۲

قوله ان القبض في العقار بالتخلية - اقول لعل معناه القبض الحقيقي لان العقار لا ينقل ما فيه ۱۲

ص۱۱۴ قوله لان تسليم الفرس - فيه ايجاز مخل وصوابه ما ذكرت على هامش ص ۶۹ ۱۲

ص۱۱۵ قوله وفي الولوالجية اشترى عبدا - ياتي نظير المسالة آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

قوله ولعل تصحيح - يفيد الجزم بهذا الترجي ما ياتي آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

ص۱۱۶ قوله

يجوز في الاجارة اشتراط الخيار اكثر في الثلثة ايام بعد العقد لا في البيع ۱۲

ص۱۱۷ قوله للعقد فيها كذلك ترد على الكنز - والفيا لعدم الثمن فرد على عبارة الهداية بوجبين رد على عبارة الكنز لوجه واحد ۱۲

قوله بانه يقال قام على بكذا - الاولى يقول اي الخاصب ۱۲

Marfat.com

قوله من اشترى دراهم بدنانير لايجوز - اقول عدم الجواز لايخرجه عن المرابحة فاسدة وشرط الصحة - لاتذكر في الحد لخروجها من الحقيقة - كما في البيع ۱۲
قوله من الدراهم او من الدنانير - اقول هما في المرابحة جنس واحد ۱۲

منحة الخالق

قوله ليستلزم مبيعا وكون مقابله ثمنا مطلقا مقيد - معنى العبارة خطاء المراد ان البيع يستلزم مبيعا ومقابلة بالثمن المطلق نفيد كونه مبيعا مطلقا كما في رد المحتار والنقد ان الثمان ۱۲

قوله منقل وقوله او بمثله - سقط الجواب عن الثاني ۱۲

بحر الرائق

قوله بما يتعين بعين ما قام عليه او بمثله او برقمه - قوله بما يتعين هكذا في النسخة بالباء وهو مفاد قول المحشي قوله بما يتعين متعلق بملكه وقد يؤيده ما ياتي للشارح في الصفحة - المقابلة في بيان الحوض انه لابد من التقييد المعين اقول وهو خطاء ظاهر والا لبطلة المرابحة في جميع البيوع المطلقة لان العوض فيها يكون ثمنا لا يتعين ولا قائل به احد ويرد عليه عندي ان الباء في قوله بما يتعين من خطاء النساء وصوابه مما يتعين اي ما ملكه حال كونه مبيعا معينا ويؤيده قول الدر بيع ما ملكه من العروض اه فجعل العروض بيان ما ملكه لا ان يكون العوض متعينا فانه باطل قطعا وحينئذ لا يرد عليه الافرع ذهب بذهب بفضة حيث صرحوا بعدم جواز المرابحة وهو يشمل باطلاقه المصوغ المتعين الممكن الجواب بان النقدين وان تعينا فقيما شبهة عدم التعين لانها خلقا اثمانا كما في الهداية والشبهة معتبرة في المرابحة لكن ترد عليه مسالة ذهب شرى بدراهم او قلب فضة بدنانير حيث تجوز المرابحة فيهما كما في الهندية من الصرف فصل المرابحة فيه ۱۲
قوله حصته من الربح - لعل صوابه حصة والضمير الى المضارب او رب المال ۱۲
قوله بما يتعين مما لا يتعين كما قدمناه - اقول لكن بقي داخلا ما اذا اشترى

Marfat.com

حيلة ذهب بآنية ذهب او بالعكس فان المصوغ مما يتعين صح انه قد صرح في
الهندية عن التاتارخانية ان في شراء بذهب ذهب او فضة بفضة لا تجوز
المراجحة اصلا ويبقى خارجا اذا اشترى ذهبا بعشرة دراهم ضبابة ببرج درهم
فانه يجوز كما في الهندية عن الحاوي خلافا للمالكين في فصل المراجحة في الصرف
لكن هذا على ما وقع في هذا النسخة - لفظة - مما يتعين بالبال وصوابه عندي
مما يتعين ١٢

٣ قوله كما ذكره الشارح - ممن لا تقبل شهادته له ١٢
قوله للاحتراز عن الصرف فانه - قدمنا آنفا انه منقوض طردا وعكسا ١٢ لكن المراد
بالصرف ما فيه المشتري ثمنا فتبصر فلا يجوز للمشتري ان يبيعه مرابحة لانه لا
يتعين فلم يثبت ان المبنى في المرابحة هو المشتري بالبيع الاول كما افاده في
النهاية والله تعالى اعلم ١٢

٤ قوله كذا في البزازية - اي من قوله اذا اشترى لغيره كان ما اشتراه لنفسه
اي نهايرافيه ليس فيها لفظ الصحيح ١٢
قوله نداء الفلان بكذا - اجز الفصل العاشر فيه كتاب البيوع ١٢

٥ قوله وتعليق الوصية والوصاية جائز اه - اقول كيف تعليق الوصية صح انه تمليك
وكانه اراد الوصية بشرط ولذا جح البزازية ما ياتي ح؟ ولعربه ان الهبة يجوز
تعليقها بشرط ملائم نحو وهبتك على ان تقرضني كذا فقد جعل الهبة بشرط
تعليقا ونقل بعده عن البزازية انفيا اخلاق التعليق عليه فهذا هو المراد هنا ١٢

٦ قوله اذا كانت كفالة - صوابه حيالة ١٢

٧ قوله ولا يلزمه بيع الدار اه - اما ان باع لزمه الاداء من ثمنها راجع الهندية ١٢

٨ قوله وهبا انها لا تملك الا باستخلاف - هذا خطاء انا نسخ وصوابه انه اي القاضي ١٢

Marfat.com

ص۲۲ قوله وكيل القاضي او كاتبه او بعض - الذي في نسخي - البزازية ولد القاضي الخ والحكم لا يختلف

قوله او وارثي ولده او بعض - اي يعلم القاضي كما مر آنفا ۱۲

قوله لانه لما اخذ المال اوانبه - اي لا ينفذ قضاؤه ۱۲

ص۲۳ قوله واصلاح المهم - اقول يعلم منه ان الوالي كان مقررا عليه من جهة السلطان بنباهة فيجب عليه بحكم الاجارة فافهم والنظر ما كتبت على ط ص۱۷۸ ۱۲

قوله هو مستحق - عليه حد الرشوة الله - اي عن الدين لا صلاح منهم ۱۲

ص۲۴ قوله ولا يكتب خلف من لا يصلح وله - لا يكتب التصديق على فتوى من ليس باهل لما يعلم بالخط ونحوه ان قدر ۱۲

ص۲۵ قوله وظاهره صحة سلطنة الكافر على المسلمين - اي وكفى ردا عليه قوله تعالى ولن يجعل الله للكفرين على المؤمنين سبيلا ۱۲

ص۲۶ قوله فيه جلوس الخصوم بين يدي القاضي ۱۲

ص۲۷ قوله لم يجز لان القاضي لا الا اذا كان القاضي ماذونا بالاستخلاف كما في الهندية عن المحيط ۱۲

قوله وفي المضمرات - نقلا عن التهذيب كما نقل عنها الرملي في حاشيته جامع الفصولين ۱۲

قوله بجواب القياس المروي - اي في ظاهر الرواية ۱۲

ص۲۸ قوله في مجلس القاضي - صوابه ومجلس القاضي ۱۲

ص۲۹ قوله عدالة المدعى انه عدو - ان كان اللفظ بكذا ولا سقط فيه فالضمير في المدعى راجع الى الشخص وفي انه للعلم في المدعى اي عدالة الذي ادعى ذلك الشخص عليه انه عدوي والحاصل عدالة المدعي عليه ۱۲

ص۳۰ قوله ترجيح قول محمد - اقول قدم الامام قاضيخان قول ابي يوسف وآخر في الهداية دليله فانه ازا ترجيح ۱۲

قوله الا في مسئلتين وظاهر ما في الهداية - وقلت رحمك الله فكان ترجيحا لقول

Marfat.com

ابی یوسف حیث لم یجعله للوکیل اذا اشتری بمال الموکل قلت قد علمت بان معنی الشراء بماله الاضافة الی ماله غیر ان ابا یوسف یقول بدل النقد من مال الموکل ان النیة کانت له قال فی العنایة فی شرح قول الهدایة المذکور (ولان مع قصاد فیما یحتمل) انه کان نوی ولاءه ونسبه (دفیما قلنا) یعنی تحکیم النقد (حمل حاله علی الصلاح) لانه اذا کان النقد من مال الموکل والشراء له کان غصبا کما فی حالة التکاذب اهـ فعلم ان تحکیم النقد داخل فی اعتبار النیة ولا یستغرب مثله فی ایجاز کلنز والله تعالی اعلم ١٢

ص ١٠ قوله فمثل هذه الدعوی - اقول مملة علی تقدیر تسلیمه ان لسند اداینه الی مدة تثبت علیه الفقر من قبلها مستمرا الا لاجاز ان یجرب بالفقر والحاجة بعد ما اخرج هذه الاموال من یده ١٢

ص ١١ قوله فخصمه المدیون - صوابه الدائن ١٢

ص ١٢ قوله وحاصله ان المدعی یدعی - صوابه المدعی علیه او المراد مدعی المرود وهو بعید ١٢

ص ١٣ قوله وفی القنیة لیس للقاضی ان یمنع ذی الید - لیس للقاضی منع ذی الید عن التصرف فی الضیعة وان طلبه المدعی ١٢

ص ١٤ قوله وحضر لها فی المصر لضیعة المرض - ای لا یستحلف اذا قال لی بینة حاضرة فی المصر مرض ١٢

ص ١٥ قوله ولو ان بین سببا صالحا - ای وانما یصح له ای للحمل ان بین الخ ١٢

ص ١٦ قوله وان لم یحکم بصحة الصلح اهـ - هذا خلاف المختار کما فی العقود الدریة منحة الخالق قبیل کتاب المضاربة عن مجمع الفتاوی ١٢

ص ١٧ قوله کذا فی الخلاصة الخ - لفظها ص ٥٥ فی الفتاوی رجل وهب للصغیر بحر الرائق شیئا من المأکول یباح للوالدین ان یاکلا منه کذا روی عن محمد رحمه الله تعالی اهـ وجزم به فی البزازیة فقال وهب للصغیر من المأکول شیئا یباح

للوالدين ان يا كلا ١٢

منحة الخالق ص٣٤ قوله كبيرين او صغيرين - سيأتي الكلام على ما لو كان صغيرين وانه ينبغي فيه الجواز عند الكل ١٢

ص٣٤ قوله ومطلق الكراهة للتحريم - اقول ودلالة نفي الاستحباب على الكراهة عرفا مع ثبوت الواسطة عقلا مسلم لكن كون مطلق لفظ اباحة للتحريم غالبا لا يوجب ان يكون هو المراد بالكراهة المدلول عليها بنفي الاستحباب بنوع من الالتزام بل الحق ان الاستحباب لا يزيد على الاباحة وفيه الظاهر هو التنزيه فكذا نفيها فالوجه مع صاحب البحر وما ذكر بعده من الاستدلال بكلام الزيلعي والحديث فلا تغفل ١٢ صاحب البحر بل هو الذي ذكرهما وانما الكلام في تعبير المبسوط ١٢

بحر الرائق ص٣٤ قوله وانه ما طلب ولم يذكر فيه خلافا - لعله محرف من لا اي لا انه ما طلب اي انما يحلف بحق العلم لا على البتات ١٢

ص٣٤ قوله وعن الرشيد - لفظ التبعيين وغيره وعند من الرشيد ١٢

ص٣٤ قوله لانه يرد على صاحب الهداية - كيف يرد عليه مع انه رحمه الله تعالى قد صرح بان المراد بالاستنباط طلب الوانية ١٢

ص٣٤ قوله وانه مخلوق رؤيته الله تعالى في الآخرة - هذا خطأ فاحش نشأ الله الغفور العافية بل المكتوب هو الكلام القديم الذي ليس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق القلم والمداد والقرطاس والكلمات الكتابة دون المكتوب كما افاده سيدنا الامام الاعظم رضي الله تعالى عنه في بيان عقيدته ١٢

قوله قالوا احد من العشرة - المثال باطل تعالى الله عنه ١٢

ص٣٤ قوله ولا رائي محشو القرآن الخشوعي يلبوس - في العبارة سقط وغلط يوضحها عبارة

Marfat.com

الہدایۃ ولا اری بخشوالقز با سالان الثوب ملبوس والخشو غیر ملبوس اھ ۱۲

ص ۳۱۲ قولہ من التملک وہو افضل - صوابہ الہتک کما فی نتائج الافکار ۱۲

ص ۳۱۲ قولہ قدم فضل البیع من فضل الاکل والشرب - صوابہ آخر وکانہ اراد ان یقول قدم تلک الفصول علی فضل البیع ثم عدل واراد ان یقول آخر فضل البیع الخ وقد کان کتب لفظۃ قدم فبقیت کما ہی ولسی ان یبدلہا بلفظۃ آخر وانما عبر بہا درمن الانسان ۱۲

ص ۳۱۳ قولہ ہو المذکور فی الجامع الصغیر - لیس ہکذا بل فیہ ذکر المسجد الحرام خاصۃ ۱۲

قولہ ولیس بقید - ای بل یجوز للمستامن الفیا ۱۲

ص ۳۴۷ قولہ والنساء بالقدود والذوائب - صوابہ بالقرون کما فی التبیین ۱۲

ص ۵۰۵ قولہ امراۃ مالہ بالسویۃ - ای مختلفات واللفہو واضح کما ان یموت عن بیع مشربات ولا عطبۃ ۱۲

ص ۵۰۶ قولہ وکل واحد اولی من ولدہ وولد ولدہ ادلی - تبع فیہ العبارۃ الواقعۃ فی بعض نسخ السراجیۃ من زیادات بعض الطلبۃ وقد صرحت الائمۃ ان لا محصل لہا وبنا ذلک علی ہامش الشریفیۃ ۱۲

ص ۵۱۲ قولہ لا یدوام - صوابہ ادوام ۱۲

قولہ فی ظاہر روایۃ اصحابنا - ہذا غلط اوہنا سقط ۱۲

ص ۵۱۳ قولہ قلنا الخالۃ ولدام الام - اقول لا تشکے اذا کانت الخالۃ اخت الام للاب والنظر ما کتبا فی فتاوینا ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص۴ قولہ فی آیۃ - اقول القرآن فی الذکر لا یستلزم القرآن فی الحکم ۱۲

ص۵ قولہ و ابو بکر الخرقی - ونقل المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر ترجیح توثیقہ ۱۲

ص۱۲ قولہ و تعقبہ شارح - اقول بعد ذلک طالعت الحلیۃ فرایت بدء الکلام بجنسہ من اولہ الی آخرہ للعلامۃ الحلبی شارح المنیۃ محمد ابن امیر الحاج رحمہ اللہ تعالی بلفظہ الی الشارح المتاخر عنہ من دون عزوہ الی العلامۃ البحر ان الکلام للحلبیۃ ۱۲

ص۲۲ قولہ فی غایۃ الحسن والتحقیق - اقول وہو کما قال رحمہ اللہ تعالی والضعیف یعفر اللہ تعالی لہ اول ما طالع کلام الاتقانی رحمہ اللہ تعالی فتح فی قلبہ الجواب بما ذکر بدا الشارح المتاخر رحمہ اللہ تعالی واردان نکتبہ علی الہامش حتی نتذکرہ فی النظر مرۃ ثانیۃ قد حققت ودققت واوضحت وقد قامت الحجۃ علی الاتقانی فی کلام نفسہ حیث یقول فلو رجع الیہ لکان قلیل الشیء ینفی فیہ ما یمکن کونہ مصادرۃ ودلیل المصادرۃ الا تعلیل الشیء بنفسہ وما کان فسادہ الا لذلک فتعلیلہ بکونہ مصادرۃ تعلیل الیہ بنفسہ فافہم ۱۲

ص۲۹ قولہ وبما رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر - المقری والمنع بالکسر ضد نخیمتہ کما فی مجمع البحار ۱۲

قولہ عند مقتداۃ بہ فقال عمر یا صاحب المقتداۃ - المقری والمنع بالکسر ضد نخیمتہ کما فی مجمع البحار ۱۲

قولہ وبما رواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر - اقول لم ارہ لابن ماجۃ ولا

Marfat.com

یحیی ان یکون فی الکتاب ہہنا سقط فان ابن ماجۃ روی حدیث
سہیا یاحملت فی بطونہا ومنا ما یحیر طہور عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ
والحدیث المذکور فی الکتاب عن ابن عمر خرجہ بمرہ فسقط قلم الناسخ ہذہ
النسخۃ ذکر حدیث ابن ماجۃ ورادیۃ وذکر محل حدیث ابن عمر
واللہ تعالیٰ اعلم او یکون فی الام علی العلامۃ الشارح رحمہ اللہ تعالیٰ
سہواً لان ابن ماجۃ راوی بقصۃ اخری نعم لفظ المرفوع متفا
زبان ملعلہ من ندامس ہے الاشتباہ دیوئدہ انہ فیما سیاتی لم یتکلم الا
الثلثۃ المذکورۃ وبالجملۃ فلا مس

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۱۲

ص ۱۶۶ قولہ ویجب ان یسالہ ویسالہ - ولا یجوز لہ ان یتیمم قبل السوال ۱۲

قولہ قبل ان یتیمم فسل من یسالہ عندہ - فہذا ای لف ناشر من المعرج ۱۲

ص ۱۶۷ قولہ لان الفعل لا یہ مامور - سیاتی الکلام فیہ ص ۱۶۹ ۱۲

ص ۱۷۱ قولہ من اصابہ اذی - فانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان بہ شجاج فی راسہ کما فی
شرح الوقایۃ ۱۲

ص ۱۷۵ قولہ عن الذہبیۃ بعض البلاد - فرقۃ من الشیعۃ الشنیعۃ وہم یقولون با
جمعہم بلادنا وزیدون کلمات آخر یلیق ذکرہا حذلہم اللہ تعالیٰ ۱۲

ص ۱۷۶ قولہ الا ان یقال ان مرادہ ان القبل - اقول ہذا ابعد المتعین فی امراد اللہ
نعیم شہ ما تقدم اصلا ولا یتوقف علیہ الجواب کما لا یخفی ۱۲

ص ۱۷۷ قولہ وہکذا فی المحیط والبدائع - الاشارۃ الی حکم الاستثناء اذ ہو
المذکور فی محیط الرضوی کما فی البدائع کما نقل نصہما فی الحلیۃ - لاالخرد
اے محمد ۱۲

۴۹ قولہ وفی النقایۃ عن بعض الائمۃ - نسلہ فی النہایۃ او فی الغنیۃ فعلیہا نقل فی الحلیۃ واللہ تعالے اعلم ۱۲

۵۰ قولہ واما ابۃ عثمان - وکان رضی اللہ تعالے عنہ بصیرا ۱۲
قولہ فی الصحیحین - من حدیث محمود بن الربیع الانصاری ۱۲
قولہ فی صحیح ابن حبان واما الکراہۃ - اقول بل ہو عند احمد وابی داود عن انس رضی اللہ تعالے عنہ ۱۲

۵۱ قولہ ولان التعلیم لیس بعمل کثیر وانہ قلادۃ حقیقۃ - اقول الفتح کلام والکلام یفسد قلیلہ کان او کثیرا ولہذا افسد بالفتح علی غیر امامہ ولو صح ہذا الکلام لزم عدم الفساد فیہ الفتا بجر بانہ فیہ من غیر حرق فالحق ان اسقاط الفساد فی الفتح علی الامام انما ہو معلل بالحاجۃ والنص ۱۲ ثم رایت بعد اسطر ما یشہد من قولہ لانہ لما اعتبر کلا ما حصل لفہ قاطعا فہذا امین ما ذکرتہ ولہ الحمد وتہ ذکر ما ظرنا من الکلام فی ہذا المرام علی ہامش الحلیۃ والہندیۃ ۱۲

۵۲ قولہ فسدت عند ہما - ای عند الکرخی خلافا للثانی رحمہ اللہ تعالے ۱۲
قولہ سبحان من یتبل لا تفسد عند الکرخی - اقول لا یعید صلاتہ علی ما اذا لم یسبح قائما فانہ یفسد بقیام فی ہذا القیل دون صاحبۃ فسدت صلاتہ بمعنی اراد القیام کما فی قولہ تعالے اذا قمتم الی الصلاۃ وفی روایۃ الکرخی علی حقیقۃ وانما احتیج الی ذکرہ بخصوصہ لانہ کان لمستوہم ان یتوہم عدم جوازہ مطلقا کما ہو ظاہر لفظ البدائع حیث قال لا یسبح للامام اذا قام الی الاخریین ولم یفصل وجہ التوہم ان المقتدی لا یطلع علی قیام الامام بغورہ بل یتاخر ولو قلیلا کما ہو معلوم مشاہدۃ فحسنہ ذلک یسبح فلا شبہۃ الامام بغور ما بدا بحرف التسبیح بل بتا آخر ولفظ والقیام من السجود لا یقتضی ملکنا بل

Marfat.com

یتحقق فی ادنی لمجات فربما لا تنبہ الامام تسبیحہ الا بعد ما فات وقت
السجود لا سیما وہو لا یذکر بمجرد التنبہ بل کثیرا ما یحتاج الی شئ من التامل
تاملہا والامر اظہر علی قول من یقول بعدم جواز السجود اذا قرب الی القیام
کما ہو مختار صاحب ہدایۃ وغیرہ بن حجۃ المتاخر رحیم اللہ تعالی فتبصر
الی ہذہ عسی ان یفہم کونہ عبثا مطلقا فیحکم بفساد الصلاۃ علی الاطلاق
فلہذا استحب الحاجۃ الی التصریح بعدم الافساد وانما الکلام فی التسبیح
بما یخرج القیام ای فوق الاستقلال ایہ
فافہم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲

قولہ عن الثلاثی — اقول والدلیل سہو کما لا یخفی ۱۲

قولہ مسنون بجانبی — ای عند الطرفین کما ہو معروف من مذہبہما بتغیر
الذکر بتغیر النیۃ خلافا للثانی یوسف فان ما کان بصیغۃ ذکر اللہ تعمل
النیۃ فیہ عندہ ۱۲

ص۱۷ قولہ یکرہ ان یصلی مشدود الوسط فلت
مذاہبنا السنیۃ فقد صرح مرارا بالندب الی شد المنطقۃ — فافہم و
قد جاء فی الحدیث النہی عن الصلاۃ بلا جزام ۱۲

ص۱۷ قولہ وان صلی فی ازار واحد یجوز — الظاہر من ہذا القول کما تہ التنزیہ
فافہم ۱۲

ص۱۵ قولہ لیس بمشروع — قلت والفعود بعد الرکوع السنۃ فی مقام المشروعیۃ فانہ غیر مشروع
فتکلیف لغرض امر دلیق فت المراد ۱۲

ص۱۷ قولہ ولا للطول القراءۃ — بل خفف اسوۃ ما یکون من التخفیف — فافہم

ص۱۷ قولہ افضل من الصلاۃ — ولکن سوء بلا اقارن وغیرہ انما یلحقہ بامل الحرج الشرعی
اقول وہو اکثر جدا من سنۃ فضل الرمی فی ہذہ وجوب تبلیغ الصلاۃ والسلام ۱۲

Marfat.com

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار مصنفہ علامہ طحاویؒ فقہ حنفیہ میں ایک بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ معانی الآثار کے مصنف علامہ ابو جعفر احمد بن سلامہ (بن سلمہ) ابن عبد الملک الازدی المصری الحنفی ہیں۔ آپ کو ازد اور طحا سے نسبت ہے جو یمن کا مشہور قبیلہ تھا۔ آپ تیسری صدی کے مشاہیر فقہائے احناف سے ہیں۔ سنہ ۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔ اسی گرانمایہ کتاب کی شرح نویں صدی ہجری کے علامہ فہام فقیہہ بے عدیل بدر الدین عینیؒ نے تحریر فرمائی۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح عینی پر ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

شارح کا تعارف :۔ آپ کا نام نامی محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یونس بن محمود عینی ہے۔ لیکن آپ عینی کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد حلب کے قریب شہر عین تاب کے قاضی تھے۔ اس لیئے آپ عینی کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔ ویسے آپ کا لقب بدر الدین تھا۔ جب کہیں مصنفین فقہائے حنفیہ میں بدر الدین عینی کا نام استعمال ہوتا ہے تو اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔ آپ کو قاضی القضاۃ کا خطاب دیا گیا تھا۔ آپ ایک بے عدیل فقیہہ اور بے مثیل علامہ تھے۔ سنہ ۷۶۲ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم عراق میں کی اور فراغت علم کے بعد سنہ ۸۱۷ھ میں مصر تشریف لائے اور قضاء مذہب حنفیہ آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ سے بہت سی عظیم اور گرانمایہ کتب و شروح منسوب ہیں جن کے آپ مصنف ہیں آپ کی تصانیف میں عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف بہ "عینی" بنایہ شرح ہدایہ شرح معانی الآثار و شرح درر البحار، تاریخ کبیر اور طبقات الحنفیہ بہت مشہور ہیں۔ یوں آپ کی تصانیف و شروح کی تعداد ۲۰ سے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک تصنیف اور شرح بہت ہی بلند پایہ ہے

فوائد البہیہ آپ کے ذکر سے خالی ہے۔ آپ کی طبقات الحنفیہ، طبقات ابن قطلوبغا کے مقابلے میں علمائے احناف کا ایک مستند تذکرہ ہے۔ سنہ ۸۵۵ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ اما ما فقبہا من الخنفیین ولد سنۃ تسع وعشرین ومئتین قلت فقد ادرک زمان الائمۃ الستۃ
کان ابن سبع وعشرین سنۃ معین توفی الامام البخاری وفاتہ سنۃ ۲۵۶ وکان البخاری اکبر منہ
بخمس وثلثین سنۃ وکان ابن ثلثین سنۃ عند وفات مسلم اکبر منہ بسبع وعشرین سنۃ
وفات مسلم سنۃ مائتین واحدی وستین وکان ابن ست واربعین سنۃ حین توفی ابو داود
وفاتہ سنۃ مائتین وخمس وسبعین سنۃ وکان ابو داود اکبر منہ بسبع وعشرین وسنۃ کان ابن
خمسین سنۃ عند وفاۃ الترمذی توفی سنۃ مائتین وتسع وسبعین وکان الترمذی اکبر منہ
بعشرین سنۃ وکان ابن اربع وسبعین سنۃ حین توفی النسائی وفاتہ سنۃ ثلث وثلثمائۃ
وکان النسائی اکبر منہ بارلع عشرۃ سنۃ وکان ابن اربع واربعین سنۃ حین توفی ابن ماجۃ و
فاتہ سنۃ مائتین وثلث وسبعین وکان ابن ماجۃ اکبر منہ بعشرین سنۃ بل فقد ادرک زمان احمد
وکان ابن اثنتی عشر عاما حین توفی احمد وفاتہ سنۃ احدی واربعین ومائتین وکان احمد اکبر
منہ بخمس وخمسین سنۃ وکان ابن ست وعشرین سنۃ حین توفی الدارمی وکان الدارمی
اکبر منہ بثمان واربعین سنۃ وکان ابن اربع وسبعین عند وفاۃ یحیی بن معین توفی سنۃ ثلث
وثلثین ومائتین وکان ابن خمسۃ حین توفی علی بن المدینی سنۃ ۲۳۴ رحمہ اللہ تعالی علیہم اجمعین ۱۲

قولہ البغدادی العراقی ۱۲

قولہ لغندر اقول لیس ہو غندر محمد بن جعفر صاحب شعبۃ من رجال الستۃ لانہ من الطبقۃ
التاسعۃ من اتباع التابعین قدیم الوفاۃ مات سنۃ ۱۹۳ کما فی المیزان فحائق یلاقیہ الطحاوی
فحان کان محمد بن جعفر غندر ہہنا متاخر منہ مشہور بالغندر والافہوم واللہ تعالی اعلم

Marfat.com

ثم ظهر لی بحمد اللہ تعالی صدقہ وان فی المحدث بن سبعۃ انفس کلہم یسمی محمد بن جعفر و ملقب بغندر
احدہم ہذا التلمیذ والطحاوی والمتوفی سنۃ ٣٢٠ ذکرہم جمیعا الحافظ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ
فی الطبقۃ الثانیۃ عشر فی ترجمۃ ہذا الحافظ المذکور وہو ثانی اولئک السبعۃ ١٢

ص ٢ قولہ حدثنا محمد بن خزیمۃ ثقۃ حافظ فی المیزان ١٢

قولہ حدثنا ابراھیم بن ابی داود ١٢

ص ٥ قولہ لبکار بن قتیبۃ کان حنفیا ومدح حلیل فی وفیات الاعیان ١٢

قولہ لبکار بن قتیبۃ قاضی مصر ومحدث ہا مات سنۃ ٢٧٠ سبعین مائتین قالہ فی تذکرۃ الحفاظ ج ٢ ص ١٥١
تحت ذکر داود الظاہری وہو ثقۃ صحح لہ الامام الطحاوی فی باب سور الہر ص ١١ ١٢

ص ١٢ قولہ حدثنا ابراھیم بن مرزوق ہو ابراھیم بن مرزوق بن دینار الاموی البصری
نزیل مصر قد اکثر منہ الامام فی ہذا الکتاب ثقۃ عمی قبل موتہ فکان یخطئ ولا یرجع
علی ما فی التقریب روی عنہ النسائی علی ما فیہ ایضا دون قال للمزی لم اقف علی
روایتہ عنہ ١٢

ص ٢٢ قولہ ابن خالد ابو الولید بن الولید ١٢

ص ٢٥ قولہ وعبد الملک ہو ابن جریج ١٢

ص ٢٩ قولہ حدثنا اسمعیل بن یحیی خال الطحاوی ١٢

قولہ حدثنا محمد بن ادریس ہو الامام الشافعی ١٢

قولہ حدثنا اسمعیل المزنی

قولہ حدثنا محمد الشافعی ١٢

ص ٩٠ کتاب الصلوۃ

قولہ وذلک بعد ای متاخر عنہ بکثیر ١٢

قولہ ما یصیر الظل لاحسین ما یصیر قامتین ١٢

قولہ ولا تضاد حاصل ما ثبت الطحاوی ہہنا ان اول وقت العصر حین یصیر ظل

كل شيء مثليه وآخر وقته المستحب حين يصير مثليه وآخر وقته مطلقا حين تصفر الشمس الى
ونصفه الى الغروب وقت مهمل ١٢

قوله يخرج بدخوله الى بدخول وقت الاصفرار ١٢

قوله من حجة الآخرين وهم ائمتنا الثلثة ١٢

قوله من حجة الآخرين القائلين ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس ١٢

قوله في ذلك الوقت فدل على ان وقت العصر باق بعد

قوله في الحديث وهو صلاة عصر اليوم ١٢

قوله واما وجه النظر تائيد لما اختاره اولا ان آخر وقت العصر حين الاصفرار ١٢

قوله وقت العصر سواء قبل اصفرار الشمس ١٢

قوله فمناط كل وقت الفجر مطلقا والاركعتيه وفي العصر بعد ما صلى الفريضة ١٢

قوله ان غروب الشمس اي حين تصفر ١٢

قوله وان نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جواب عما احتج به الآخرون على سواء
فقتضيه ما بداء التطبيق بين حديث الادراك واحاديث النهي ١٢

قوله ناسخ اي لان النسخ مقدم على التطبيق عندنا لان فيه اعمال كل من
الحكمين بتمامه في وقته ١٢

قوله فهذا وهو النظر فقد اختار ان آخر وقت العصر الى والتغير لذا حال ببطلان العصر بعد
بدخول هذا الوقت الناقص كما في الدر المختار ١٢

قوله وهو قول ابي حنيفة رحمه الله اي ما تقدم من ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس فكان
الاولى ابدال هو بذلك ليفيد بعد الشارة اليه وتميز مقابلته بهذا لكن لا حرج بعد
وضوح المراد فقد قدم ان ممن قال بذلك اي بان آخر وقت العصر هو غروبها
ابو حنيفة وصاحباه اما هذا الذي اختاره الطحاوي فمعلوم ان احدا من ائمتنا

Marfat.com

الثلثة لم تقيل به بلهم ازاروه نية الحسن بن زياد ان من وقت التغيير الى المغيب وقت مجمل
كما حكاه عنه الامام شمس الائمة السرخسي كما في الحلية وغيرها واما رواية النادرة بالتسمي قولا نما
القول بالقدم والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

ص ٩٢/ قوله حسين نظيم اقول هذا جمد الله من الدليل على قول الامام الاعظم ان الشفق هو البياض فان
المراد بظلمة الليل لا يكون الا ظلمة المشرقية حيث هي بدو المغرب لا شمه فكذلك الظلمة
المغربية والسواد الا فق جوابها وذلك هو غيوب البياض ١٢

ص ٩٢/ قوله حين يغيب الا فق اقول هذا ايضا دليل على قول الامام فان المراد قطعا الا فق الغربي
وغيوبه بالظلمة لا بالبياض كما لا يخفى ١٢

قوله وان آخر وقتها المستحب ١٢

ص ٩٥/ قوله حدثنا اسمعيل هو خاله المزني ١٢

قوله قال ثنا محمد بن ادريس هو الامام الشافعي ١٢

ص ٩٦/ قوله كهل اصحاب نافع اقول لكن تابعه عبيد الله بن عند مسلم اذ قال حدثنا محمد بن مثنى قال
نا يحيى عن عبيد الله قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب و
العشاء بعد ان الغيب الشفق ويقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جد به
السير جمع بين المغرب وعند العشاء الترمذي اذ قال حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن
عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق
ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به
السير قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح فالوجه هو الجواب بان جمهور رواة الا قصة
عن ابن عمر سالم وعبد الله بن واقد ونافع جمهور من روى عنه كفضيل بن غزوان عند
ابي داود وابن جابر عنده وعند النسائي والطحاوي وعبد الله بن العلاء عند ابي داود
تعليقا واعطاف بن خالد عند النسائي والطحاوي وعيسى بن ابان في الحج و

Marfat.com

واسامة بن زيد عند الطحاوي كلهم ذكروا ما هو نص مفسر لا يقبل التاويل ان النزول وصلاة المغرب كانا قبل غيوب الشفق فقول ايوب والقولديري واحب ابي داود رفعا للتضاد لان القصة واحدة ومن القواعد المسلمة عقلا ونقلا رد المحتمل الى المعين لا عكسه وقد ذكرنا كل تلك الروايات في رسالتنا في هذا الباب ١٢

اقول وتابعه ايضا موسى بن عقبة فعند عبد الرزاق عن معمر عن ايوب وموسى بن عقبة عن نافع وقته فاخر المغرب بعد ذهاب الشفق حتى ذهب ساعة من الليل كما في الزرقاني على الموطا - واقوى الكل ما للبخاري في الجهاد وباب السرعة حدثنا سعيد بن ابي مريم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرني زيد هو ابن اسلم عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما بطريق مكة فنبغه بن صفية بنت ابي عبيد شدة وجع فاسرع السير حتى اذا كان بعد غروب الشفق نزل فصلى المغرب والعتمة يجمع بينهما وقال اني رايت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد به السير اخر المغرب وجمع بينهما ١٢

قوله ما حديث عبد الله اقول هذا تفتن منه رحمه الله تعالى في الجواب فان الذي اجاب به عن حديث ايوب جابر في حديث عبد الله ايضا لان القدر المرفوع منه ايضا مجمل عن بيان للكيفية بان حدث ولا يفرق عبد الله ليفيد تمسك ابن عمر بفعله صلى الله تعالى عليه وسلم على ما فعله هو من الصلاة بعد غيوب الشفق فكان المرفوع فيه بنفسه من هذا الوجه فان هذا ماش على حديث ايوب ايضا فانه اخبر انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان مجمع دائما ازيد وتم جمع بكذا فدل على ان هذا هو المراد في المرفوع ولو كان ثمة صلى الله تعالى عليه وسلم في آخر الوقت كيف كان يسوغ له ان يؤخرها عن الوقت ليجمع بذلك وتمام الكلام في رسالتي حاجز البحرين الوافي عن الجمع بين الصلاتين ١٢

قوله قال ثنا الحماني هو يحيى بن عبد الحميد من اعيان الحفاظ صاحب المسند لكنه ليس بمتقن قد اكثر عنه فسهد في هذا الكتاب وسماه في احاديث ٢ ج ص ٣٠٠ من عين ١٠٠ ١٢

Marfat.com

قوله حدثنا ربيع المؤذن هو ابن سليمان المرادي ابو محمد اعرج مصري صاحب الشافعي نقله من الحاوية عشرة ١٢

قوله قال حدثنا بشر بن بكر هو التنيسي البجلي روى عن الاوزاعي وحريز بن عثمان وعبد الرحمن بن يزيد بن جابر وسعيد بن عبد العزيز وجماعة وعنه الحميدي والشافعي ودحيم وربيع المرادي وآخرون وثقه ابو زرعة وغيره كذلك في التقريب وقال في الميزان عند ذكره للتمييز اما بشر بن بكر التنيسي فصدوق ثقة لا طعن فيه اهـ وهو من رجال صحيح البخاري ١٢

قوله قال حدثني ابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثقة من رجال الستة ١٢

قوله قال كنا مع ابي هريرة وفي كنز العمال ج ٨ ص ١٩٠ مرمز للبيهقي في صحيح المختارة عن ابي عون قال كان علي رضي الله تعالى عنه يؤخر العصر متى ترفع الشمس عن الحيطان اهـ ١٢

قوله عن يعقوب ابي يوسف ١٢

قوله عن النعمان الامام الاعظم ١٢

قوله عن جابر بن عبد الله قلت في مرد مصنف ابن ابي شيبة حدثنا مالك بن اسمعيل عن حسن بن صالح عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال كل من كان له امام فقراءته له قراءة وهذا سند صحيح وكذا رواه ابو نعيم عن حسن بن صالح عن ابي الزبير ولم يذكر الخفي كذا في اطراف المزي نسخة ١٢ جوهر النقي وتمامه فيه ص ١٥٩ ج ٢ ١٢

قوله عن جابر الجعفي ١٢

قوله وليث كلاهما ١٢

قوله قال حدثنا يحيى بن سلام ضعفه الدارقطني وقال ابن

عدي قال في التقريب صدوق خطئ ورمي بالرفض اهـ واذا كان صدوقا فلم يكن يعتمد الرفع بعد ما سمع وانما الامر عندنا والله تعالى اعلم ان ما هو اسمع الحديث مرفوعا وموقوفا كان يرويه على الوجهين وكان اسمعيل سمعه منه مرفوعا والآن حين

سمع الوقف قال له ارفعه فقال له الامام خذوه بر عبته تادیبا له علی اسند راکبه علی الشیخ وما کان ذلک لیمنعه من روایته سبعه من ارفع ۱۲ منه

قوله قال فقلت لمالک ارفعه قلت ذکر البیهقی فی خلافیاته انه روی عن اسمعیل بن موسی السمدی ایضا واسمعیل صدوق وقال النسائی لیس به باس وقال ابن عدی احتملوه الناس وروا عنه وانما انکروا علیه الغلو فی التشیع ۱۲ الجوهر النقی صـ ۱۵۴ تعلیقه روبر کتب بیجه

۱۲۹ قوله عن زید بن ثابت ورواه مسلم فی باب سجود التلاوة ۱۲

صـ ۱۳۳ قوله فاوجبوا اثبتوا ۱۲

۱۳۴ قوله فی حال حرب هذا ما استقر علیه رأیه بهینا وقد تظافرت النقول عنه کتب کمذهب کالعتبیة والملتقط والسراج الوهاج والاشباه وفتح المعین وردالمحتار وغیرها انه قال انما لا یقنت عندنا فی صلاة الفجر من لم یقنت علیه فان وقعت فتنة او بلیة فلا باس به آخر فعلم انه فی کتاب آخر له رحمه الله تعالی والذی قاله بهینا انما حط فیه کلامه علی نفی وجوب حیث قال ان تنفع لیکون یجب لمعنی سوی ذلک والله تعالی اعلم ۱۲

صـ ۱۶۱ قوله وجب له ای ثبت ۱۲

قوله فی اشباه فعلم ان الداخل من غیر المدخل غیر داخل ۱۲

قوله من النکاح الصحیح فعلم ان الخارج من غیر المخرج به الامور قد یصیر خارجا ۱۲

قوله فکان قد تثبت الاسباب صوابه ثبتت بیدان اسباب الدخول واسباب الخروج کلها قد تثبت شرعا ونحو ونحو اعلم خلافها دفع ذلک من خالف فی الخروج قد یخرج بخلاف من خالف فی الدخول حیث لا یدخل اصلا ۱۲

صـ ۱۷۳ قوله یشفع آخر بیدان الترویح لا یکون علی رکعتین فقط بل علی شفعین وذلک لا یصح فی احدی عشرة رکعة الا بجعل الوتر ثلثا اذ لو جعل واحد الشفع الاخیر

Marfat.com

بعد تروحیتین وحصل ولو حصل خمسا فذلک تروحیة وشفع واحد لکن سیقع تجویز اسکون
الاتیان بالسبع والترویح واحد ۱۲

ص ۱۸۷ قوله عن خالد بن ایمن المعافری تابعی ارسل حدیثا فذکره ابن عبد البر فی الصحابة ثم انکر
علی بن ابی حاتم ایراده ولا انکار علیه فانه بین امره آخر اصابه من القسم الرابع وذکر هذا
الحدیث بعینه وقال البخاری رواه ای فی تاریخه من هذا الطریق طریق عمرو بن شعیب
وقال وقال ابو عمر لا یعرف فی الصحابة وللذکره غیره ای ابن ابی حاتم وانما یعرف هذا من عمرو
بن شعیب عن سلیمان بن یسار عن ابن عمر کذا قال وقد ذکره البخاری کما تری اهـ ۱۲

ص ۲۵۸ قوله لاصفة الفرض اقول جوابه واضح فان منشاه لیس نفس وجوب الفریضة بل وجوب
القیام فیها دون المنافلة وسجدة التلاوة لا یجب فیها القیام ۱۲

ص ۲۱۵ قوله قال جلس رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ظاهره خطبته جالسا فخطبه دلیل لاصحابنا
ان القیام لیس فی الخطبة فریضة ولا شرط لصحة ۱۲

ص ۲۸۴ قوله فلم یکن ذلک ای ترک الصلاة علی الجنائز فی المسجد ۱۲

قوله عندها الکرامة عند ام المؤمنین ۱۲

قوله حدثت فانها لم تسلم بالکراهة الحادثة ۱۲

کتاب النکوة ص ۳۰۱ قوله وقد حدثنی هذا شروع فی بیان الروایة الاخری ۱۲

قوله مثل قول ابی یوسف المذکور اولا انه یحرم علیهم کل صدقة مطلقا ۱۲

قوله فبهذا نأخذ فبهذا القول الاخیر نأخذ اقول هذا معنی کلام الطحاوی ولذی لا
محتمل له الا بهو کیف وانه قد اورد اولا ما یوهم حل الصدقات لبنی هاشم ثم رده کلا
مرده ثم قال تواترت الاحادیث بالتحریم فسردها ثم قال لا نعلم شیئا نسخها ولا عارضها
ثم شبه ارکان اطلاق التحریم من جهة النظر وقال انه مذهب الائمة الثلثة ثم ذکر الا
خلاف عن ابی حنیفة فافاد ان لا خلاف عن الصاحبین فی التحریم ثم ذکر وجیته

Marfat.com

الجوانبه بلفظ التربیت ثم ذکر سنت عن ابحنیفة مثل قول ابی یوسف فهل ذکر
قولا لابی یوسف الا التحریم فوجب ان یکون هذا ذکر الروایة الاخری وفیها قال فهذا
ناخذ فوجب ان یکون مراد ابترجیح ثم اخ وکرهای اکرههما لموالیهم فهل کان یجز بالهم
وبکیف یبیعها لموالیهم ثم ذکر انه یختنا جواز الاعمالة وان ابا یوسف لا یجز بها فیاسبحن الله
ان کان المراد بقول ابی یوسف الماخوذ هو جواز الصدقات فهل کان ابو یوسف یحلها لهم
ویحرم العمالة فتحقق عندی ان الامام الطحاوی انما اخذ بروایة التحریم وانه لا رکون
له الی الجواز اصلا حتی کرههما لموالیهم وانا فی عجب عاجب من العلماء حیث یسنوا ریه
الاخذ بالجواز وکانه زاغ بعض الابصار اولا ثم تتابع الناس یعتمدون علیه فی النقل
من دون مراجعة او تدبر والله تعالی اعلم ۱۲

۳۲۵ قوله حتی نسخ الله عزوجل کون الحکم هو ذلک من قبیل ثم نسخ بنزول من الفجر فی غایة
الخفاء بل الظاهر ان الحکم هو هذا من الاول وانما خفی معناه علی بعض من لم یحط النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم فبینه الله تعالی بانزال من الفجر افاده ان امام التفاضی عیاض ونقله
النووی فی صیام صحیح مسلم ص ۳۴۱ وهو الظاهر والله تعالی اعلم - واما حدیث حذیفة فانما
معناه عندی علی وجهین احدهما بانغ فی قرب الفجر فعبر به کذا وهی مما درة شائعة ومنها
قوله تعالی فبلغن اجلهن والثانی ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم آخر السحور ان قبیل الفجر
بحیث ظن حذیفة رضی الله تعالی عنه طلوعه وما کان طلع وقد ذکرنا من نظائر هذین الوجهین
فی رسالتنا حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۲

۸۷ قوله فان قلت ای عبرت بالزنا ولم تقل تزوج ۱۲

کتاب الحدود — جلد دوم

قوله الواطی صفة المتزوج ۱۲

قوله علی ذلک النکاح ۱۲

۱۵۹ قوله منهزما مسال من انتاء فی مررت وکان الاحسن فی العبارة ان یقدمها الی قرب — کتاب السیر

Marfat.com

اثنار حنیفول مررت منبر ما علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکان الاحسن منہ ان
یقول وانا منبرہم ہذا ولکان لفظ الصحاح ہکذا ومع ذلک کان الاحسن ما بروایۃ ان سیدہ
ما جد ہذہ ولکن المسلمین بحمد اللہ لا یلتبس علیہم شئی من ذلک فلذا تساہلوا فیہ

ثم رأیت لفظہ فی صحیح مسلم وفی صحابۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارجع منبرنا ومررت
علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسجد علی تعلیۃ الشہداء کحدیث فہذا انفیس نظیف ۱۲

ص ۱۶۴ کتاب الجمعۃ بعد الفی — قولہ لمعاویۃ بن صالح الراوی عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس ۱۲

ص ۲۱۳ کتاب البیوع — قولہ الی الذی مدح الانصار ہو سوید بن الصامت علی ما فی الصحاح من العزی ۱۲

قولہ لیست لسنبہا صوابہ کما فی الصحاح وعنہا فی تاج العروس ص ولیست
لسنباء ولا رجبیۃ نہ ولکن عزا فی السنین للجوالیقی اہ قال فی القاموس الترجیب
ان یبنی تحت النخلۃ وکان تعتمد علیہ والرجبۃ بالضم رسم ذلک الدکان
وہی نخلۃ رجبیۃ کعمریۃ وتشدد جیمہ بنسب نادر اہ واستشہد لہ فی تاج العروس بہذا
البیت وقال الضعیف نخلۃ بالجودۃ وانما لیس فیہا سنباء التی احصانہا السنۃ
وقیل ہی التی تحمل سنۃ وتترک اخری اہ وقال قبلہ ترجیبہا ان یجعل حول النخلۃ شوک
لئلا یرقی فیہا سارق فیجنی ثمرہا اہ سیدان نخیل الانصار لا ہی سنباء احصانہا سنۃ ولا
رجبیۃ ممنوعۃ عن المجتہدین بل ہی عطایا فی السنین المہلکۃ ۱۲

ص ۲۸۱ کتاب القضاء والشہادات — قولہ لیس بالذی یثبت قال ابو حاتم لیس بالمتقن وقال ابو عمر لیس بالقوی کذا فی المیزان ۱۲

ص ۲۸۲ — قولہ وقد یجوز ان یکون اردیہ وحاصلہ انہا واقعۃ حال لا عموم لہا ۱۲

قولہ ان عمر صوابہ عمہ ۱۲

قولہ ممن جاء صوابہ فمن بالفاء ۱۲

قول یقول الاحقاء صوابہ لیقول بزیادۃ لام الجر ۱۲

ص ۲۸۳ — قولہ عن عبد الحمید عن عبد الملک نہا زائدتین بین الطرفین وانما عند مسلم فی کتاب الایمان ص

عن ابی عوانۃ عن عبد الملک ۱۲

قولہ عن عاصمۃ بن وایل بن حجر ۱۲

قولہ عن ابیہ وائل بن حجر ۱۲

ص ۲۸۷ قولہ رواہ یہتب الہیب مضی الطفنۃ فی صبیم مطعون والمراد الدخول ۱۲

ص ۲۹۲ قولہ کان ہذا رسم کان ۱۲

قولہ لاحد الرجلین ای اشارت بلفظۃ ہذا الی احدہما ۱۲

قولہ یاتیہا جرکان ۱۲

قولہ ان ہذا رسم ان ۱۲

ص ۳۲۴ کتاب الاشربۃ قولہ حدثنا محمد ہو ابن سلیمن بن بجی ثقۃ ۱۲

قولہ قال ثنا ابونعیم ہو الفضل بن دکین کما اخرج حدیث عنہ ابوبکر بن ابی خیثمۃ فی تاریخہ فقال حدثنا ابونعیم الفضل بن دکین احد ثقات ثبت من رجال الستۃ ومن کبار شیوخ خ ۱۲

قولہ قال ثنا مسعر بن کدام ثقۃ ثبت فاضل من رجال الستۃ ۱۲

قولہ عن عبد ربہ بن سشداد ہو محمد بن عبید اللہ بن عبید اللہ بن اصبغ ثقۃ من رجال سنن الا ابن ماجۃ ۱۲ منہ

قولہ عن ابی عوان التقفی ثقۃ فقیہ جلیل من رجال الستۃ ۱۲ منہ

ص ۳۲۶ قولہ قال حدثنا زہیر بن معاویۃ زہیر انما سمع من ابی اسحق بعد الاختلاط کما فی المیزان والتقریب ۱۲

قولہ حدثنا روح بن الفرج ہو القطان ابو الزنباع کان من اشقات فالہ فی تہذیب التہذیب ۱۲

قولہ قال ثنا عمرو بن خالد ہو الحرانی احد اصحاب زید ۱۲

قولہ فی بطونہا ہو ابہ لبطونہا ۱۲

قولہ عن سعید بن ذی لعوۃ فی سعید ضعیف وجہالۃ کما فی نسخ الہند ۱۲

قولہ حدثنا محمد رواہ الدارقطنی فی سننہ وہو ضعیف لسعید ۱۲

Marfat.com

قوله عن ابن علقمة انظر فان الظاهر ان صوابه عن ابن عمر عن ابيه ۱۲

ص ۳۲۷ قوله عن الشيبانی ای اسحق ۱۲

ص ۳۲۸ قوله حدثنا ابوبكرة بكار بن قتيبة القاضی ثقة ۱۲

قوله قال حدثنا ابواحمد الزبيری محمد بن عبدالله بن الزبير بن عمرو ان هو الثوری الامام ۱۲

قوله قال ثنا ابواحمد الزبيری ثقة ثبت من رجال الستة الا انه قد يخطئ فی حديث الثوری

قوله عن علی بن مدرك ثقة رمی بالتشيع من رجال الاربعة ۱۲

قوله عن قيس بن حبتر ثقة من رجال ابی داود ۱۲

قوله حدثنا محمد بن حرمة ثقة نص عليه فی الميزان ۱۲

قوله قال ثنا عثمان بن الهيثم ثقة تغير فصار يتلقن من رجال البخاری والنسائی من كبار

العاشر ۱۲

قوله قال حدثنا عوف بن ابی جميلة ثقة من رجال الستة رمی بالقدر والتشيع ۱۲

قوله قال ثنی ابوالقموص ثقة من الاربعة من رجال ابی داود ۱۲ ت نص المحقق علی

الاطلاق فی باب الشهيد فی الفتح ان الاخذ ممن تغير اذا لم يعلم احذه لعدم التغير وكان فی

الامر ريبة لم ينزل حديثه عن درجة الحسن ۱۲

ص ۳۷۳ قوله ونور صوابه ثور بالمثلثة ۱۲

كتاب الكراهية - قوله واليسر صوابه النسر بالنون ۱۲

قوله حدثنا ابن ابی داود اسمه ابراهيم ۱۲ قوله يابی صوابه بانبات ۱۲

قوله حدثنا ابن ابی داود اقول الحمد لله وقد رواه ~~الامام~~ قوله وان لا يخلد صوابه والا

قوله حدثنا ابن ابی داود اسمه ابراهيم ۱۲

قوله حدثنا ابن ابی داود اقول الحمد لله وقد رواه الامام احمد فی مسنده

مسند عبدالله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما ج ۲ ص ۲۰۱ فقال حدثنا محمد بن ابی

Marfat.com

ثنا ابو معشر البراء ثنی صدقة بن سلیمان ثنی معن بن ثعابة المازنی والحی بعد ثنی الا
عشی المازنی قال اتیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فالتمسته یا مالک الناس ودیان
العرب انی لقیت ذربة من الذرب عندوث العقیبا اطعام فی رحب فخاقتنی بنزاع دب
اخلفت العبد ولطمت بالذنب وبن شر غالب من غلب اهـ اقول وتابع البراء
عوف بن لهیعة عن الحسن عن صدقة بن سلیمان عند عبد الله بن احمد فی زیادات
المسند کما فی الاصابة ج ۲ ص ۲۶۹ واخرجه احمد من وجه آخر من طریق محمد بن
امین بن ذروة بن نضلة بن طریف عن ابیه امین عن ابیه ذروة عن ابیه نضلة
ان رجلا منهم یقال له الاعشی اتاه وهو فی البقیع یا سید الناس ودیان العرب ومن هذا
الطریق اخرجه ابن ابی عاصم والبغوی وابن السکن وقالوا یا ملک الناس او یا ملک الناس
علی اختلاف نسخ الاصابة فی نضلة بن طریف ج ۳ ص ۱۱۴۴ ۱۲

قوله قال ثنا المقدمی هو محمد بن ابی بکر بن علی ثقة من العاشرة من رجال الشیخین والنسائی ۱۲

قوله قال ثنا ابو معشر البراء یوسف بن یزید من رجال الشیخین صدوق ربما اخطأ ۱۲

قوله والحر بعده صوابه والحی بعده ای ومحمد ثنی بعده بالحدیث قبیلة بنی مازن بکلام وثلثة منهم

قوله قال حدثنی الاعشی المازنی هکذا ابو بکر بن ابی داود فی مسند الامام احمد وفی الاصابة من زیادات المسند لابن الامام قالوا احدثنی الاعشی اعاد الضمیر الی معن والحی طلیم ۱۲

قوله اتعبیها صوابه ترغیبها ای اطلب لها ۱۲

ص ۳۷۷ قوله قال سألت سعید هو ابن ابی بردة ۱۲

ص ۳۷۸ قوله فیقول من اعدی الاول المقبول من اعدی الا محذوف ای یقول اعدوی ثم رد علیه بقوله من اعدی الاول ۱۲

ص ۳۷۹ قوله لن مع جناب البلاء الذی فی جامع الصغیر معزیا للامام الطحاوی کل بالام ۱۲

ص ۳۸۲ قوله التخییر بینه وبین احد من الانبیاء تنبیه یجب التنبه له اقول وجه ذلک

Marfat.com

الحمد مراد الامام بهذا الكلام النهي عن التفضيل بوجدي والعياذ بالله تعالى تنقيص غيره
من الانبياء صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو احد التاويلات عند العلماء في حديث لا تخيروا
بين الانبياء والا فالامام نفسه صرح في كتابه المستطاب مشكل الآثار بما
مثله بعد ذكر احاديث في فضله صلى الله تعالى عليه وسلم فعلمنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم
اعطي منزلة فوق منزلة من قبله من الانبياء اجمعين ثم زاده الله تعالى بان بعثه الى الناس
جميعا خلاف غيره من الانبياء وانزل عليه قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم
جميعا وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي (ذكره باسانيده ثم
اسند عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضلت
على الانبياء بستة الحديث (قال) ففي هذا ما قد دل على فضله على جميع الانبياء وقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروني على موسى وما روى عنه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينبغي
لاحد ان يقول انا خير من يونس يحتمل انه قال قبل علمه بتفضيل الله تعالى اياه على
جميع خلقه وكذا جوابه صلى الله تعالى عليه وسلم لمن قال له يا خير البرية فقال ذاك ابي ابرهيم
يحتمل انه قبل ان يتخذه الله خليلا فلما جعله خليلا عاد بالخلة من الله تعالى منزلة ابرهيم
في الخلة وهي محبة التي لا محبة فوقها فزاد عليه بذكره صلى الله تعالى عليه وسلم فيما لا يذكر
فيه ابرهيم عليه الصلاة والتسليم في التاذين والاقامة واعطائه في الآخرة المقام المحمود
الذي لم يعطه غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (ثم اسند في ذلك احاديث ثم قال) فالمقام
المحمود ما اختصه الله تعالى به في الآخرة حتى يغبطه به الاولون والآخرون ففي هذا كله دليل
ان ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم في ابرهيم وموسى ويونس عليهم الصلاة والسلام انما كان ذلك
قبل اعلامه اياه وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروا بين انبياء الله محمول على التفضيل
بآرائنا من غير توقيف فاما ما بينه لنا فقد اطلعنا منه على ما هو مختصرا فقد اتى رحمه الله تعالى
على جميع الاحاديث المذكورة ههنا في هذا الباب وذكر الجواب الصواب عن كل منها فردا

Marfat.com

فرداد افصح بما ہو معتقد المسلمین قرنا فقرنا فالحمد للہ الذی کشف الغمہ وفرج
عن ہذا العبد الاذی منہ فلقد کان ثقل علی کلامہ ہہنا وحالت فی نفسی امور
شدیدۃ العناد کنت اسکن قلبی قائلا یا ہذا ان ہذا امام جلیل حوی من علوما
دہیئا مالم یحوہ احد بعدہ بل لم یکن فی حیاۃ معبۃ الفقہ والحدیث احد فضمن ادرک ستمائۃ
حتی البخاری ومسلما ومن دونہما رحمہم اللہ تعالی فکیف یجعل ان یخفی علیہ ما حادیث
المتواترۃ القطعیۃ الا ثبتہ فی التفصیل مطلق ولنبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
محبی والشمس فی البعۃ النہار ام کیف یتصور ان یتوقف مثل ہذا امام فی ما جمعت
علیہ الامۃ من لدن الصحابۃ الکبار لکن کان قلبی ینازعنی ویبارینی نفورا مما یعطیہ
ظاہر ہذا الکلام حتی کدت والعیاذ باللہ ان اخرج الطحاوی من قلبی الی ان تدارکنی رحمۃ ربی فوقفت علی کلام الامام فی مشکل الآثار فحل المشکل وازال الغبار
والحمد للہ العزیز الغفار ۱۲

ص ۳۹۸ قولہ قال لا تعبروا الخ صوابہ لا تعبروا ۱۲

ص ۳۹۹ قولہ ان حدیث عبد اللہ بن عمر المصدر بہ فی اول الباب ۱۲

ص ۴۲۹ قولہ ابن اختہ صوابہ ابن اختہ بالمثناۃ الفوقیۃ مکان النحتیۃ ۱۲

ص ۴۳۵ قولہ کضلیع بن سلیمن قال الدارقطنی یحتملون خبرہ وما بس ۱۲ مصححہ

Marfat.com

حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری

علامہ بے عدیل، فقیہہ بے مثیل، قاضی القضاۃ بدرالدین عینی کی مشہور و معروف شرح بخاری ہے۔ احناف میں یہ شرح بہت مقبول ہے۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح بخاری موسومہ بہ عمدۃ القاری پر ہے۔ عمدۃ القاری کے مصنف کے حالات شرح معانی الآثار کے سلسلے میں مطالعہ کیجیے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ تدل علی ذلک روایۃ ابی الاسود فی مغازیہ وتقدم آخر ۱۲ روایۃ ابن اسحق ماذا اقرء لکن لتقدم ایضا تمہ ما احسن ان اقرء ۱۲

قولہ ای ندہ الخمس فافہم فانہ صرح البعلان فقال لندہ ذاتہ وصفاتہ تعالی لا یعلمہ الا ہو ولا یرجع الی شیء من الخمس ۱۲

قولہ بانہ مما یتعلق بامر الدین والجزاء ونحوہا احسن منہ افقہ القسلانی فی العلم صـ۱۵۱ ای مما یصح رویتہ عقلا کرؤیۃ الباری تعالی وبلغ عرفا مما یتعلق بامر دین وغیرہ ۱۲ ۱۲

عوان بقول التخصیص العرفی بما یلیق بالرؤیۃ العرفیۃ اما لکانت فقد خلیل اللہ ابراہیم لما ارؤی ملکوت السموات والارض رأی جبلا بنزنی ثم آخر بنزنی ثم ثالثا بنزنی مبلغ بلغ سبعا، وقال القسطلانی فی المواہب (ما نصہ) من الاشیاء آخر وہذا رشارۃ الی الجواب علی العموم واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ وان تکن الاخیر ذلک فاذنی منہ صماء انعم اللہ اجورکم وارتم نورکم فقال ہذا ہو علم المبارک ۱

قولہ وقال ابن المنذر انفرد ابراہیم النخعی اقول یہ ہذا قد روہ مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کما مر ۱۲

قولہ منہا حدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجہ ۱۲

قولہ عن ہذہ بثیء الکتب انہ مستفاد ای علمہا اقول کیف وقد تقدم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ صحیح ابی عوانۃ منہا بلفظ فاما ما ذکر لا یعلمہ الا اللہ تعالی فقد مر ۱۲

قوله قلت هذا الكلام سهو مدليساوى سماعه لقول ضعفه ايضا اسرار قصني وراسيتي كما في
المرقاة نقلا عن الشيخ صـ ٢٦٦ ثم خبرني ان لخطاء وقع في المرقاة وانما نقل ذلك الكلام
في حديث ابي سعيد جمع في ما بضعه ١٢

قوله انما فعله لتشغله بامور المسلمين اقول هذا سبب لذلك وسياتي ان ضعفه قاتما ١٢

قوله ان لما زي في تعلم اقول هذا رد لما ضم الى قال عياضي صلح وحبا ١٢

قوله يليه بسباطة عظيمة مرتفعا لعل اصوا بكون الطرف الذي يليه من السباطة عاليها
وذلك كما في المرقاة قال الدبري قيل كان ما يقابله من السباطة عاليا ومن خلفه
لو جلس مستقبل السباطة مستقبلا ليه خلفه ولو جلس مستدبرا لها بدا عورته للناس اه

قوله من معلى بن اسد في المحاربين قلت وفي الزكاة عن مسدد وفي الطب عن عبد الاعلى
وعن موسى بن اسمعيل وعن ابن ابراهيم ١٢

قوله واخرجه ابو داود في الطهارة قلت بل رايته في الحدود ١٢

قوله وعن محمد بن قدامة رايت في الحدود عن محمد بن بشار ١٢

قوله واخرجه النسائي في المحاربة اقول ترجمه الترمذي في الطهارة عن الحسين بن محمد
الزعفراني وابن ماجة في الحدود عن يعقوب بن حميد عن خصيف اعلى النجفي ١٢

قوله وقال يعقوب الواقدي هو ابن محمد العسقلاني ١٢

قوله وهو احد مشايخ ائمة الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ولم يذكر الا بوال اقول قد صح من روايات همام وشعبة وسعيد بن ابي عروبة
كلهم عن قتادة اخرج جميعها البخاري في الطب والركوة والمغازي على الولاء وصح
ايضا من طريق ابي قلابة عن انس عند البخاري في المحاربين وفي الوضوء وفي الجهاد و
في التفسير وفي الديات ومن طريق حميد وعبد العزيز بن صهيب عن انس عند مسلم في الحدود ومن عبيد

Marfat.com

قوله والحديث رواه ابوهريرة اقول وابن عمر رواه ابوداود وفي اخرى الحدود - وام المومنين رواه ابن ماجته في الحدود والنسائي في المحاربة وابن عباس رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق كما في الدر المنتقى ص ۲۷۸/۲ وجرير بن عبدالله البجلي كما في ابن جرير ص ۱۲ ۱۲

قوله رواه ابوهريرة اخرجه عبدالرزاق لكن قال فيه رجال من بني فزارة كما في الدر المنتقى ص ۲۱۰/۲ ۱۲

قوله قال الحنفية ازمن سنة الدين وهو اللاحوي اقول هذا يعارض الاولين ومتون المذهب على الاول وقد تقدم رو آخر ص ۹۵۴ ان باب السواك من احكام الوضوء عند الاكثرين ۱۲ هذا جلد دوم

قوله فقال سألت عائشة فذكرت هذا الحديث اقول المراد بعبر هو ق ، لعله بلغه لحديثها ايضا رضي الله تعالى عنها ما رأيت صلى الله تعالى عليه وسلم ولا رأى مني ۱۲

قوله فان الاذى لا ينجس بالبول كرامة اي لمسلم الكافر فيه نجس العين بالاجماع ۱۲

قوله احدها ان يكون احد لفظي اللواء زايد اقول لا زيادة فان الاول بدل على حمار الماضي والثاني على وقوعه كذا ۱۲

قوله حتى انها اسهم كانت لسوارية خير بذالاحتمال هو الاحسن لعدم الانحصار لتبادر اليه الذهن في اول نظر والله تعالى اعلم ۱۲

قوله واما الشافعية فانهم كرهوا الصوم مطلقا سياتي ج ۵ ص ۵۱۹ ان هذا قول بعض الشافعية وان الامام الشافعي معنا ۱۲

قوله اخرج البخاري الضافي للعباس سياتي ص ۱۷۷ موضع اخر خرج فيها ۱۲

قوله عن محمد بن عمرة عن عون به اقول سقط بينهما عمر بن ابي زائدة اخرجه في باب القبلة للصائم من ردم ۱۲

قوله فان العقر بالكف لا يتصور اقول العقر ما في الكف مقر لبول فواخرجه بيده وقتله بيده ۱۲

قوله فضاء ليس فيه شيء ليستره في ابن ماجة في العيدين بستنه به ۲

صفحہ ٢٧٤ قولہ لو رود النہی بذلک رواہ الحاکم وابوداؤد والترمذی والنسائی وصححہ احمد ١٢

صفحہ ٢٧٥ قولہ فکان اسنونی ما اخلع علی المنذر وما اعتد النووی بقول احد من الفقہاء والنظار فیہ سیوا فضلہ وکیف یکون فقیہا من یعادی الفقہ ١٢

صفحہ ٢٧٦ قولہ وھو من افراد البخاری وہی بانفراد مسلم وزاد فیہ ومن رجال الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ایضا ١٢

قولہ الغراء الاخرج حتی یغیب التشقق عدہ فی النیل من القائلین بالاحمر نعم ١٢

قولہ وابی ھریرۃ ومعاذ بن جبل زعم فی نیل الاوطار ج ١ ص ٣١٢ ان ابا ہریرۃ قائل بالاحمر وھو وابن عمر وابن عباس وعبادۃ من الصحابۃ ١٢

قولہ والیہ ذھب ابوحنیفۃ واللہ وزاعی والمزنی وبہ قال ابوبکر راھویہ فی النیل وبہ قال عمر بن عبدالعزیز والاوزاعی والمزنی وابن المنذر والخطابی وحکاہ المبرد وثعلب اھ غنیہ ١٢

صفحہ ٢٧٧ قولہ عند قعود الامام علی المنبر بالخطبۃ ذکرہ السبکی فی تفسیرہ ثم ابرہ فی المدارک تحت الآیۃ نعم ھو لفظ البغوی ثم الخازن ٢

صفحہ ٢٧٨ قولہ مذھبہ وقوی بعضھم وھو تیا واللہ اعلم ١٢

قولہ وقد ذکرناہ من قریب فی الصفحۃ الماضیۃ ١٢

صفحہ ٢٧٩ قولہ فدل حینئذ بالظاہر ان عمر رضی اللہ تعالی عنہ رقوں ای دلالۃ فی السکوت وکیف یرد الذکر بعدم الذکر ولئن سلم فکیف یعارض رفع الصریح فالحق مع ابن حجر ١٢

قولہ وکذا ابوداؤد فانہ عدد الاضافۃ ببانیہ ١٢

صفحہ ٢٨٠ قولہ وفی الحقیقۃ ثامنہ خراط ماید ریک ومن ربناک ہذا وبا رکاملی حرف النص من حقیقۃ رحمک اللہ ورحمنا بک ١٢

صفحہ ٢٨١ قولہ فان فی روی ابن خزیمۃ فی صحیحہ ہو عند النسائی الا قولہ وان کانت المراۃ الخ ١٢

قولہ ویحتمل ان یکون اللام بکل واحد منہما حقیقۃ رقوں ہذہ حقیقۃ نویۃ ویدل علیہ قولہ ان الما[illegible] فی اللغۃ الاعلام فلد نیا فی کوز مجاز اشرعیا وسیاتی للشارح حنفی ان زیادۃ الا قامۃ

بالاذان تاويل ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله حتى يساوى الظل الشئ مثله الى التلول اى ما يقول به بعد الزمان ابدا مرة بعد اخرى و يجوز ان يتعلق بمقدر اى فخرا حتى الخ اخان شارح ص٥٢ ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله المثل سواء التل ١٢

قوله كل شئ مثليه آنات عديدة اى زمان قليل يسع صلاة الظهر لا سيما فى السفر وبعد واضح جدا وما روى ذكر الكرمانى انما يتبنى على زعم مساواة حال التلول حال الاشياء الاشباح خصوصا فى انفلال الشواخص لها - ما دامت حلول التلول لها وهو باطل بشهادة المشاهدة وشهادة اكابر الشافعية كالامام النووى وابن الاثير الجزرى والقسطلانى وغيرهم ان الظل لا يحصل للتل الا بعد الزوال بكثير حتى صرح ابن الاثير ان حدوث اصل التل بعد ذهاب اكثر وقت الظهر فلا تساوى ظلها الا فى اواسط المثل الثانى قطعا ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله لكونها من اثقل الصلاة على المنافقين اوخرج مخرج العادة فان شقتها عدم انما تحملها على منعه عن الخروج بالليل وحر الهاجرة بالنهار او الصبح ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله والذى يدل عليه سائر الروايات هذا كله البيهقى وسياتى الرد عليه فى الصفحة المقابلة ١٢

قوله رواه السراج اقول بل هو فى صحيح مسلم - وايضا ذكره قريبا ١٢

قوله والفقرة ياتى فى بفضل صلاة العشاء ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله حدثنا عجلان عنه اى عن ابى هريرة الذى عند حديث الباب ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله وقال بعضهم يعنى الحافظ فى الفتح

صفحه ٤٧٤ قوله ولا سنة وبما فى صحيح مسلم عن ابى هريرة (مختصره الشارح ... وسياتى بتمامه فى اول ص٦٥٤ ١٢

صفحه ٤٧٤ قوله عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه اى هو اقدم ... عنه على توفى سنة ٣٢ هـ وعلى ... سنة ٤٠ على ما فى ١٢

قوله بان الواجب جوز تركه لما هو اوجب منه فقد يترك مثل ذلك فى الجمعة عند مسلم فى ...

عن عبداللہ ہو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن
الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم اھ ملا
ارنہ قدمر حدیث ۶۸۳ من مسند عبداللہ بن وہب وفیہ لنبعثن رجالا من حول المسجد ویأتی للبخاری
حدیث ۶۹۹ ثم اخذ شعلا من نار فنسلم ان یبتدرہ ان یذہب لیشعل من نار ان بیوت حول المسجد
فیحرقہا علی من فیہا وبین الرجوح ما یفوت الجماعۃ نعم یفوت فضل الدرک ولیس لوجوب بل
لتیسرک للاقل من ندا وہو اکیدۃ فی المنسی لمنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا
فظہر ان الکل مستدلال ساقط من اصلہ واللہ اعلم ۱۲

قولہ وکل المراد بہ نفاق المعصیۃ لا النفاق الکفر اقول قد تبعہ علی ذلک القسطلانی فی ارشاد
الباری والزرقانی فی شرح المؤطا والصواب عندی خلافہ فان النفاق حقیقۃ فی النفاق الاعتقادی
فلا یصرف الی العملی الا بدلیل ولیس فیما ذکروا دلیل یشہد بہ بل الدلیل قائم علی خلافہ وانما احتیج الیہ
بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیصلون فی بیوتہم فاقول فیہ کان فیہم بیوت امن حول اہلہا
وفاق اجمعین کما لا یخفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤمن خالص ربوہ ابن ابی ذلک المطعون رأس المنافقین فلعل
منافقہم کان قد برئ بالصلاۃ فی البیت عذرا ممن امن منہم ان یشکوہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وقلب المنافق اجبن من ندا وحیدۃ الخبیثۃ اوہن من ذلک علما ان تبرء اللہ تعالیٰ المنافقین
من المؤمنین قد تاخر زمانا فلعلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یعلم بعد بنفاقہم ولم یحکم بقتلہم قبل اعلام
العلیم الخبیر فاخبرت الطائفۃ علی سنن مسنن انفن نفر الی ظاہر الاسلام اوان لبعضہم کان
اعتذر قبل ذلک بانہ یصلی فی البیت واخبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذلک بوحی فوافقہ علی
سبیل الاعتذار المکاذب فذکرہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بناء علی ذلک او ہو ماش علی
وجہ التقدیر ای ورن صلوا فی بیوتہم بعروف ان صلاۃ فی البیت لا تغنی عن المشہور
فاقول الاعراض عنہا انما یفید ترکہا لا ترکہم بہا وقد ترکہا وانما علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بانہ لا صلوۃ لہم فاقول لا مانع من العقوبۃ علی ترک المشہود کما ان عدم سجدۃ تعالیٰ یوافقہم

Marfat.com

یوم القیمۃ علی ترک الصلاۃ لقولہ تعالے عنہم لم نک من المصلین وقد ذمہم اللہ تعالی بقولہ لا
یأتون الصلوۃ الا کسالی وہو سبحانہ وتعالے اعلم بہم وبانہم لا الصلاۃ لم یصلوا اونشھوا
ثم فی الاخبار بانہم منتفعۃ بالنوۃ وہی تعلیم الحکم وانذار المومنین ان یفعلوا مثل ما فعلوا وبا جملۃ فلیس
فیما ذکروہ ما یقضی بانہم مومنون وفی نفس حدیث ما یشھد بانہم کما یدخل الایمان فی قلوبہم وذلک
قولہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او حدیث قول الذین
من حاد المسلمین ان وجدان عرق سمین احب الیہ من شہود الصلاۃ فی مسجد سید المرسلین صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم خلف سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فلیف لنبی ان الذین شھد اللہ انہم انہ
حبب الیہم الایمان وزینہ فی قلوبہم وکرہ الیہم الکفر والفسوق والعصیان انما یتاتی ہذا من
للذین اذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسہم ورایتہم یصدون وہم مستکبرون
کذا کک الشقی الذکبر وصاحب الجہل الاحمر واضرابہما رحمہ اللہ الہام النووی حیث قال لا الیقین
بالمومنین من الصحابۃ انہم یوثرون العظم السمین علی حضور الجماعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
وفی مسجدہ اھ وہذا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ شاہد بانہ لقد رأینا وما یتخلف عن
الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلاۃ
فتبین لک الحدیث وارد فی المنافقین الکافرین بہذان وردہ فیہم لا فیض احکم بہم کما
نبہ علیہ القاری فی المرقات واللہ تعالے اعلم ۱۲

قولہ منہا شرطا ای من الثبۃ ۱۲

قولہ ای الثالثۃ استثنافیۃ القصد الذی ہو الثبۃ ۱۲

قولہ ولا یعتد بافعلہ ومعنی عدم الاعتداد کانہ یعید واللہ تعالی اعلم انہ لا یعتد بہ فی امتثال
امر المتابعۃ بل یکون اثما مخالفا لانہ لا یعتد بہ فی موارد الصلاۃ وصحۃ القدوۃ فانہ
خلاف المنصوص علیہ فی کتب المذہب واللہ تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

الجلد الثالث ص ٦

قوله وانما مراده الذي في باب الحج ... ي في قوله صلى الله تعالى عليه وسلم وليقطعهما أسفل من الكعبين ١٢

قوله اذلم نيالوا سلوة ... شاوه ١٢

ص ١١١ قوله وبما رواه ... رواه الطبراني في تهذيب الآثار صورة الطبري ١٢

ص ٢٢٢ قوله وبزيد بن ثابت ... قلت وله شاهد عن [١٢] بن ثابت ... عند احمد ١٢

وفيه [١٣] عن سعد بن عبادة في صلاة صلى الله تعالى عليه وسلم ... لسعد لبعد ومنها لبشير اقد رواه الترمذي عن سعيد بن المسيب مرسلا ١٢

وفيه [١٤] عن الحسين بن وحوح عند الطبراني وغيره واصل الحديث عند مختصرا ١٢

وفيه [١٥] عن ابي امامة بن ثعلبة ذكره الزرقاني في شرح الموطأ فهم خمسة عشر ١٢

ص ٢٢٢ قوله وزاد بعد ما دعن لفظه بعد ما قبه ١٢

قوله واما حديث ابي هريرة فمتفق عليه بل رواه بستة ١٢

قوله واما حديث ابي قتادة فرواه البيهقي عنه ... وقبله الحاكم وصححه كما في نصب الراية ١٢

ص ٢٢٧ قلت وفيه جواز البناء في المصلى ليعرف بدليل قوله تعالى آية العلم الذي الخ قال الفتاح في الياتي صلى [٢] العلم بفسختين ما عمل من بناء ووضع حجر او نصب عمود ونحوه ليعرف المصلى ١٢

ص ٢٢٨ قوله وفي رواية ابي داود فصلى ثم خطب قلت بل هو بهذه الالفاظ عند خ في الاعتصام ١٢

ص ٢٣٣ قوله قالت الشراح ويعني الشواب منهن لا بل هو نفس البداية اي قوله منهن ١٢

قوله ولم حيث الفساد في الكل الى هنا ظلم الكرماني على ما يدل عليه السياق وقوله الذي يقول ما ظلمنا وزعما قاله بعض شافعي المعلول عليه عندنا الاطلاق في الثواب مطلقا كما تقدم ص ٢٢٨ بل والجائز ايضا على المذهب المفتى به كما في التنوير والدر ومن عادة هذا الامام نقل كلام شافعي او مالكي والسكوت عليه ممن لا يعرف يتوهم انه المختار عنده وليس كذلك بل قد يسرد اقوالا خارجة عن المذهب ولا يلم الى ذكر المذهب ومنشوه

Marfat.com

تأخذه عن شافعي والمالكية ولم يتعرض لقول الخنفية فهذا الامام يأتي به كما هو غير عازالية ولا يزيد عليه فثبت ۱۲

قوله وكان اذا جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر اذن على المسجد ۴ الظاهر ان هذه رواية ابن اسحق عن الزهري عند الطبراني يدل عليه ما في فتح الباري ص ۶۱۲ ج ۲ ۱۲

قوله ما روى الزهري عن السائب بن يزيد الخ

قوله سقط من ههنا لفظ ابان لان هذه رواية الطبراني وقد قال الشارح فيما يأتي ص ۶۱۲ في رواية ابي داود كان يؤذن على باب المسجد وكذا في رواية الطبراني اهـ كف وقد ثبت في رواية ابي داود والطبراني معا كونه بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم واذان على سطح المسجد لم يكن بين يديه وفي فتح الباري آخر ص ۶۱۲ ج ۲ في سياق ابن اسحق عند الطبراني وغيره عن الزهري في هذا الحديث ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد اهـ ۱۲

قوله على من هو بيده فهلك وكفى خلو جبهة الكريم الحمد في الاولى والاخرى ۱۲

قوله وخيل كل موضع فيه منبه وقاخن لعله تصحيف امير ۱۲

قوله ووقع في تفسير موبير عن الضحاك يعني التفسير الذي يرويه يشبع به جوبير عن الضحاك ووقع فيه من زيادة الراوي عن يزيد بن سنان اهـ كما افاده الحافظ في الفتح وليس معنى ان الضحاك يروي عن يزيد كما توهمه عبارة الكتاب ۱۲

قوله خارجا في السعد لعوارضه من كما في الفتح ۱۲

قوله فهو سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ما تيه فيه سقط ولعل [illegible] واما الاذان الثاني فهو سنة الخ وليس في الفتح الا قوله لكنه من [illegible]

قوله لكن في رواية ابي حمزة تقدمت الخ انظر رواية عبيد بن سيدان الاتية عليه في علامة خلافة عثمان ثم زاد الثالث ۱۲

قوله بين يدي الامام ونص عليه الشافعي اقول ويدل عليه قول بلال فيما [illegible] يدل عليه ما في الفتح عن الداودي عنده وهلم

Marfat.com

کما ہو قول البعض مشائخنا ۱۲

قولہ بین یدی الامام وعلی بلیۃ ما تحتی الامام مالک رح یقول یکرہ بین یدیہ بل ہی عنہ وصرح ان لیس من باب التقدم وحیث کانت المالکیۃ ان السنۃ کونہ علی الیسار ۱۲

قولہ قال ابن عمر ومعلوم عند الناس انہ جابر صوابہ ابو عمر ۱۲

قولہ فی جمیع الامصار اتباعا للخلف الا ملک المغرب کما فی الفتح بلاغا وفی بعض النسخ العتیقۃ ما یومی الیہ ۱۲

قولہ فلو کان الکسوف بالحساب لم یقع الوقت اقول فذلک الکسوف کان فی عاشر الشہر او رابعہ او رابع عشرہ وذلک لیس عادیا او لا محکوما علیہ بالحساب بل ہو شئ لم یسمع مثلہ قط لا بعدہ ولا قبلہ فکان حدیثہا بالفزع ۱۲

قولہ ہذہ الزیادۃ من قول ابن الندا اذا تجلی ۱۲

قولہ واخرجہ النسائی فی الصلاۃ عن عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر روایہ عن عمرو عن بقیۃ وعن احمد بن عثمان کلاہما عن شعیب بہ الی قولہ حتی جمع بینہما وبین ابی عوانۃ لیس فیہ فقال سالم الخ وروایۃ مسلمۃ نعم وہی قصۃ بطریق اخر من فاضع ص ۱۰۳ وعن کثیر بن فارو نداعن سالم ص ۱۰۳

قولہ اخرجہ النسائی فیہ عن محمد بن منصور واخرجہ من حسان بن ابی سنان عن مسلم الدہنۃ وشیخ النسائی محمد بن منصور ۱۲

قولہ حدثنا ابی حدثنا محمد ابن الحسین بن علی بن الحسین ستقط بعدہ حدثنا ابی وہو فی معناہ بدلیل ما یاتی ۱۲

قولہ اخر العصر وعجل الظہر اقول ہو ابہ ومعکس آخر الظہر وعجل العصر کما ذکرہ بقی ۱۲

قولہ فی المصنف واحمد فی مسندہ صلاتنا والطحاوی ۱۲

قولہ ومنہم ابن عباس یاتی حدیثہ عند ابی داؤد بروایۃ احمد والترمذی ص ۵۲

قولہ فیما ذکرہ ابن شداد فی کتابہ دلائل الاحکام ہو ابو العزیز یوسف رابع الدہدی الحلبی

Marfat.com

المشاغبي المتوفى سنة ٦٣٣ كما في الكشف ١٢

قوله واختاره وفي التلويح وذهب ابو حنيفة واصحابه شرح الجامع الصحيح للامام الحافظ علاء الدين مغلطاني بن قليج التركي المصري الحنفي المتوفى سنة ٧٦٢ كما في الكشف ١٢

قوله قلت لم يذكره سنده ينظر فيه اقول اخاد الزرقاني في شرح الموطا رواية عند عبد الرزاق ١٢

قوله عن ابي داؤد عن سليمان بن يحيى صوابه ابي مودود ١٢

قوله واخرجه الترمذي ايضا في بعض النسخ وليس في النسخ المشهورة ١٢

قوله وعن عمرو بن مراد به صوابه عمرو بن سواد ١٢

قوله فان قلت روى اسحق بن راهويه رواه عن ابي جعفر بغير واسطة كما في المنزان في ترجمة اسحق وقد تفرد به جعفر عنه كما في ارشاد الساري ج ٢ صفحة ١٢

قوله وذكر بعض السلف هو عبيدة السلماني التابعي كما في الزرقاني على الموطا ١٢ والحسن بن سيرين كما ياتي صفحة ٦١ ١٢

قوله قال ابو هريرة في صحيح مسلم اي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله صلاة الليل ثم اذا بنا الحديث ١٢

قوله ويكره ان يقوم كل الليل اي ابدا ، والاكثر ومن جبت وخير بالبدن اما احيا بعض ليالي السنة فلا يكره كما سياتي ١٢

قوله وروى النسائي من حديث عائشة قلت بل هو عند مسلم وابي داؤد غير مطا - ١٢

قوله من رواية ابي معبد بن معبد بن ابي قتادة صوابه عن كما رواه الحاكم والبيهقي والمستدرك عن ابي قتادة كما في نصب الراية ص ٢٣٠ ١٢

قوله ولكنه غير سديد لان الطحاوي قلت باسجم الله سوكذلك عن عقبة عند الشيخين وابي داؤد والنسائي ١٢

قوله لان زوارات للمبالغة اقول قد تقدم ممن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور ١٢

صفحة ٥٧٨ — صفحة ٥٨٥ — صفحة ٥٨٦ — صفحة ٥٩٠ — صفحة ٦٠٢ — صفحة ٦٠٤ — صفحة ٦٠٨ — صفحة ٦١٠ — صفحة ٦١٢ — صفحة ٦١٣ — صفحة ٦١٤ — صفحة ٦١٥ — صفحة ٦١٦ — صفحة ٦١٧ — صفحة ٦١٨ — صفحة ٦١٩ — صفحة ٦٢٠ — صفحة ٦٢١ — صفحة ٦٢٢ — صفحة ٦٢٣ — صفحة ٦٢٤ — صفحة

ص ٨٧ قوله وفي رواية اخرى له ذكر عند عائشة بل هما وسياتي في المغازي في قصة ابي جهل ج ٨ ص ١٥٢ ١٢

ص ١٣٨ قوله فان قلت روى سعيد بن منصور ثقة امام مشهور مصنف من الرجال الستة ١٢

قوله عن حماد بن زيد ثقة ثبت فقيه ١٢

قوله عن كثير بن شنظير صدوق خيطئ ١٢

ص ١٥١ قوله فلا باس به هذا قول ابن القاسم المالكي وعنه نقل في هذا الكتاب ١٢

ص ١٥٧ قوله هذا الحديث في كتاب الجنائز وقبيل الوتر الجمعة في باب وضوء الصبيان ج ٣ ص ٢٢٢ ١٢

قوله في موضعين في باب الصفوف على الجنازة اقول بل اكثر فمر في باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز ص ١٣٤ ١٢

ص ١٦٣ قوله احترازا للمقابر يعلم منه ان القول بالجواز لا ينافي القول بالاحترام وان معنى الجواز عدم التحريم ١٢

قوله ليس في حديث اي حديث الباب يسمع خفق نعالهم ١٢

قوله وذلك لا يقتضي البحث هذا صحيح بلا شك ١٢

ص ٢٠٠ قوله مطابقته للترجمة غير ظاهر اقول بل ظاهرة ان معنى الترجمة ان الكافر اذا اسلم عند موته اي قبل الغرغرة نفعه ذلك هو ثابت بالحديث ثبوتا بينا اذ لو لم ينفعه لما امره به كما لا يؤمر حين الغرغرة ولا يلقن الكافر ١٢

ص ٢٠٣ قوله وسنذكر الحكمة فيه عن قريب انشاء الله تعالى لم ار الوفاء بهذا الوعد في هذا الباب اعني احال الكلام على ما مر في كتاب الوضوء باب من الكبائر ان لا يستتر من بوله ١٢

ص ٢٤٩ قوله وقد ذكرنا هناك باحيا الكفاية لم يذكر ثمة ما يكفي ١٢ ص ١٥

ص ٢٥٠ ١ قوله محمد ابو بكر عمر صلى الله تعالى عليه وعليهما بارك وسلم ١٢

٢ قوله محمد بن ابو بكر صلى الله تعالى عليه وآله الكرام وعليهما بارك وسلم ١٢

٣ قوله محمد ابو بكر عمر صلى الله تعالى عليه وآله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

Marfat.com

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ وعلی الہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

قوله محمد ابو بکر عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ الکرام وعلیہما وبارک وسلم ۱۲

صلعم

قوله واخرجه النسائی فیه عن محمد بن رافع کذلک عزاه به فی ارشاد الساری من تبعهم انه فی کتاب الحج ولم ره فیه من المجتبی فلعله فی سننه الکبری ۱۲

صلعم

قوله ولعله من اسامته کذا قاله الکرمانی وعقیل والمعول بل هو من علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهم اوضحت به روایة مالک فی الموطا فانه اسندها عن ابن شهاب بالسند المذکور الی الکتاب به ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال لا یشرب المسلم الکافر اهـ ثم قال مالک عن ابن شهاب عن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب انه اخبره ان ما ورث ابا طالب عقیل وطالب ولم یرثه علی قال فلذلک ترکنا نصیبنا من الشعب اهـ ۱۲

صلعم

قوله ثم یخرج الدجال وینزل عیسی علیه الصلوٰة والسلام ثم للتاخیر فی البیان کقوله تعالیٰ خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون ۱۲

صلعم

قوله وقال بعضهم واجاب المجوزون یرید به ان الحجر هو المراد بهذا الملفوظ فی هذا الکتاب حیثما وقع والکلام الذی نقله عن المجوزین کلام الامام النووی فی شرح صحیح مسلم ۱۲

قوله انما هو من طریق المفهوم هذا عجیب من مثل الامام السهودی قدس سره ۱۲

قوله ومارواه النسائی یرد علیه اقول فی الورد خفاء فان الدمیاطی فی الضعفة لا یوجب ان یکون المراد من الضعفة فقد یرسل معهم من یقوم لبعض حوائجهم بل روایة ابن حبان بالعطف تفید ظاهرها ان الضعفة غیر الصبیان ۱۲

الجلسة الخامسة صلعم

قوله واخرجه الفیانی فی اتحاف عن ابی نعیم سیاتی علیهم جمیعا صلعم - وص ۲۱۷ "

قوله اما حدیث جابر فرواه البیهقی قلت وابن مسندة من طریق حجاج بن نصر عن شامم

Marfat.com

عن ابی الزبیر عن جابر کما فی الاصابۃ ١٢

قولہ من روایۃ ھشام الدستوائی لعلہ ھشام عن ابی الزبیر عن جابر کما عند المراد تہ

روھو عندہ مقطوع کما ھو ظاھر فی الکتاب واللہ تعالی اعلم ١٢

ص ٨١ قولہ ولیس بحجۃ عند الاکثرین سیرجع عن ھذا ص ٨٤ ١٢

قولہ فی الذی من السبع صوابہ من اللسبع ١٢

ص ٨٤ قولہ واللام یکن للتنصیص علی الخمس فائدۃ تبع فیہ صاحب الھدایۃ وقد قدم ص ٨ خلافہ ١٢

ص ٢٠٧ قولہ انہ لم یقع فیہ الا عدی وحدہ کیف ندا مع ما فی الحدیث الذی کان رسال اذا اراد ان یصوم ح ١٢

قولہ قال ابو داود الایادی الذی فی الشہاب ج ٢ ص ٢٨٢ ابو داؤد ١٢

قولہ ولاح لنا الصبح حیدانا ای لعل صوابہ کما فی الشہاب وولاح من الصبح ١٢

ص ٢٦٥ قولہ لا یقبل اللیل بمعناہ الحقیقی ١٢

قولہ الا اذا ادبر النہار بمعناہ الحقیقی ١٢

قولہ ولا یدبر النہار بمعناہ الحقیقی ١٢

الجلد السادس ص ٦٨ قولہ ان یموت ثانیا اقول لکن لا یستحیل ان یصعق ١٢

قولہ ممن المستثنین احیاء ولم یموتوا ولا یموتون اقول لم یستثنوا من الصعق بمعنی الموت ولا

مانع من دخولہم فی الصعق بمعنی الغشی فھو مستثنی من الصعق بمعنی الرعناء ١٢

قولہ وقال بعضہم یحتمل ان یکون موسی ممن لم یمت لا ادری من عنی بہذا البعض فانی لم ارہ لابن حجر ١٢

ص ٦٩ قولہ وقال النووی یحتمل ان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھو ایضا من کلام القاضی نقلہ النووی واقرہ ١٢

قولہ العرش ثم ینظر ثانیا الی جھۃ اخری ای وفی ھذہ المدۃ یضیق موسی بعدہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ویتعلق بالعرش ثم ینظر نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی جھۃ اخری من العرش فیجد موسی علیہ الصلاۃ

والسلام وکانہ اوحی الیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انک تخرج من قبرک اکرم وتاتی الموسی

Marfat.com

فتجد موسى فاحتمل عنده اينبغون لفاق قبله الم يصعق ثم علم بعده ازنه صع الله تعالى عليه وسلم
اول من تنشق عنه الارض ١٢

قوله وقيل ازنه مختص بهذا الموضع اى حرمت به اهل الشريعة صع الله تعالى عليه وسلم من دون
ان يحسن كتابته رسمه ايضا فكان معجزة اخرى ١٢

قوله وقيل كتب واما قوله وما كنت تتلو اى تحسن الكتاب وكتب بالقصد ففارق القول
الاول بالفظ الاخير ورثانى بالاول فان من لا يدرى الا وضع رسمه كبعض الملوك لا يقال
له ان حسن الكتابة وبذا رثالث قول ابى ريد الدباجى وشيخه ابى ذر الهروى والى الفتح النيسابورى
والاول قول شيخه ابى جعفر السمنانى الحنفى وابن الجوزى والثانى قول بعض اخرى واحق قول الجمهور
ازنه صع الله تعالى عليه وسلم لم يكتب قط شيئا فذا الثانى ١٢ وقد يفرق بينهما امكان المراد باللعن ازنه
ازنه صع الله تعالى عليه وسلم كتب غير مكتابه الخاصة قصدا باعلام الربانى اياه بها خاصة فى الوقت ١٢

قوله فكتب مرة اذ ان يمشى على القول الثالث ١٢

قوله وقيل لما اخذ القلم لوحى الله اليه فكتب بذا هو القال الاول ان كان المراد بالوحى خصوص بهذه
الاثابة والثالث امكان المراد اوحى الله تعالى له بعلمه صنعة الكتابة ١٢

قوله وقيل ما مات حتى كتب بذا محتمل للاقوال الثلثة وظاهر مبنى الى الثالث ١٢

قوله وقيل كتب على الاتفاق من غير قصدة هو القول الاول على قد يفرق بينهما امكان
المراد باللعن ازنه صع الله تعالى عليه وسلم لم يكتب بذه الكتابة الخاصة قصدا باعلام الربانى
اياه بها خاصة فى الوقت ١٢

الجلد السابع
صفحة

قوله فيه هناك وصفية بنت ابى عبيد الثقفية اقول لم يتكلم هناك عليه بشئ
الا ذكر ترجمة ابى عبيد وشئ من ترجمة صفية واحال الكلام على ما مر فى الواب
تقصير الصلاة باب يصلى المغرب ثلثا فى السفر والذى فى ذلك الباب حديث آخر عن
طريق سالم لا اسلم وفيه قصة صفية تعليقا فبقى الكلام على سند الحديث ولعدد مخارجه ١٢

Marfat.com

قوله وسمعت منه وكانت زوجة ابن عمر اما الادراك فنعم واما السماع فلا راجع الاصابة ١٢

قوله والعلمبتة وهم من ذرية آدم بلا خلاف الا وفق قول ارشاد الساري انهم من بني آدم على الصحيح ١٢

قوله وقيل هم كآدم ولكن من غير حواء وهذا ابطل الاقاويل ١٢

قوله كالآرز طولهم مائة وعشرون ذراعا شجرة بالشام ١٢

قوله ان نفس العقد مدرج وليس من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اقول في مسند الامام احمد حدثنا يعقوب (قلت هو ابن ابراهيم بن سعد) ثنا ابي عن ابن اسحق قال ذكر ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن زينب بنت ابي سلمة عن ام حبيبة بنت ابي سفيان عن زينب بنت جحش رضي الله تعالى عنهم قالت دخل علي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو عاقد باصبعه السبابة بابهام وهو يقول ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل موضع الدرهم اهـ وهذا نص في ان العاقد هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وظاهر ان ما العقد كان عقد عشرة لانه هو الذي يوازي قدر الدرهم فانه عرض مقعر الكف علدا ان في عامة روايات الصحيحين ومسند احمد وجامع الترمذي وسنن ابن ماجة ومصنف ابي بكر بن ابي شيبة وغيرها عقد او حلق معطوفا على دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم او خرج واستيقظ وبعد كل البعد جعلها مدرجة ونسبة العقد في بعض الروايات الى بعض الرواة لا نيا في نسبته اليه صلى الله تعالى عليه وسلم فالراوي ربما يبدي الفعل فعلا كما بيرويه قولا والله تعالى اعلم ١٢

قوله والجواب عن الثاني ما قاله عياض للمراد ان التقريب بالتمثيل هذا جواب آخر للقاضي وقدم قبله ابداء تعدد الواقعة فكانت واقعة حديث ابي هريرة رضي الله تعالى عنه المذكور فيه عقد عشرة تسعين قبل واقعة حديث ام المؤمنين المذكور فيه عقد عشرة كما في شرح مسلم للامام النووي واقره عليه ١٢

قوله انا امة الحديث لبيان صورة حاصة معينة اقول ليس بكذا بل المراد نفي ما عليه اليهود والنصارى والاوائل من التوغل في الفنون الحسابية كما هو مشاهد وما عجزت امة من التعديد قط ومعرفة العرب لعقد الانامل معلوم معروف ولا يخرجون بهذا عن كونهم امة امية ١٢

Marfat.com

صلعم قوله فكأنه كسبي مع ابراهيم عليه الصلاة والسلام اي نفاسته تجبر التأخر ١٢

صلعم قوله الحق والمعلنون بالكبائر واذن بالجواب ان ذلك من بعض الذهول لشدة شغل البال خلد نيافي العرض ١٢

صلعم قوله وجاء في الحديث اي نبت بهذا الحديث ١٢

صلعم قوله قلت الانجيل ليس فيه حكم فلا حاجة الى قوله لا بالجيل راقول هذا عجيب مع قوله تعالى حن عبده عيسى عليه الصلاة والسلام ولاحل لكم بعض الذي حرم عليكم وقوله تعالى وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفسقون نعم هذا انما هو في الزبور فسبق ذهنه منه الى الانجيل ١٢

صلعم قوله ابو علي سالم بن معقل في للدشتاب ١٢

الجلد الثامن صلعم قوله واما ابو حنيفة اي هنا كلامه ابي عمر ١٢

قوله واخرجه ابن ماجه عن ابي بكر بن ابي شيبة عن يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة عن خالد المذكور فيه قصته ١٢

الجلد التاسع صلعم قوله عن ابي بريدة مضى صلى الله تعالى عليه وسلم ما يعلم الروح عن ابو بريدة هذا مصغرا فان ابن نيار الصحابي وابن ابي موسى الاشعري التابعي رضي الله تعالى عنهم كلاهما ابو بردة مكبرا ومن روى عنه هذا وباي سند رواه ولو حلفت حلفت بارا انه لا يزعم هذا احد الا قد قفى على نفسه بالجهل العظيم فكيف يقفى جهله على علم محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد علم العلماء بالبداهة انه لا يتم لاحد منهم العلم الا بعد العلم بالروح رغم كلهم علماء بالروح مع انهم عليه الباب النبوي ولم يفوزوا بعد العلم الا بشئ من العلوم والنعم الا بامداده وافاضته صلى الله تعالى عليه وسلم كما نص عليه الائمة الكرام فاياك ان تنزل ١٢

صلعم قوله واختلفوا هل تموت بموت الابدان ولا نفس راجماع اهل السنة والجماعة ان الروح

الانسانية لاتفنى ولاتموت كما بيننا فى حياة الموت فقول القائل انها تموت ان حمل على ارواح الحيوانة
وافعالها ظاهر وليس الضمير فى اختلفوا وغيره حمايات وفى اهل السنة فان حمايات ما هو كفر صريح لايقول به
مسلم فضلا عن سنى ١٢

قوله وقال بعضهم تبعث الارواح يوم القيمة هو الحق وخلافه باطل بالنصوص القاهرة فلا يصغى اليه ١٢

قوله ولا تبعث الابدان لانها من الارض هذا كفر صريح ومعاذ الله ان يكون قائل به من يؤمن بالقرآن العظيم ١٢

قوله وحكى عن ابن علية ايضا وهو من المعتزلة وقد قال عبد البر لا يخالف فى ذلك الا اهل البدع
والضلال ١٢

الجلد العاشر ص ١٩٦

قوله اخرجه النسائى فى عشرة النساء عن محمد بن المثنى الشيخ ربما يسند الى النسائى ما فى سننه الكبرى
دون المجتبى من ذلك قوله الذى اوله ٢/١٢ ان النسائى اخرجه فى الكتاب الطب مع ان المجتبى من
كتاب الخيل باب الشؤم فى الخيل لكن ليس فيه لا عدوى ولا طيرة ١٢

قوله وقالت انما كان اهل الجاهلية اقول ما قالته من قبل نفسها بل رأته عن رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم كما ذكرته فى الحق المجتبى فى حكم المتبع ١٢

ص ٢٨٤

قوله محل هذا الحديث فى الباب الذى قبله ولا يناسب ذكره هنا اولذى بعده دارى انه
رحمه الله تعالى كان يكتب الابواب ويبيض لها ثم يلحق بها الاحاديث فوقع هذا الحديث فى
البياض المتقدم على قوله باب اعضاء الحى وانما اراد وضعه فى البياض الذى بعده والله تعالى اعلم ١٢

ص ٢٨٥

قوله حلقت على الخلدين ليس لبنتى فان ما يناسب على الخدود ليس من اللحية حتى جاز حلقه ١٢

ص ٢٨٥

قوله فى باب حق الضيف فى الصوم ج ٥ ص ٣١٤ وليس فيه تفصيل يتعلق بامر الضيافة ١٢

ص ٢٨٥

قوله لا يستلزم جواز التكنى للرجل قبل ان يولد له كيف وقد ابراهيم خلاف الواقع ان له ولد
او قد اراد يكون تزوج الى المدن فضلا عن الولد ولا تؤيم فى الصبى شذا ما ظهر لى ولقائل ان يقول
ان لم يكن الدين فى الصبى حالا فسيكون مآلا اذا بلغ فالقلت اشتهاره بها من صباه يدفعه

قلنا عند من يعلم والا فالابهام لغيره باق لاشك وبهذا يقرب الالحاق لما الاولية فلا ١٢

قوله والحديث من افراده قلت رواه مسلم وابوداود والترمذي كلهم في الاداب ١٢

قوله بلفظ اخبث الاسماء وبلفظ اغيظ الاسماء. اقول لم ار لمسلم شيئا منهما ولا هما عنده في لفظين بل جمع الاخبث والاغيظ في لفظ واحد ولم يضف شيئا منهما الى الاسماء بل الى رجل فان لفظه اغيظ رجل على الله يوم القيامة واخبثه الخ وقد تبعه القسطلاني ١٢

قوله وهذا ابلغ من قاضي القضاة اخبنا عنه في رسالته في شهنشاه ١٢

قوله واخرجه ابن ماجة فيه عن يعقوب بن حميد قلت وقد اخرجه الترمذي عن ابن عباس عن ابي سريرة رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله وقال الكرماني قالوا هذا الاسناد منقطع اقول هذا باطل والذي ابداه احتمالا ان زينب سمعت حبيبة وامها جميعا رضي الله تعالى عنهن ثم الحق الجواب ففي احدى روايات مسلم حدثني حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها فقد صرحت زينب بسماعها من ام حبيبة بل قد تقدم في نفس المجامع الصحيح من مقدمات النبوة حدثنا ابو اليمان انا شعيب عن الزهري قال اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان حدثتها ١٢

قوله وصوابه كما في صحيح مسلم وجامع الترمذي وسنن ابن ماجة ١٢

قوله زينب بن حبيبة عن ام حبيبة ١٢

قوله في رواية سفيان يعني جعل طرف السبابة في وسط الابهام اقول قد مر من سفيان ان عقد عشرة رواه مسلم والترمذي وابن ماجة فقول داودي بيان لهذا فلذا اعترانش ١٢

قوله قلت لم تقتل الخليفة الترك اقول لم يقل ان الترك قتلوه بل ياجوج وماجوج خان منهم بلاد كولان الترك جهل منهم كما فاه سيدنا علي كرم الله تعالى وجهه والضمير في ايديها للترك

Marfat.com

وفی قلنهم لیاجوج وماجوج ١٢

قوله قلت قد ذکرنا فیه ما فیه الکفایة فی باب تغیر الزمان لم یذکر ان هذا عنه تغیر الزمان لان القحطانی لیس عند قریش ١٢ صح

قوله هذا الحدیث عن المشروعة خبر حم کذا نقله فی الفتح ١٢ صح

قوله قلت لم یجل اذ فی الوعب خلیفة منهم ابدی فی الفتح المغرب وهو الصحیح فذکر قید تونس ١٢ صح

حاشیہ کنز العمال

کنز العمال پانچویں صدی ہجری میں کتب ستہ (صحاحِ ستّہ) کی یکجا تالیف و تدوین کی طرف فقہائے کرام نے توجّہ فرمائی اور سب سے پہلے علامہ زین العبدری الاسفقطی (م ۵۲۵ھ) نے صحاحِ ستّہ کی تمام احادیث کو جمع کیا (بجائے سنن ابنِ ماجہ کے انہوں نے موطا امام مالک کی احادیث کو شامل کیا) اور اس کا نام تجرید الصحاح رکھا اور ابواب کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر علامہ جلال الدّین سیوطیؒ نے صحاحِ ستہ اور مشہور مسانید کو یکجا کر کے اس کا نام "جمع الجوامع" رکھا "کنز العمال" اس جمع الجوامع کی بہ ابواب فقہ، ایک گرانقدر تالیف ہے جس کے نامور مولف علامہ محمد متقیؒ علاؤ الدین علی بن حسام الدین جونپوری الہندی (م ۹۷۵ھ) ہیں۔ برصغیر کے حنفی مسلمان آپ کی اس تالیف پر نازاں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عظیم کام تھا جو آپ کے قلم سے انجام کو پہنچا۔

"کنز العمال" کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور محدثین مابعد میں سے بعض حضرات نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔ کنز العمال چار بہت ہی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی۔ ان تمام مختصرات میں کنز العمال میں علامہ ابن الربیع شیبانی الیمنی کی مختصر موسوم بہ "تیسیر الوصول الی جامع الاصول" بہت مقبول و مشہور ہے۔ فتاوی اور دسویں صدی ہجری کے بعد میں تالیف ہونے والی کتب میں جہاں "تیسیر" کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے مراد یہی "تیسیر الوصول" ہے۔

حضرت علامہ علی متقی (علی بن حسام الدّین) ۸۹۷ھ میں دکن (ہند) کے مشہور شہر برہان پور میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم کے بعد ۹۵۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور یہ سارا علومِ ظاہری و باطنی کی نشر و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے اور اپنی بقیہ عمر مکہ معظمہ ہی میں گزار دی۔ ۹۷۵ھ میں مکہ معظمہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس گرانمایہ کتاب پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ حاشیہ کسی جدا گانہ نام سے موسوم نہیں بلکہ حاشیہ کنز العمال ہی سے اس کو موسوم کیا ہے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك ونصلي على رسولك الكريم

ص٣ قوله ض رضي الله تعالى عن الامام المولف جمع في الرمز بين ض وض فاعلم انه اذا ذكر احدهما مع غيره فان المولف غالبا يرتب الاسماء على ترتيب الوفيات فبهذا ربما يتبين انه سعيد بن منصور الامام المتقدم او الضياء المحدث المتاخر اما عند الانفراد فلا يومن من خطأ الناسخ سقطا او نحو ذلك فليتنبه ١٢

ص٣ قوله البزاز الظاهر انه بزائين كما هو مكتوب وقد ذكر في القاموس وتاج العروس انزا زين من المحدثين المعجمة فمهملة اربعة وعشرين ليس فيهم احد يحتج به ولا يدرى لم لم يجعلها من المسند الامام احمد بن عمرو ابي بكر والبزاز صاحب المسند الكبير الشهير ولعله لانه اذا اتى بشيء منه يقول البزاز والله تعالى اعلم ١٢

ص٦ قوله اهنيت انهيت ١٢

قوله فيقضي الله لعله فيقبض ١٢

ص٤٢ قوله (ان عن جابر) في المنهج ف ١٢

ص٥٢ قوله كر عن البجتري اي والبجتري متروك ١٢

ص٥٧ قوله واتباعهم النار من هولاء والله الصوفية الكرام وخذلة المتصوفة اللئام ١٢

ص٦٧ قوله ذات شرف اي خطر يستشرف بها الناس كما سياتي ١٢

ص٧٩ قوله فيقول انت اعلم تفريع على المنفي اي ان قلت كان كافرا يقول انت اعلم اي وانت اعلم لعبدي مني انا اعلم انه مومن وانت تقول كان كافرا ١٢

ص٨٦ قوله ويختلفون صوابه وما يختلفون ١٢

Marfat.com

ص ۸۷ قوله عن عكرمة قال لما قدم هذا الحديث موضوع باطل اراد واضعه به البطال القدر ۱۲

ص ۹۴ قوله الى زيد في مسنده الدارمي ابي بزيد ۱۲

ص ۹۵ قوله قال عمر ۱۲

ص ۹۵ قوله والاصبهاني زاد في منتخبه قط ۱۲

ص ۹۸ قوله (ابن النجار) يأتي في الحوض عزوه للحاكم ۱۲

ص ۱۰۷ قوله معفورا لكم زاد في الترغيب ص ۱۲۵ قد بدلت سيئاتكم حسنات وعزاه لاحمد وابي يعلى والبزاز والطبراني ۱۲

قوله والضياء ع طس ص عنه كما يأتي ص ۱۱۱ ابن شاهين بالزيادة التي في الحديث بعد ۱۲

قوله عن سهيل بن الحنظلية هب عن ابن عفيف كما يأتي ص ۱۱۱ العسكري في الصحابة والبوسي عن حنظلة الحبشيما ص ۱۱۱

ص ۱۱۴ قوله الهادي الاول صوابه البارئ كما في الجامع الصغير لان الهادي سيأتي ۱۲

قوله الباطن السامع صوابه الفاطر كما في اصله سنن ابن ماجة ۱۲

قوله الابد العالم هو الواقع في نسخة اصله ابن ماجة لكن في التيسير الابدي بباء النسبة وهو الاظهر والله تعالى اعلم ۱۲

ص ۱۲۳ قوله هب عن ابي هريرة ويأتي عن طس ۱۲

ص ۱۲۵ قوله عد عن انس والاصبهاني في الترغيب كما في القول البديع والطبراني في الصغير له عنه

قوله تعرض على تمة كما في الطبراني البديع كما في القول والاصبهاني في الترغيب

قوله يعرض على لا وجه لتركك البياض فان قوله قولوا اللهم تتمة هذا الحديث كما في منتخب ۱ ص ۱۵۱

قوله عن ابي هريرة فيه بالقدم اعني السدي الصغير المتهم بالكذب ۱۲

قوله عن ابي هريرة هذا السند حسن ۱۲

Marfat.com

قولہ ض وابن عاصم

ص ۱۲۶ قولہ وسیرد علی لعل صوابہ علیہ ۱۲

ص ۱۲۸ قولہ طب وابن قانع ۱۲

قولہ عن الحکیم بن عمیر مرصـ ۱۳۰ الحکم ۱۲

قولہ عن الحکم بن عمیر مرصـ ۱۳۰ الحکیم ۱۲

ص ۲۲۸ قولہ لالعیل ہباء ۱۲

ص ۲۲۹ قولہ انا القعیا رجیل اقول ہذا رجل آخر غیر صبیغ بدلیل ما یاتی فی صبیغ ۱۲

ص ۲۳۰ قولہ زاذان ہو الصحیح ۱۲

ص ۳۰۲ قولہ من حدیثہ والد سلیمی والحاکم کما یاتی آنفا ۱۲

ص ۳۰۳ قولہ ولا المحبۃ الا بالاستخراج ای محبۃ الناس لہ الا بان یخرج لہم عن شیء من دینہ وتشیع ہوایہم ۱۲

ص ۱۱۷ قولہ نحدہ ہی النسوۃ الصحیحۃ ۱۲

ص ۱۰۱۴ قولہ رجل ہو الاقرع بن حابس ۱۲

قولہ قال الرجل ۱۲

قولہ زین ودمی مشین فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقال انما ذلکم اللہ الحدیث کذا ہو فی حفظی ومافی الکتاب یوہم ان قائل ہذا ہو النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولیس کذلک واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۲۱۴ قولہ ک عن ابن مسعود وقال صحیح علی شرطہما ومن طریقہ البیہقی وصحح الاسناد و استنکر المتن ۱۲

قولہ ہ عن ابی ہریرۃ والبیہقی وابن ابی الدنیا ۱۲

قولہ حسم کسبعہ صحیح ۱۲

قولہ مصب لیس لا باس بہ ۱۲

Marfat.com

ص۲۳۴ قوله ان یاخذ الدراہم ای فی الاقتضاء ۱۲

ص۲۳۵ قوله حم م ٥ عن ابی سعید وسیاتی بعض السیاق عنه بروایة حب لا یخالف الا فی بعض الفاظ ۱۲

ص۲۳۶ قوله من کانت لاخیه لیست الاحادیث من اول الباب الی ہنا فی الجامع الصغیر فاذن ہی فی ذیله ۱۲

قوله حم خ والترمذی ۱۲

ص۲۳۹ قوله عن عائشة ویاتی فی ص۲۴۹ ۱۲

ص۲۴۰ قوله العجب الترب لعل المهمزة زیادة الناسخ ۱۲

ص۲۴۱ قوله حب عن ابی سعید تقدم عن حم م س ص۳۳۵ ۱۲

قوله وقتل تسعة وتسعین الکلام الذی بعده یدل علی ان ہنا سبعة تقدیم السین ۱۲

قوله فقتله فصار تسعة وتسعین ۱۲

قوله قد قتل مائة ہذا یدل علی انه سقط من الکتاب ذکر ذہابه الی راہب آخر قبل ہذا ۱۲

ص۲۴۳ قوله حم دت صوابه م ۱۲

ص۲۴۴ قوله علیه علی للفرد ۱۲

ص۲۴۵ قوله انا الابرجمة الله ومن رحمته به ان جعله معصوما صلی الله تعالی علیه وسلم

ص۲۴۶ قوله علی الخلق المسلمین منہم خاصة ۱۲

ص۲۵۰ قوله نسخة موضوعة غیر ان الحدیث صحیح مشہور کاد ان یتواتر اوقد ۱۲

ص۲۷۷ قوله حم عن زید بن خالد وابن ابی شیبة کما فی نصب الرایة من باب التمتع کتاب الحج ۱۲

ص۲۸۲ قوله عن راشد بن حبیب الذی فی منتخبه المصری حبیش وکذا فی النسبرقال و اسناده صحیح ۱۲

ص۲۸۶ قوله صدره الی قوله قلت واحد کما رأیت فی المسند ۱۲

ص۳۰۳ قوله لا تسبوہا ای بالمدینة الطیبة ۱۲

Marfat.com

ص۲۲۴ قوله ان یعبره والذی فی شرح معانی الآثار فمن شناء ان یتبرد فلیتبرد ۱۲

قوله من شریح صوابه بشر بن شریح ۱۲

ص۷۳ قوله ت ه عن ابی هریره لیس عنده الا ما قبله ۱۲

ص۷۵ قوله مسواک سواک یکذا فی الجامع الصغیر ۱۲

ص۷۶ قوله اذا اقام احدکم للیلی کذا هو فی اصله الجامع الصغیر ۱۲

قوله ص عن مکحول مرسلا الذی فی الجامع الصغیر ابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عمرو

قال المناوی وفیه ابن لهیعة فلعل فیه اختلاف النسخ ۱۲

قوله ابن جریر وابن ابی خیثمة لسند حسن واحمد ۱۲

ص۷۷ قوله طس ن انظر لعل فیه خطأ فانه لابو خزانسائی عن الطبرانی ۱۲

قوله ص عن جابر قد تقدم عن الجامع الصغیر وفیه العزو للضیاء صدر ص۷۶ ۱۲

ص۷۸ قوله ت عن حذیفة الذی فی التیسیر فی ۱۲

قوله عن ابی روع الکلاعی فی التیسیر ابی روح بالحاء وراسمه شبیب ۱۲

قوله الشیبانی صوابه بالمهملة ۱۲

قوله م عن ابن عمر لم ار هذا الحدیث فی نسخة الجامع الصغیر التی شرح علیها فی التیسیر ۱۲

قوله ص عن ابن عمر لم اره لمسلم ولا غیر من الستة الا ابن ماجة ۱۲

ثم راجعت منتخبه المطبوع بمصر فوجدته قال ه عن ابن عمر وهو الصواب ۱۲

ص۷۹ قوله ه عن ابن عمرو والنسائی ۱۱

قوله م لعل صوابه جم فلیس الحدیث لمسلم ۱۲

قوله دن لعله فی سننه الکبری والا ففی المجتبی باحفظ الاول

قوله الحاکم فی الکنی وسیاتی عنه بقصته ص۱۱۵

ص۸۰ قوله ت ه واحمد کما فی الحکمة ۱۲

Marfat.com

عن عمر صوابه عمه وهو عبدالله بن زيد بن عاصم ١٢

ص ١٠٢ قوله ص واحمد فی مسنده ١٢

ص ١٠٣ قوله دت ن ه اقول لم اره عندن وانما دت فلم يذكر امنه الا المرفوع دون قول ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ١٢

قوله عب وابن جرير كما فی الدر المنثور ١٢

قوله عب وعبد بن حميد كما فی الدر المنثور ١٢

ص ١٠٥ قوله عن سفيان الذی بعد احاديث عن شقيق بن سلمة ١٢

قوله عن ابی وائل هو شقيق بن سلمة ١٢

ص ١٠٨ قوله او الطيب بمعنی بل ١٢

ص ١٠٩ قوله (ش) هو عند البخاری نحوه عنه ١٢

ص ١٢٠ قوله ولا يوضا ومر معناه مرفوعا ص ٨١

ص ١٢٢ قوله فليتوضا ای يغسل يده لما يأتی انفا ١٢

ص ١٢٣ قوله فيكون بعده الامراء ای فيكون الآخرا ناسخا ١٢

قوله فساءنی خشية ان يكون صلی الله تعالی عليه وسلم وجد عليه ١٢

قوله حتی خشی ١٢

ص ١٣٢ قوله مسند ثعلب الذی رأيته فی دلب وليس فی رواة الستة من اسمه ثعلب لا صحابی ولا غيره ١٢

قوله مسند ابی ثعلبة هو الخشنی ١٢

قوله (ش) قلت ورواه احمد والشيخان وابو داود والترمذی ١٢

ص ١٨١ قوله عن ابن عباس قلت ورواه ابن ماجه بلفظ لا تدعوا ١٢

قوله (خ عن ابی هريرة الذی فی التبصير تخ قال رمز المصنف لحسنه وقال فی شرحه الكبير لصحته ١٢

Marfat.com

نعم سوء عنه فی خ تلفظ فی من المجذوم کما تقدم من الاسد ۱۲

کذا فی المنتخب وهو الصواب ۱۲

قوله (م عن ابن عمر) الذی فی التیسیر عد ۱۲

کذا فی المنتخب وهو الصواب ۱۲

قوله (عن جبل سقط من ههنا ۱۲ اقول وقد رواه مسلم فی صحیحه وهو موجود فی منتخبه وقد رواه ابن ماجة ۱۲

۱۸۵ قوله ق ص الذی فی منتخبه هق ض وهو الصحیح اذ لا وجه لتاخیر ص عن اکثر من مرو ق لیس من رموز الذیل وقد تقدم لابن ماجة ۱۲

سقط من ههنا حدیث کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک وایمانا

الطحاوی عن ابی ذر وهو موجود فی الجامع الصغیر وفی منتخب الکنتاب ۱۲

۱۸۶ قوله (وعن ابن عباس) اقول انما رواه عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف رواه فی اوائل کتاب الجنائز ۱۲

قوله (حم عن عائشة) لسند حسن کما فی ارشاد الساری ۱۲

قوله ورجز وهما ۱۲

قوله (حم یأتی بخاریم آخر فی ۳۸۳ ۱۲

قوله عن ابی بریده بریدة ۱۲

۱۸۷ قوله عن اسامة بن زید مکرر مع ما مر صدر الباب ۱۲

۱۸۸ قوله حم طب والطحاوی فی شرح معانی الآثار ۱۲

۱۹۱ قوله وکان بدریا وقع فی المنتخب بدویا بالواو والصواب ما ههنا ۱۲

۱۹۲ قوله (ابن جریر) اقول رحم الله الامام کثیرا ما جرینا علیه فی کتبه کجوامعه وخصائص الکبری وغیرها العباد النجعة وکان مقصوده رحمه الله تعالی ان یهیئ لامثالنا القاصرین

قولہ لا تصل الیہ ایدینا والحدیث موجود فی صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بعین اللفظ بزیادۃ ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر بعد قولہ ولا عدوی ۱۲

والجواب ان الغزو تبع اللفظ فلاجل الاشتمال خ علی الزیادۃ لم یعزہ ہہنا وسیاتی عزوہ ایہ بلفظہ فی العدوی ص ۱۹۷ ۱۲

ص ۱۹۶ قولہ (ک ہق عن عائشہ) والامام الطحاوی وابن جریر ۱۲

ص ۱۹۷ قولہ (حم ن عن ابن مسعود) بعل صوابہ ت للترمذی انظر ما کتبناہ علی ہامش منتخبہ ج ۴ ص ۲۵ ۱۲

ص ۱۹۹ قولہ وطارت سعۃ الذی رأیتہ فی غیر ہذا الکتاب طارت منہا شقۃ فی السماء وشقۃ فی الارض ۱۲ ہو شرح معانی الآثار للامام الطحاوی فی مسند امام احمد

ص ۲۰۶ قولہ (م عن انس) الذی فی المنتخب عد وہو الصواب ۱۲

ص ۲۳۲ قولہ وائمۃ وروی الدارمی نحوہ ۱۲

قولہ فی المواعظ وفی حدیث انہ امسکہ عندہ سنۃ ثم قال لست منہم ۱۲

ص ۲۳۸ قولہ (کر) وابن عبد البر کما سیاتی ۱۲

قولہ (کر) ورواہ الدارمی عنہ وعن صحابیین آخرین ۱۲

ص ۲۳۹ قولہ (ابن عبد البر) وابن عباس کما مر ۱۲

ص ۲۴۰ قولہ حم ع والدارمی ۱۲

ص ۲۴۱ قولہ ابو حسن ای علی کرم اللہ تعالی وجہہ ۱۲

ص ۲۴۲ قولہ (کر) والدارمی ۱۲

ص ۲۴۳ قولہ الجوہری والدارمی الا قولہ الا ان کل شئ الخ ۱۲

ص ۲۵۵ قولہ مکا تینک فیہ سقط یظہر مما بعد ۱۲

ص ۳۲۱ قولہ تجبی تجبّٰی ۱۲

Marfat.com

قولہ ان نجیبک نجیبک ۱۲

ص ۳۲۲ قولہ ق فی الدلائل وابونعیم کما فی الخصائص الکبری ص ۱۳۱ ۱۲

ص ۶ قولہ اقرب کاخ لاب وام وآخر لاب ۱۲

قولہ یقاتلہم صوابہ ان شاء اللہ تعالی یعاقلھم ویعادھم یدل علیہ ما یاتی ص ۷ فی ذیل حکایت ۱۲

ص ۷ قولہ ھق والحاکم کما فی الدر المنثور ص ۱۲۷

ص ۱۰ قولہ ان الرجل المعنی ان الرجل یرثہ اخوہ لابیہ وامہ لا لقوہ لابیہ ۱۲

قولہ جعل لہ المال لانہ جمع القرابتین من جھتہ الاب واللام فکان کالاخ لاب وام یجیب الاخ لاب ھذا ما ظھر لی فی توجیہہ ثم رأیت التصریح بہ فی روایۃ للدارمی قال فانزلہ بمنزلۃ الاخ من الاب واللام ۱۲

ص ۱۱ قولہ عب) والدارمی ۱۲

قولہ مالک عب ص) والدارمی ۱۲

قولہ ص والدارمی ۱۲

ص ۱۵ قولہ قال او عمر ۱۲

ص ۱۷ قولہ عن الشعبی مالا حنلف نفی ہذہ المسألۃ للخلفاء الاربعۃ رضی اللہ تعالی عنہم اربعۃ اقوال وخامس قول ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

قولہ وقال زید وھو قول الفاروق رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

قولہ وقال ابن عباس وھو قول الصدیق وائمتنا رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

ص ۱۸ قولہ لبنتی ثلثی ولبرا جع ۱۲

ص ۱۹ قولہ الرجل امہ یفسرہ ما بعد ۱۲

ص ۲۰ قولہ ض زاد فی الدر المنثور ابن جریر وقال بدل الشاشی الساجی ۱۲

قولہ الکلالۃ فی ابن جریر والدر المنثور ستثلیث لفظ الکالۃ ۱۲

ص ۳۸ قولہ لعبدی الاولی بلوی اہل مصر ۱۲

قولہ والثانیۃ واقعۃ کربلاء ۱۲

قولہ والثالثۃ تستحل فیہا واقعۃ الحرۃ ۱۲

قولہ والرابعۃ عمیاء فتنۃ تتار او الدجال ۱۲

ص ۵۲ قولہ لہما کیف الذی والعسقلانی ۱۲

قولہ وسندہ حسن قلت الحدیث فی صحیح مسلم باتم من ہذا ۱۲

ص ۵۳ قولہ فی الامثال قلت سبحن اللہ بل ہو فی الصحیحین ۱۲.

ص ۶۳ قولہ تمیم والداری ص ۳۶ ۱۲

ص ۷۱ قولہ لصاحبہا جرادین لعوصا جرادین ای یغیرون الناس شیابہم ویتشبہون بہا والجرد اخذ الشئ عن الشئ حرفا وعسفا ۱۲

ص ۷۲ قولہ من امتہ محمد صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

قولہ الاثلاث لم تقل اثنان لانہ لو لم یبق الا اثنان لاستحال ان یکون احدہما علی خلاف اہل السنۃ لان سوادہا ہو الاعظم الی یوم القیامۃ ۱۲

ص ۷۶ قولہ یخرجون آخرہم لفظ ن لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرہم مع المسیح الدجال والظاہر سقوطہ من ہنا ۱۲

ص ۱۰۰ قولہ فضل ایمان جبریل علی ایمانی تواضع منہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وانما ذلک قوۃ قلبہ وسعۃ ظرفہ وعظم استعدادہ للتجلیات العظیمۃ الجلیلۃ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وقد تاسی بہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم صاحبہ الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ اذ رأے قوما حدثنا والاسلام یفرون القرآن ویبکون فقال ہکذا کنا ثم قست القلوب فقد عبر بالقسوۃ عن القوۃ ۱۲

ص ۱۰۱ قولہ ک عن ابی ہریرۃ یاتی آخر ص ۱۱۰ بزیادۃ مخرج آخر ۱۲

Marfat.com

ص ١٠٢ قوله عن عمر كذا في الدر المنثور ص ١٥
قوله عن عمر الذي في التيسير عن ابن عمر ١٢
قوله وعن المستورد) الذي في التيسير وعن المسور وهو الصواب ١٢
قوله عن ابن عمر الذي في التيسير عن عمر ١٢
قوله عن ابن عمر كذا في الدر المنثور ١٢
ص ١٠٥ قوله فاضكني فاضحكني ١٢
ص ١١٦ قوله عن ابي الفضل صوابه ابي الطفيل ١٢
قوله وحبيب بن مطعم صوابه بن ١٢
ص ١٥٦ قوله اخوك خطاب لاحد الربيانتين رضي الله تعالى عنهما ١٢
قوله ما هو المسقى اولاً من الربيانتين رضي الله تعالى عنهما ١٢
قوله ما هو من ههنا جواب لسؤال الزهراء رضي الله تعالى عنها ١٢
قوله واياك خطاباً للزهراء رضي الله تعالى عنه ١٢
قوله واياك وهما الحسان رضي الله تعالى عنهما ١٢
قوله وهذا الرافد علي كرم الله وجهه ١٢
ص ١٥٧ قوله باقي الوحيد الشهيد هذا لفظ في حفظي بابي والله تعالى اعلم ١٢
قوله فانه مسوس صوابه مخشوشن اي شديد ١٢
ص ١٩٣ قوله وان خير هذه الامة نحل صوابه حبر بجاء مهملة ثم موحدة بل هو هو حبراً ١٢
ص ١٩٤ قوله ابو سعيد ابو قتادة انس صديقه ابو رافع ام سلمة ابو اليسر زياد بن بن القمر و
عمرو بن العاص عمار بن ياسر ابن عباس حذيفة ابو هريرة جابر بن سمرة جابر بن عبد الله
ابو امامة كعب بن مالك ابن مسعود ابن عمر زيد بن اوفى عمرو بن ميمون ١٢ الفرافصة مثواتر ١٢
ص ١٩٩ قوله سوا يعني ابا بكر صوابه يعني ابي بكر ١٢ .

قولہ عن عبد اللہ بن عقیل صوابہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل کما فی الاکتفاء ۱۲

ص ١٩٩ قولہ تخ طب ک وعزاہ فی الصواعق لہ فی الادب المفرد ۱۲

ص ٢٠٣ قولہ اترجو بلت فی الصواعق سلھب ۱۲

ص ٢٠٧ قولہ عد عن ابن عباس وعزاہ فی ص ١٢٢ لہ ولابن عساکر ۱۲

ص ٢٣٧ قولہ متثل فی عموم الرحمۃ فیکونون کالخلیل رحماء بکل شئ ۱۲

ص ٢٩٧ قولہ فان کل شئ لعل صوابہ فان کل نبی ۱۲

ص ٣٠٣ قولہ وسندہ حسن ورواہ عنہ طب کما تقدم ص ١١٨

قولہ حدثنا الحسن بن علی ورواہ ابو نعیم والبیہقی عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالی عنہ عن ہشام بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ منتہ غیر ان فیہ زیادۃ خمسۃ تصاویر لساداتنا لوط واسحق ویعقوب واسمعیل ویوسف علیہم الصلاۃ والسلام واختلاف فی لون موسی علیہ الصلاۃ والسلام وفی حلیۃ داود علیہ الصلاۃ والسلام وقد ذکرہ بطولہ فی الخصائص ص ١٣١ ۱۲

ص ٣٠٨ قولہ قال القاضی سعاد ہو بن زکریا ۱۲

ص ٣٢٨ قولہ فی ارکبن صوابہ فی ارلع ۱۲

ص ٣٣٩ قولہ من المنافقین جالس لا یصلی ۱۲

قولہ وانت جالس لا تدخل فی الصلاۃ ۱۲

ص ٣٨٨ قولہ فان اللہ قتلہ ای حسب اللہ تعالی وطاعتہ والقیام بامرہ قتلہ اذ لو لا ذلک لہان علیہ خلع قمیص کان اللہ تعالی البسہ وکان الناس یریدون نزعہ ومابین خصلۃ تقتضر علیہ ولا تعدوہ بل انا ایضا فی ہذا معہ اقتل کما قتل رضی اللہ تعالی عنہما ہذا معنی ہذا الکلام القرشی ۱۲

ص ٤١٥ قولہ حمی طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

المجلد السابع ص ٤ قولہ عن ابی العبرۃ صوابہ ابی نضرۃ بالنون والمعجمۃ ۱۲

Marfat.com

قولہ جبیر او جبیر صوابہ جابر او جویر والحدیث فی الادب المفرد ص ۹۲ ۱۲

ص ۵ قولہ یدعولی لعل صوابہ یدعولی ۱۲

ص ۵۴ قولہ قال قال علی بن ابی طالب الذی فی منتخبہ قال قال لی علی رض ۱۲

قولہ بہا الامور صوابہ کما فی منتخبہ بالامور ۱۲

ص ۵۹ قولہ الی قبر عبد اللہ بن عمرو رحم اللہ العالم الکامل العارف الجامع سیدی علیا المتقی وجمیع

ہذا لیس ابن عمرو بن العاص الباقی لعبد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسبط بلانہ او الد

جابر رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

ص ۶۰ قولہ عبد اللہ بن ابی ناکان سائغا او حال اللعین فی باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی

عنہم وغفر لی الشیخ المسلمین ۱۲

ص ۹۶ قولہ فاسلموا ای لونفاقا فخادعہ اللہ والذین آمنوا ۱۲

ص ۱۰۳ قولہ وجاہ صوابہ جاء بالمہملۃ ۱۲

قولہ الدیلمی سیاتی من طب وابن مندۃ ص ۲۱۸ ۱۲

ص ۱۴۱ قولہ وقال ہذا ای زاد ابیہ ۱۲

ص ۲۰۳ قولہ (ن عن اوس وابن مردویہ فی التفسیر ۱۲

ص ۲۰۴ قولہ حم ہ وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ ۱۲

قولہ ک وصححہ ۱۲

قولہ فی البعث وابن عساکر ۱۲

قولہ عن ابن عباس وابن مردویہ بسند واہ ۱۲

ص ۲۰۶ قولہ کیف انتم صوابہ انعم بالعین بعد النون ۱۲

قولہ اربعین صوابہ اربعون کذلک فی الحدیث

ص ۲۰۷ قولہ لبوادی قوم کنتم امواتا ۱۲

Marfat.com

قوله خفراد خاصیاکم ۱۲

قوله تمم تمرہ بمیتکم ۱۲

قوله تم تمرہ تم یحیکم ۱۲

ص ۲۱۵ قوله (ه عن انس وباقی عن ع ص ۲۱۹ ۱۲

ص ۲۱۷ قوله ومضر انما اقول قالوا یارسول الله لیس ربیعة من مضر قال انما الخ ۱۲

ص ۲۱۸ قوله حتی جاء صوابه حاء بالمهملة کما فی مجمع البحار من حولی وحکم ۱۲

قوله وابن مندة والد یلمی کما تقدم ص ۱۰۳ ۱۲

قوله حاء حباء ۱۲

قوله ابن عساکر والحاکم علی ما یظهر من الصواعق ص ۱۳۷ ۱۲

قوله عب باقی موصولا عن جابر بروایة ک فی الحدیث ۲۳۹ و ۲۳۹ و ۲۳۹

ص ۲۱۹ قوله عن انس مر بالسبط واخر عن ابن ماجة ص ۱۵۲

ص ۲۲۰ قوله حاء وحکم صوابه حاء وحکم ۱۲

ص ۲۲۲ قوله وعرضه الذی فی الدر المنثور ارضه بالالف وهو الصواب ان شاء الله تعالی ۱۲

ص ۲۲۳ قوله یاابنة یعنی الانصار وقال هذا لامراة حمزة رضی الله تعالی عنهما کما یاتی اول ص ۱۷۳ ۱۲

ص ۲۵۹ قوله قیل لعبد الله بن عمرو ۱۲

قوله یوم مد معاویة کان هذا التحدیث من عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی عنهما فی امرة معویة رضی الله تعالی عنه فلما حدث ان امیر المؤمنین یصلی بالناس سأله احد الحضار هل یکون ذلک فی امرة معویة قال لا ۱۲

ص ۲۶۶ قوله او سمع کلامی وهو الصفر علیه الصلاة والسلام ۱۲

ص ۲۶۸ قوله من تحت للغارة بالغین وصوابه بالنون کما یاتی ۱۲

قوله (کر م ورواه بنحوه ابن جریر فی سورة الانبیاء

Marfat.com

وقد روی الحدیث مسلم عنہ فی صحیحہ والترمذی وابن ماجۃ والامام احمد مع نقص وزیادۃ ۱۲

ص ۳۳۲ قولہ لغتہا صوابہ کما فی کف الرعاع ص ۱۵۰ فغنتہا فقال ۱۲

قولہ عن ایوب صوابہ عن ابی ایوب کما فی کف الرعاع ص ۱۵۳ ۱۲

ص ۳۳۳ قولہ النمارق (خط عن علی) اسقط النباسخ ہذا وجعل الحدثین واحدا ۱۲

قولہ بمثلہا قط نقلہ عن ہذا الکتاب فی شرح سفر السعادۃ فغراہ للدارقطنی والدیلمی فلعلہ جعل قط رمزا ولوافقہ الزفی کف الرعاع نقل الحدیث الی حد لہا ولم یذکر لفظۃ قط لکن لم یعزہ الا للدیلمی الشیٔ آخرانہ جعل الحدیث عن آبنا عباس ۱۲

قولہ الدیلمی سقط ذکر الصحابی وہو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی المقاصد الحسنۃ قال اخرجہ الدیلمی من حدیث سلمۃ بن علی ثنا عمر مولی غفرۃ عن انس بہ مرفوعا ولا یصح کما قالہ النووی ۱۲

ص ۳۳۴ قولہ ض صوابہ ض کما تقدم فی الصفحۃ الماضیۃ ۱۲

قولہ وابن حلۃ صوابہ عن حازم بن حبلۃ کما فی المیزان ۱۲

قولہ ولیکثر کیسر ۱۲

ص ۳۳۵ قولہ اذمر الشباب فعل صوابہ لشباب اذ لا محل للتوبیخ وسیاق الکلام یدل ان الماء ہو النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

ثم وجدتہ کما فہمتہ فی منتخبہ المقری ۱۲

ص ۱۷ قولہ والالتفاع الذی فی طرف اللسان لہ والاقتناع ۱۲ الجلد الثامن

ص ۳۴۳ قولہ فسلموا لعل صوابہ فسموا ای قولوا اسم اللہ ولا یبعد ان یکون ما تقدم ایضا فلیسلم وفسموا لتوبیخہ حدیث لعبہ ۱۲

۶۹ قولہ شتربیا ہندی بان ۱۲

قولہ ونقد بچۂ گوسفند

Marfat.com

قوله فی الطریق ای الزموا الطریق ١٢

ص ٩٠ قوله (ت عن جابر) لیس عنده فیما رویت الا ذکر صوت واحد واختصر ذکر صوت المنفخ ١٢

ص ٢٤٣ قوله (د عن انس وياتی آخر الصفحة الآتية عن ابن عدی وابن عساکر عنه ١٢

ص ٢٥١ قوله (ن عن ابی ہریرة) الذی فی التیسیر ت وہو صواب لاشک فانه فی الجامع ولم اره للنسائی ١٢

ص ٢٥٢ قوله عبد بن حمید وابن ابی شیبة کما فی الدر المنثور ١٢

ص ٢٥٦ قوله او نصف دینار الذی فی د ص ٣٥ فلیتصدق بنصف دینار اھ ١٢

قوله (د عن ابن عباس) نعم ہو عند ن ص ٢٨ نعم ہو عند ت ص ٢٧ و ه ص ٨٨

قوله (د ت ن لم اره لابی داود ص ٣٥ ولا للنسائی ص ٦٨ نعم ہو عند ت ص ٢٧

ص ٢٥٧ قوله عند ذلک لعل اللفظة عن کما تدل علیه الاحادیث السالفة وما ذکر المولف فی آخر ہذا الحدیث ١٢

ص ٢٧١ قوله حم ق لم اره بہذا اللفظ لہما ١٢

ص ٢٩١ قوله وابن جریر قط ق وابن ابی حاتم ١٢

ص ٣٠٥ قوله بخمسین دینارا کذا ہو فی منتخب ص ٢٤١ والذی فی سنن الدارمی ص ١٣٢ فامره ان یتصدق بخمس دینار وکذا ذکره فی المرقاة خمس دینار وفی مسند آخر عند ابی داود بعد ہذا بعید بخمسی دینار بالتثنیة فی النسخ الثلثة فالذی وقع ہہنا بعید جدا ١٢

قوله وسنن الدارمی ١٢

ص ٣١١ قوله الا محمد صلی الله تعالی علیه وسلم ١٢

ص ٣٢٣ قوله فما ہنا اہ سلفه ١١

فی ذلک حدیث ام ہانی افتیت به زینب رضی الله تعالی عنہا

Marfat.com

اصابہ فی معرفتہ الصحابہ

کتاب کا تعارف :۔ اصابہ فی معرفتہ الصحابہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم احوال پر ایک بہت ہی جامع اور ضخیم کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس کی تالیف سے قبل تیسری صدی ہجری میں امام ابو عبداللہ محمد بن سعد الزہری نے خاص صحابہؓ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی تھی جو طبقاتِ ابنِ سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ابن سعدؒ کے بعد پانچویں صدی ہجری میں حافظ امام ابو عمر یوسف بن عبدالبرّ اندلسی نے اس موضوع پر ایک بہت ہی ضخیم کتاب "الاستیعاب" کے نام سے مرتب کی۔ ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابنِ اثیر نے "اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ" تالیف کی۔ نویں صدی ہجری میں اصابہ فی معرفت الصحابہ مرتب ہوئی۔ جس میں ان تینوں مذکورہ کتب کے بنیادی نکات یا مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

مصنف کا تعارف :۔ اصابہ فی معرفتہ الصحابہ کے مولف علامہ شہیر حافظ احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی ہیں۔ علامہ ہجر عسقلانی ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد الکنانی العسقلانی المصری (۷۷۳ھ) مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ زبردست محدث فقیہہ اور کثیر التصانیف صاحبِ قلم تھے۔ چونکہ آپ نے ۸۵۲ھ میں انتقال کیا اس لیئے آپ کا شمار نویں صدی ہجری کے حفاظ و محدثین اور فاضلوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت کا خاص موجب آپ کی بعض گرانمایہ کتب ہیں۔ ان تمام تصانیف میں فتح الباری شرح بخاری، ہدی الساری (شرح بخاری) تہذیب التہذیب، اصابہ فی معرفتہ الصحابہ اور الدرۃ الکامنہ فی الاعیان المأۃ الثامنہ، نخبۃ الفکر ہے۔ ویسے آپ کی گرانمایہ تصانیف کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضاؒ نے آپ کی اسی مشہور تالیف "اصابہ فی معرفتہ الصحابہ" پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ص ٤ قوله على ثلاثة اقسام فالاول صحة الرواية والثاني ضعفها والثالث الوجه الآخر سوى الرواية تكونه أمر وكان الا يؤمرون الا صحابيا وكونه حكيما او ظنه او اذا قال كنا نسلم في حياة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

ص ٦ قوله وهذا التفسير حيث نسب الى الحافظ مع وجوده عند المحدثين ١٢

ص ٧٥ قوله احد حجة الوداع بل كلهم اسلموا قبلها وشهدوها كما ياتي ص ٧٩٣

ص ٧٩ قوله هو الاسود بن ابي البختري اقول لكن ذكر في الكامل ج ٣ ص ٩٩ عن الشعبي انه قتل يوم الجمل آخذ الاحلام بجمل ١٢

ص ١٠٠ قوله حتى ان الذي في مسند عبد الله بن عمرو العاصي ج ٢ ص ٢٠١ عن صدقة بن خالد حدثني معن بن تعلبة المازني والمعنى بعد قال حدثني ان عيسى الغافقي الحديث ١٢

ص ١٠١ قوله صحبته واعوذ بالله ان يكون صحابيا فقد ذكر في الكامل ج ٣ ص ١٠١ انه هو وقيس ابن ابي حازم وفد على رسول الله تعالى على بعلبها الكريم وعليها وبارك وسلم جاء المذكور في الطريق الى منزل فقالت اليك لعنك الله فقال والله ما ذاك اردت فقالت لا كان الله اسرع منك فقطع يدك وابدر عوتك فقتل بالبصرة وسلب وقطعت يده وهو حيا وفي رواية اخرى ١٢

ص ١٢٠ قوله اعقب كذا بخط المؤلف رحمه الله تعالى الابيات مع زيادات في سائر نسخه ١٢

ص ۱۹۳ قوله احمد بن جعفر احمد بن حمش ذكر في كنز العمال ج ۱ ص ۲۹ وان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صدقه على شعره ولم يذكره في المنتخب الا تؤمن من الغلط والله تعالى اعلم ۱۲

ص ۲۸۴ قوله ليستغفرهم لستغفرهم بالفاء ۱۲

ص ۲۹۲ قوله اضحكك تضحك ۱۲

ص ۳۰۶ قوله وهرم صوابه هدم بالدال ۱۲

قوله مسعدة وباقي في البخاري هدم بن مسعود ۱۲

ص ۳۲۶ قوله وصيفها وضيئها ۱۲

ص ۳۳۴ قوله لقبال ان لا ببه افول لبكر الاسد كما ذكر في كنز العمال ج ۲ ص ۱۷۹ وان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شعره وعلمه سورة الاخلاص ۱۲

ص ۳۸۱ قوله فرجع مرجع ۱۲

ص ۴۰۲ قوله في ترجمة هذا خطأ فاحش منهم نشا من اشتراك الاسمين ۱۲

قوله عن علي بن يزيد الحديث في تفسير ابن جرير والبغوي بالطريق المذكور ۱۲

ص ۴۰۳ قوله ولا عمر ولا عثمن ۱۲

قوله فالظاهر اي الواضح الجلي البين الذي لا يمكن غيره ۱۲

ص ۴۱۱ قوله حرم دم ۱۲

ص ۴۱۵ قوله من استصبها منه ۱۲

ص ۴۳۲ قوله الحديث مذكور في خلق ميكائيل من الجامع الكبير كنز العمال ۱۲

ص ۴۴۰ قوله منافقوهم كانه اراد والله تعالى اعلم بخوارج الذين كان يقال لهم القراء ۱۲

ص ۴۶۲ قوله وبين حبيب ذكر الحافظ في التقريب حبيب بن نفير بن مالك الحضرمي وقال ثقة جليل من الثانية مخضرم الا به صحبة فكان ينبغي ان يقول مخضرم الا به صحبة فكان ينبغي ان يقول مخضرم الا به صحبة فكان ينبغي ان يقول

ص ٥٠٨ قوله افضل الناس ای للفقراء والمساکین لکثرة جوده رضی الله تعالی عنه الفقیر ۱۲ العبد ۱۲

ص ٥٠٩ قوله موصولة عند الدارقطنی فی غرائب مالک والبیهقی فی الدلائل والخطیب فی رواة مالک والی نعیم فی الدلائل ۱۲

قوله واخری اخرجها معاذ بن المثنی فی زوائد مسند مسدد کما فی اللآلی ص ١٠٦ ۱۲

قوله منصور بن دینار الذی فی اللآلی ص ١٠٧ منصور بن دینار ۱۲

ص ٥٠٦ قوله وهذا حدیث غریب قلت واورده ابن الجوزی فی الموضوعات ۱۲

ص ٥٥٤ قوله وشهد معه بجمل وما نقله صاحب الکامل فنقل عن ابی جعفر ان الطبری جوابا اعتزل عن الزبیر آخر ص ١٠٣ ج ٣ ۱۲

ص ٥٥٧ قوله فی سقف المسجد الذی رأیت فی مسند احمد مقدم المسجد ۱۲

قوله ونقل عن بعض اهل العلم ذکره السهیلی فی الروض کما نقل الزرقانی ج ٧ ص ٢٥٣ وقد رأیته ایضا فی خصائص الکبری للامام السیوطی فراجعها ۱۲

ص ٥٦٤ قوله قلت سیاتی قلت لم یأت فی ذلک الرد الذی یعول علیه ۱۲

ص ٦١٩ قوله خذ لیها جدیلها ۱۲

ص ٦٥١ قوله ما کان وما یکون الذی فی الصحیح بایر نیا فی کتاب الفتن اخبرنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بما هو کائن الی ان تقوم الساعة الحدیث ولیس فیه لفظ ما کان ۱۲

ص ٦٥٦ قوله ذکر من قال وباقی تمامه للحافظ ان فی ذکره فی الصحابة وقفة عندی ۱۲

قوله الا واحد اقول هذا ان استثنا غیر معروف فی الصحاح ولا محذوف هو موقف النفس القرآن العزیز لقد رضی الله عن المومنین فلا یعبوء به فتثبت ۱۲

ص ٦٦٨ قوله وکان مع ذلک اقول راد العلماء بانه رضی الله تعالی عنه کان یباجی بکفرة فلو ثبت علیه ذلک لعیروه به ۱۲

ص ٦٧١ قوله وغیرهما کابی نعیم وله لفظ طیب جلیل مذکور فی مستخب کنز ج ٥ ص ۱۲

Marfat.com

ص ٦٠٥ قوله ترف عين تَرَقَّ عين لقبة كما في جامع الصغير ١٢

ص ٦٠٩ قوله ويقال انه مات مسموعا اقول هذا الذي مرضه حافظ بهنا جزم به في التقريب فقال مات شهيدا بالسم اهـ وقال ابن حجر في تقريب العواقب بموته مسموعا شهيدا جزم غير واحد من المتقدمين كقتادة وابي بكر بن حفص والمتاخرين كالزين العراقي في مقدمة شرح التقريب ١٢

ص ٦١٧ قوله منظرا كان وجع بهنا خطأ من الناسخ والذي في موهب اللدنية فنظر صلى الله تعالى عليه وسلم الى علي شيء لم ير الى شيء اوجع لقلبه منه ١٢

ص ٦٣٣ قوله من حديث ابي هريرة وهذا الحديث رواه الحاكم والبيهقي وابن ابي الدنيا والطبراني قال في الفتح باسناد فيه ضعف اهـ ١٢

ص ٦٤٣ قوله الى رافع انه عده ذاك المار لضعيفه غرة ١٢

ص ٦٤٨ قوله في نسق سند واحد ١٢

ص ٦٢٩ قوله الى رافع ذاك الضعيف ١٢

ص ٨٥٤ قوله خالد بن الوليد الانصاري + قلت الذي في الكامل ج ٢ ص ١٣٠ قتل فيها مع علي من المهاجر بن خالد بن الوليد وله صحبة اهـ ١٢

ص ٨٧١ قوله الباجي الناجي لانه من بني ناجية ١٢

ص ـــ قوله يوم يحمل سم ام المؤمنين كما يظهر من الكامل ١٢

ص ٨٨٥ قوله ب ا دمع على خلف فيه كما ياتي في الترجمة بعد ١٢

ص ٨٧٧ قوله ابو الهيثم في اجابته ايضا خلف شديد كما ياتي في الكنى ١٢

ص ٨٠٩ قوله في القلب لعل بهنا سقطا واصله النفث في القلب والقلب متعلق اهـ ١٢

ص ٨٩١ قوله والي الحسن هو الآتي ذكره ص ٩٢٩ ١٢

ص ٩٢٩ قوله ابن جهضم هو ابو الحسن علي بن عبد الله بن جهضم الصوفي رحمة الله تعالى عليه ذكره الذهبي على عادته في الميزان فقال روى عن ابي الحسن علي بن ابرهيم مسلمة القطان

واحمد بن عثمان الادمی والخلدی وطبقتہم توفی سنہ ۴۱۲ ۱۲

ص ۹۳۴ قولہ وقال المرزبانی اخرج البیہقی وابو سعد فی شرف المصطفی قال المرزبانی الخ ۱۲

قولہ موات مُوانی ۱۲

قولہ ثم اجزآل اخزآل ۱۲

قولہ فرکبت فوکبت ناخبتہ نبض بنفسہا حمر تخب بہ علی الاکمات ۱۲

قولہ فی الدلائل وابن سنت ایضاً کما یدل علیہ مایاتی ص ۹۸۴ ۱۲

قولہ الذال المعجمۃ من اول اسمہ منہا ۱۲

ص ۹۴۶ قولہ عن ابیہ مُعوات بن صالح ۱۲

قولہ عن جدہ صالح بن مُعوات ۱۲

ص ۹۵۹ قولہ اورد البخاری ای فی غیر صحیحہ لان خالد بن ایمن وعمر بن شعیب لیس احد منہما من رجال الصحیحہ والظاہر ان المراد اوردہ فی تاریخہ ۱۲

ص ۹۷۲ قولہ فما ادری اراد فی حدیث الترمذی ۱۲

ص ۹۷۴ قولہ وسیاتی زید بن کعب رحمہ اللہ فلعلہ یزید فی زید علی قولہ زید بن کعب فی درید بن کعب اھ ۱۲

ص ۹۸۸ قولہ عدوہ علی عدود قلت ومن العرب من یعین صدقہ علی عدود وکان علی غیر دینہ ۱۲

ص ۱۰۲۶ قولہ واسلم فی زمن ابی بکر قلت فعلی ہذا کان ینبغی تحویلہ الی القسم الثالث ۱۲

ص ۱۰۴۰ قولہ وابو عمر والنسائی فی الکنی تقدم فی الربیع بن زیاد ۱۲

ص ۱۰۶۰ قولہ فی عشرۃ من قومہ الحدیث قال الواقدی کان رفاعۃ وفد علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی ناس من قومہ قبل خروجہ الی خیبر فاسلموا وعقد لہ علی قومہ زرقانی ج ۲ ص ۲۸۳ ذکر فتح وادی القری ۱۲

ص ۱ قولہ حبیب بن قثم وسیاتی فی مطر بن ہلال ۱۲

۳
جلد ثالثہ

Marfat.com

ص ٣١ قوله الملائكة مشهور والصواب انه صلى الله تعالى عليه وسلم مرسل اليهم فكان ينبغي ذكره وذكر من عرف اسمه من الملئكة ١٢

ص ٥٩ قوله يحيى = يحيى ١٢

ص ٧٠ قوله لفظ زيد القول الذي في نسخي الثلث للسبتي الطبع القديم والطبع الجديد ص ١٨١ وطبع مرتبا على هامش الزرقاني ج ٣ ص ٢٥١ ان جدهم زيدا الخ ١٢

ص ٧٩ قوله محمد بن حسين مر ج ١ ص ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علي بن ابي طالب ١٢

ص ٨٠ قوله ورواه عبد الرحيم الذي في اللآلي ج ١ ص ١٠٥ من سياق الخطيب عبد الرحمن بن ابرهيم ١٢

قوله وله طرق اخرى وفصلنا طرقه في جزء الله عدوه ١٢

ص ٩٢ قوله استخافه استلحقه ١٢

ص ١٠٥ قوله اخرجه يونس قلت والترمذي في شمائله ١٢

ص ١٢٣ قوله ابو الحصين بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقيم فانه كما ياتي في لقمان بن لقيم ١٢

قوله رجلا سركم الذي في الزرقاني من ابن شاهين ابغوني لكم عاشرا اعقد لكم لواء فدخل طلحة بن عبيد الله فعقد لهم لواء اجعل شعارهم يا عشرة فهو الى يوم كذلك تخريجه ص ٢١٠ وقدم في الكتاب في بشر بن الحارث ص ٢٠٦ ١٢

ص ١٦٦ قوله وغيرهم منهم معوية كما في النسائي ١٢

ص ١٦٧ قوله عمارا عمارا كما في الكامل ١٢

ص ١٩٠ قوله بحجة لحجة ١٢

ص ٢١٠ قوله او الغامدي ياتي في مالك اقول ذاك الذي ياتي في مالك غيره فان الآتي استشهد في الاحزاب فدفنه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا انما مات في زمن معوية فكان على ما فط اخرده ١٢

Marfat.com

ص٤٥٢ قوله ما للدين نافيه ١٢

ص٤٤٢ قوله لما ادراك اى بالزمان ولذا قال فى التقريب مخضرم ولذا عده فى القسم الثالث ١٢

ص٤٤٣ قوله فى حدود السبعين الذى فى تقريبه فى حدود الثمانين ١٢

ص٤٧٣ قوله من طريق زيد بن الشنخبر صوابه بزيد كما فى المسند ج ٣ ص٤٣٥ وهو يزيد بن عبد الله بن الشنخير نسب لجده ١٢

ص٤٧٨ قوله ان هولاء لعل ههنا سقطا والذى فى الزرقانى ج ٣ ص٢٧٩ برواية ابن ابى خيثمة والزبير بن بكار عمن سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يمازح اباسفين فى بيت ام حبيبة وابو سفين يقول له تركتك فتركتك العرب ولم تنطح بعدها ها ولا قرناء وهو صلى الله تعالى عليه وسلم يضحك ويقول انت تقول هذا يا ابا حنظلة ١٢ ص

قوله تركتك عن الجدال والحراب ١٢

قوله ان انتطحت نافيه ١٢

ص٥١٠ قوله وروى ابن مندة والخطيب كما فى الميزان ١٢

ص٥٣٩ قوله سلمة مسلمة الفهرى ١٢

ص٥٩٧ قوله طليقين طليعين ١٢

ص٥٩٨ قوله ويقال انه استشهد قلت موقع فى الكامل ذكره فى خلافة على ص٨٨ ج ٣ ٧

ص٦١٥ قوله العاقب العمرانى صوابه النجرانى ١٢

ص٦٧٩ قوله عبد الله بن احمد اقول الحمد لله بل رواه احمد نفسه فى المسند حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا ابو معشر البراء ثنى محمد بن طليحة ١٢

قوله ذرائة الاستيعاب ما فى المتن هو الصواب ١٢

ص٦٨٠ قوله ياتى فى اين صوابه ياتى فى عمر ٩ ص١٢٤ ١٢

ص٧١١ قوله بالفى الف هذا هو الصحيح نظرا الى شان عبد الله وعظمته ١٢

ص۱۳ ۷ قوله ذکره فی ترجمة الحباب الفزاری ج ۱ ص۶۱۸ انه کان قد ادرک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وروی حدیثاً فیه ذکر اتیان الحباب النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واسلامه رواه البغوی وابرهیم الحربی ۱۲

تنبیه عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقیلی العامری ابو الاسود العامری روی ابو بکر بن ابی شیبة عن الاسود العامری عن ابیه تعالی صلیت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیه ودعا الحدیث فاذا کان عبد الله بن حاجب بذا هو المذکور فی ترجمة الحباب سقط ما قال الحافظ فی التقریب فی هذا انه مجهول والافلا جل روایة ابن شیبة کان یجب ان یذکر عبد الله بن حاجب العامری فی القسم الرابع تنبیها علی انه لیس صحابیا ولم یذکر فی شیء من الاقسام الثلثة الباقیة فلیحرر والله تعالی اعلم ۱۲

ص۱۵ ۷ قوله من الرضاعة تقدم وسیاتی القسم الثالث مستقلا ۱۲

ص۲۱ ۷ قوله وابن ابی عاصم والطحاوی فی معانی الآثار فی باب المشی بین القبور وبالنعال ص۴۹۲ وافظه بسنده الی محمد بن یعقوب الانصاری عن محمد بن اسمعیل قال قیل لعبد الله بن ابی حبیبة ما تذکر من رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال رایت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم صلی فی نعلیه ۱۲

ص۲۷ ۷ قوله والعصر تواصیا بالحق وتواصیا بالصبر ۱۲

ص۷۷ قوله فقلت استغفر وفی شمائل الترمذی انه قال غفر الله لک یا رسول الله قال ولک ۱۲

قوله الخاتم فالتفتت فوجدته نیم علی مسکا ۱۲

ص۸۴ ۷ قوله وهو غیر عبد الله جزم به الحافظ فی التقریب فی علقمة ۱۲

ص۸۰۱ قوله هاک ای خذ ۱۲

ص۸۳۳ قوله قلت ثم من فذکر فیه سقط نفی الحدیث بعده قال عمر قلت ثم من فعد رجل فسکت

تحافة ان يجلني في آخرهم ١٢

ص ٨٥٦ قوله ابوداود وبقوله حزم يحافظ في التقريب في علقمة ١٢

قوله ولا نيبة لعل صوابه منضيه ١٢

قوله هو عبد الله بن سنان واختاره الحافظ في التقريب ومر في كون ابيه عبد الله بن عمرو ١٢

ص ٨٦٢ قوله عبد الله بن عوف الذي يأتي ص ١٠٢٤ ابن ابي عوف ١٢

ص ٨٨٢ قوله في ترجمة الحرث بل في ترجمة البشر بن الحارث ١٢

ص ١٩٠ قوله وابو الطفيل بل قال في المرقاة روى عنه ابوبكر وعمر وعثمن وعلى ١٢

ص ٨٩٢ قوله واخرج الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فسبحن من لا ينسى ١٢

ص ٩٢٥ قوله الاختلاف في اسم ابيه اقول عبد الله الزرقي هو رفاعة بن رافع الزرقي يدل عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٤٢٣ ١٢

ص ٩٢٨ قوله ابو علقمة الراجح كما رجحه الحافظ في التقريب وجنح اليه ههنا في عبد الله بن عمرو ان والد علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قوله تقدم نقدم ص ٨٥٦ ان في والد علقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو قيل عبد الله بن سنان

ص ٩٣٢ قوله ابو عبد الحدسي الذي في المنتخب الحرشي ثم الهنائي فليحرر ١٢

قوله عن عبد الله الكدير الذي في المنتخب عن عبد الله الكدير بن ابي طلاسة بن عمرو بجبار بن الحارث بن مالك الحرسي ثم الهنائي عن ابيه عن جده ابي طلاسة عن عبد بجبار بن الحارث بن مالك قال وفدت الخ ١٢

قوله ان ابن عبد بجبار لفظ ابن من زيادة الناسخ فان الترجمة لعبد بجبار وقد ذكر في منتخب كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب ١٢

قوله ان يعينني الذي في المنتخب يغيثني

ص ٩٤٣ قوله والترمذي في جامعه ١٢

Marfat.com

قوله عن مالك بن نخامر كذا هو في نسختنا الترمذي مالك بن نخامر قال في التقريب بمعجمة ويقال له صحبة اما هذا الكتاب فقد تكرر فيه هذا اللفظ في هذين الورقتين فكتب في كل موضع مالك بن عامر والله تعالى اعلم ١٢

ص ٩٧٤ قوله واما رواية شريك الصواب مسدد بن بكر كما تقدم وكذا هو في الترمذي ١٢

ص ٩٧٥ قوله فيه اي فليس عن خالد عن ابن عباس وانما هو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن حابر بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابي قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذي اقول الذي في نسخت الترمذي عن ايوب عن ابي قلابة عن ابن عباس وقال في اخره وقد ذكر وابين ابي قلابة وابن عباس رجلا فساق رواية قتادة عن ابي قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله واحمد اقول قال ابن الجوزي في العلل قد رواه احمد في مسنده باسناد حسن فساق باسناده الى عبد الله بن احمد الامام قال حدثني ابي قال نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن ابي قلابة عن ابن عباس ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فذكره وبالجملة فهو موصول عند الترمذي واحمد كليهما والله تعالى اعلم ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه البزار كما في الخصائص ١٢

قوله واما رواية ابي سلام هو الراوي الاخر عن ابن عائش الزائد بينه وبين النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مالكا ومعاذ بن جبل كما تقدم من رواية ابن خزيمة والترمذي ١٢

ص ٩٧٦ قوله هذا الطريق لكن زعم الدارقطني كما تقدم في العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج رواه عن عبد الرحمن لم يسمه من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما رواه عن مالك بن نخامر عن معاذ اهـ ١٢

Marfat.com

قوله عن عبد الرحمن بن عائش عن النبي صلى الله عليه وسلم ١٢

قوله عن معاذ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله اليمامي هو الصحيح ١٢

قوله ابي كثير هو الصواب ١٢

ص ١٠٢٤ قوله وقد اشرت الى ذلك اقول قد ذكر في العبادلة ص ٤٤٤ ونقل عن ابن الكلبي ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسيذكره بعد اسطر الفيا فلا ادري ما معنى هذا الاستبعاد هنا الا ان يريد به تائيد مقال ابن الكلبي من جهة العقل لكونه ضعيفا في باب النقل ١٢

ص ١٠٢٨ قوله في عبد الله بن كعب لم يسبق ثمة الا انه ياتي في عبد عمرو فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه ١٢

ص ١٠٣٠ قوله هو العاقب لقدم ص ٣١٥ في ذكر السيد ١٢

قوله الزندي من حديثه باسم عبد المطلب ١٢

ص ١٠٣٦ قوله النعوي واشار الى تصويب المطلب كما ياتي فيه ١٢

قوله وصوب الطبراني قلت لكن الحافظ نفسه اشار في التقريب الى تضعيفه وقال عبد المطلب ويقال اسمه عمرو بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب صحابي لكن الشام ويقال اسمه المطلب ثم رأيته ذكره في الميم واشار الى تضعيف الاول فقال المطلب ابن الحارث بن عبد المطلب صحابي قيل انه عبد المطلب تقدم اهو والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٠٣٣ قوله عبد الحرث قلت لم يتقدم ثمة ١٢

ص ١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مر في اخيه زيد شهود بدرا ١٢

ص ١١١٥ قوله وشهد صفين وكذا الجمل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

ص ١١٢٣ قوله لسند الضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلماء رمى بالوضع عن بشر بن نمير متروك متهم وسياتي في عمرو بن قرة فان هذا الحديث تتمته حديث عمرو عنه عبد الرزاق ١٢

Marfat.com

ص ۱۲۱۲ قولہ السبب الثبت ۱۲

ص ۱۲۳۲ قولہ الزبیر بن عمار الغسانیۃ الثقۃ ۱۲

ص ۱۲۵۶ قولہ باحد فلما باحدھما وج لاحاجۃ الی البیاض ۱۲

جلد سابع ۱۲ قولہ نقدم لعلہ یشیر الی علقمۃ بن الاعور السلمی ابی الاعور لکن لم یذکر ثم نسبہ وذکر عن یونس بن بکیر علقمۃ بن الاعور بن قطبۃ وھو مخالف لہذا النسب فالعلم اعلم ۱۲

ص ۲۱۱ قولہ لایعلو الفی ابد صوابہ استی ۱۲

ص ۲۱۳ قولہ مشقۃ صوابہ مسبّبۃ کما فی سیرۃ ابن ہشام ۱۲

ص ۲۱۴ قولہ عبد المطلب وابی ان یقول لا الہ الا اللہ ہکذا المسلم فی الحج وللبخاری فی الجنائز وفی المغازی ۱۲

ص ۲۱۵ قولہ فہو رسل اقول وصلہ العقیلی وتمام فی فوائدہ وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کما فی کنز العمال ۱۲

قولہ ما یدل علی اسلامہ انما یدل علی ابن ما فعلت ما فعلت الا لفان لک حماد ولولاہ لم افعل ہذا القدر الضیاء ۲

ص ۲۱۸ قولہ عن الحسین بن علی لعل صوابہ عن علی فان الحسین رضی اللہ تعالی عنہ لم یدرک ابا طالب ولم یرہ وانما ولد بعد موتہ بسنین ۱۲

ص ۵۹۷ قولہ ثم ثبت یثبت ۱۲

ص ۵۹۸ قولہ وانہ یخبر یخبر ۱۲

ص ۶۰۰ قولہ فستامینی تسامینی ۱۲

ص ۶۰۵ قولہ اولئکن اولٰکن ۱۲

ص ۶۰۸ قولہ لم تحفظ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

ص ۶۷۶ قولہ عن امہ لعل صوابہ عن ابیہ بدلیل ما یأتی من انہ لا یصح لنافع سماع من ام سلمۃ ۱۲

Marfat.com

ص ٦٧٧ قوله وفي الصحيحين اقول رواه البخاري في تقصير الصلاة تعليقا من طريق سالم وفي العمرة وفي الجهاد باب سرعة السير وصلا من طريق اسلم وليس فيه في المواضع الثلثة ذكر رجوع ابن عمر من الحج ولم اقف عليه في صحيح مسلم اصلا والحافظ ادري والله تعالى اعلم ١٢

ص ٦٩٤ قوله وهو واه ولكن ماذكر فيه كله صحيح ثابت بوجوه آخر ١٢

ص ٧٢٥ قوله تنكحها صوابه بصلحتكها كما نقل الزرقاني عن السيرة الكبرى ١٢

ص ٧٣٩ قوله عن سعيد صوابه معبد ١٢

قوله واخرجه النسائي من طريق المذكور ١٢

قوله عن سعيد صوابه معبد ١٢

ص ٧٨٠ قوله ما غرت ما غرق ١٢

ص ٧٨٣ قوله تقييم تقسم ١٢

ص ٩٠١ قوله لئن سقيتها اي لانسقيها الماء بعد افطارها ايضا وان سقيت لا وقعن بكب ١٢

قوله كذلك بلا ماء ١٢

ص ٩٠٢ قوله عن ابن الكلبي عن الكلبي ١٢

ص ٩٢٤ قوله ذكر الاسناد صوابه الاسعاد بالعين ذلك انها قالت يا رسول الله الا آل فلان فانهم كانوا اسودونا في الجاهلية فلا بد لي من دون العدهم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا آل فلان رواه مسلم ١٢

ص ٩٥٥ قوله عوف عون ١٢

ص ٩٥٦ قوله ابهم امهه ١٢

ص ٩٧٧ قوله موتمة اي ذات ايتام ١٢

Marfat.com

ص ١ قوله فی ترجمة جهيم بن قثم وسيأتی فی مطرف بلال ١٢

ص ٣٦ قوله الملائكة مشتهور والصواب انه صلى الله تعالى عليه وسلم مرسل السيم فكان ينبغی ذكره

قوله وذكر من اعرف اسمه من الملئكة ١٢

ص ٥٣ قوله من فيه فئة ١٢

ص ٧٠ قوله لفظ زيد اقول الذی فی نسخ الثلث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ص ١٨١

وطبع مصر على هامش ازرقانی ص ٣٥١ ان جهيم زيدا الخ ١٢

ص ٧٩ قوله محمد بن حسين مرخ ا ص ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن علی بن ابی طالب ١٢

ص ٨٠ قوله ورواه عبد الرحيم الذی فی الآلی ص ١٠٠ من سياق الخطيب عبد الرحمن بن ابرهيم ١٢

قوله وله طريق اخرى وصلنا طرقه فی جزء الله عدوه ١٢

ص ٨٢ قوله ثم استخافه استلحقه ١٢

ص ١٠٥ قوله يونس بن بكير قلت والترمذی فی شمائله ١٢

ص ١٢٣ قوله وابو الحصين بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقيم فانه كما ياتی فی لقمان لقما بن لقيم ١٢

قوله رجلا سركم الذی فی المزرقانی من ابن شاهين البغوی لكم عاشرا اعقلكم لواء

فدخل طلحة بن عبيد الله فعقد لهم لواء وجعل شعارهم يا عشرة فهو الى اليوم كذلك الخ ج ٢ ص ٤١ وقد مر فی الكتاب فی لبشر بن الحارث ص ٣٠٦ ١٢

ص ١٦٦ قوله وغيرهم منهم معوية كما فی النسائی ١٢

ص ١٦٧ قوله عمارا عمارا كما فی الكامل ١٢

ص ٢١٠ قوله او الغامدی اقول ذاك الذی ياتی فی مالك غيره فان الآتی استشهد فی الاحزاب فدفنه النبی صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا انما مات فی زمن معوية فكان على الحافظ افراده ١٢

ص ٢٢٤ قوله

Marfat.com

ص ۴۲۴ قولہ ادراک ای بالزمان ولذا قال فی التقریب مخضرم ولذا عدہ فی القسم الثالث ۱۲

ص ۴۲۵ قولہ فی حدود السبعین الذی فی تقریبہ فی حدود الثمانین ۱۲

ص ۴۷۳ قولہ من طریق زید صوابہ یزید کما فی المسند ج ۳ ص ۴۸۳ وہو یزید بن عبداللہ بن الشخیر لنسب لجدہ ص ۱۲

ص ۴۷۸ قولہ ان ہولاء لعل ہہنا سقطا والذی فی الزرقانی ج ۳ ص ۲۷۹ بروایۃ ابن ابی خیثمۃ وانس بن بکار عمن سمع النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمازح ابا سفین فی بیت ام حبیبۃ وابو سفین فی بیت یقول لہ ترکتک فتر کتنک العرب ولم ینبطح بعدہا جباء ولا قرناد وہو صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یضحک ویقول انت تقول ہذا یا ابا حنظلۃ اھ ۱۲

قولہ ترکتک عن الجدال والحرب ۱۲

قولہ ان نافیۃ ۱۲

ص ۵۱۰ قولہ وروی ابن مندۃ والخطیب کما فی المیزان ۱۲

ص ۵۲۹ قولہ عن حبیب سلمۃ مسلمۃ الفہری ۱۲

ص ۵۹۷ قولہ طلیقین طلیقتین ۱۲

ص ۵۹۸ قولہ انہ استشہد قلت ووقع فی الکامل ذکرہ فی خلافۃ علی ج ۳ ص ۷۵ ۱۲

ص ۶۱۵ قولہ العاقب العمرانی صوابہ النجرانی ۱۲

ص ۶۷۹ قولہ عبداللہ بن احمد اقول احمد لعلہ بل ولدہ احمد نفسہ فی المسند حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا ابو معشر البتراء ثنی صدقۃ بن طلیسلۃ الخ ۱۲

قولہ ذرایۃ الاستیعاب کما فی المتن ہو الصواب ۱۲

ص ۶۸۰ قولہ فی ابن عمرو صوابہ یاتی فی عمرو ص ۱۲۴۴ ۱۲

ص ۷۱۱ قولہ بالفی الف ہذا ہو الصحیح نظرا الی شان عبداللہ وعظمتہ ۱۲

ص ۷۱۳ قولہ فی ترجمۃ الحباب الفزاری ج ۱ ص ۶۱۹ انہ کان قد ادرک النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

واسلامه رواه البغوی وابرہیم الحربی ١٢

تنبیہ عبداللہ بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقیلی العامری ابو الاسود العامری روی ابوبکر بن ابی شیبۃ عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ وجعل یحدث فاذا کان عبداللہ بن حاجب. ہذا ہو المذکور فی ترجمۃ الحباب سقط ما قال الحافظ فی التقریب فی ہذا انہ مجہول والاظہر جعل روایۃ ابن ابی شیبۃ کان یجب ان یذکر عبداللہ بن حاجب العامری فی القسم الرابع تنبیہا علی انہ لیس صحابیا ولم یذکر فی شئ من الاقسام الثلثۃ الباقیۃ فلیحرر واللہ تعالی اعلم ١٢

ص ٧١٥ قولہ تقدم فی ترجمۃ وسیاتی فی القسم الثالث مستقلا ١٢

ص ٧٢١ قولہ وابن ابی عاصم والطحاوی فی معانی الآثار فی باب المشی بین القبور بالنعال ص ٢٩٤ ولفظہ لسبنہ الی مجمع بن یعقوب الانصاری عن محمد بن اسمعیل قال قیل لعبداللہ بن ابی حبیبۃ ما تذکر من رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم صلی فی خلیہ اھ ١٢

ص ٧٢٧ قولہ والعصر تواصبا بالحق وتواصیبا بالصبر ١٢

ص ٧٧٠ قولہ فقلت استغفر یا رسول اللہ وفی شمائل الترمذی انہ قال غفر اللہ لک یا رسول اللہ قال ولک ١٢

قولہ الخاتم فالتقمتہ غوجدتہ ینیم علی مسکا ١٢

ص ٧٨٤ قولہ وسوء غیر عبداللہ جزم بہ الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ١٢

ص ٨٣٣ قولہ من فذکر رجالا فیہ سقط ففی الحدیث بعدہ قال عمر قلت ثم من فعد رجالا فسکت یخاف ان یجعلنی فی آخرہم ١٢

ص ٨٥٦ قولہ ابو داود وبقولہ جزم الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ١٢

قولہ ما تیتبہ لعل صوابہ بنضیلہ ١٢

Marfat.com

قوله هو عبد الله بن سنان واختاره الحافظ في التقريب ومرض كون ابيه عبد الله بن عمرو ١٢

ص ٨٦٢ قوله عبد الله بن عوف الذي يأتي ص ١٠٢٤ ابن ابي عوف ١٢

ص ٨٨٢ قوله في ترجمة الحرث بل في ترجمة بشر بن الحارث ١٢

قوله وابو الطفيل بل قال في المرقاة روى عنه ابو بكر وعمر وعثمان وعلي ١٢

ص ٩٢٠ قوله الترمذي قلت بل هو في الصحيحين كما في المشكوة فسبحان من لا ينسى ١٢

ص ٩٢٥ قوله عبد الله الداري هو ابن بر تقدم اقول عبد الله الزرقي هو رفاعة بن رافع الزرقي يدل عليه ما في مسند احمد ج ٣ اول ص ٤٢٤ ١٢

ص ٩٢٨ قوله ابو علقمة تقدم الراجح كما رجحه الحافظ في التقريب وجنح اليه ههنا في عبد الله بن عمرو ان والد علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بكر ١٢

قوله تقدم تقدم ص ٨٥٦ ان في والد علقمة خلافا قيل عبد الله بن عمرو وقيل عبد الله بن سنان ١٢

ص ٩٣٢ قوله ابو عبيد الحدسي الذي في المنتخب الحرشي ثم المناري فليحرر ١٢

قوله عن عبد الله الكدير الذي في المنتخب عن عبد الله بن الكدير بن ابي طلاسة بن عبد الجبار بن الحارث بن مالك الحرسي ثم الهمداني عن ابيه عن جده ابي طلاسة عن عبد الجبار بن الحارث بن مالك قال وفدت الخ ١٢

قوله ابن عبد الجبار لفظ ابن من زيادة النساخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذكر منتخب كنز العمال ج ٥ ص ٢١٥ على الصواب

قوله ان يعينني الذي في المنتخب يغيثني ١٢

ص ٩٧٣ قوله والترمذي في جامعه ١٢

قوله عن مالك بن يخامر بكذا هو في نسختها الترمذي مالك بن يخامر قال في التقريب محرف وقيل له صحبة اما هذا الكتاب فقد تكرر فيه هذا اللفظ في هذين الموقتين فكتب

فی کل موضع مالک بن عامر واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

ص ۹۷۴ قولہ واما روایۃ شریک الصواب بشر بن بکر کما تقدم وکذا ہو فی الترمذی ۱۲

ص ۹۷۵ قولہ فیہ ای فلیس عن خالد عن ابن عباس وانما ہو عنہ عن ابن عائش ۱۲

قولہ قلت لاحمد بن حنبل ۱۲

قولہ عن خالد عن ابن عائش ۱۲

قولہ عن ابی قلابۃ عن خالد عن ابن عباس ۱۲

قولہ اخرجہ الترمذی اقول الذی فی نسخت الترمذی عن ایوب عن ابی قلابہ عن ابن عباس وقال فی آخرہ وقد ذکروا بین ابی قلابۃ وابن عباس رجلا فساق روایۃ قتادۃ عن ابی قلابۃ عن خالد عن ابن عباس ۱۲

قولہ عن ثوبان قلت اخرجہ البزار کما فی الخصائص ۱۲

قولہ واما روایۃ ابی سلام ہو الراوی الآخر عن ابن عائش الزائد بینہ وبین النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالکا ومعاذ بن جبل کما تقدم من روایۃ ابن خزیمۃ والترمذی ۱۲

ص ۹۷۶ قولہ قال ہذا الطریق لکن زعم الدارقطنی کما فی العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج رواہ عن عبد الرحمن بن عائش وعبد الرحمن لم یسمعہ من رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان رواہ عن مالک بن یخامر عن معاذ اھ ۱۲

قولہ عبد الرحمن بن عائش عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قولہ عن معاذ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

قولہ الیمانی ہو الصحیح ۱۲

قولہ ابی کثیر ہو الصواب ۱۲

ص ۱۰۲ قولہ وقد اشرت الی ذلک فی العبادلۃ اقول قد ذکر فی العبادلۃ ص ۱۷ ونقل عن ابن الکلبی ان النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر اسمہ فسماہ عبد اللہ وسیذکرہ بعد اسطر ایضا

Marfat.com

فلا ادری ما معنی ہذا الاستیعاد ہنا الا ان یرید بہ تائید مقال ابن الکلبی من جہۃ العقل لکونہ ضعیفا فی باب النقل ١٢

ص ١٠٢٨ قولہ فی عبد اللہ بن کعب لم یسبق ثمہ الا انہ یاتی فی عبد عمرو فان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم غیر اسمہ ١٢

ص ١٠٣٠ قولہ الترمذی باسم عبد المطلب ١٢

ص ١٠٣١ قولہ حکی البغوی واشار الی تقویۃ الطالب کما یاتی فیہ ١٢

قولہ الطبرانی قلت لکن الحافظ نفسہ اشار فی التقریب الی تضعیفہ فقال عبد المطلب م د س بن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب صحابی لکن الشام ویقال اسمہ المطلب ثم رایتہ ذکرہ فی المیم واشار الی تضعیف الاول فقال المطلب ابن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب صحابی قیل انہ عبد المطلب تقدم اھ واللہ تعالی اعلم ١٢

ص ١٠٣٣ قولہ عبد الحرث قلت لم یتقدم ثمہ ١٢

ص ١٠٦٩ قولہ استشہد باحد قلت مر فی اخیہ زید شہد بدرا ١٢

ص ١١١٥ قولہ وشہد صفین وکذا الجمل کما یظہر من الکامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

ص ١١٣٣ قولہ عن عبد الرزاق لیسند ضعیف بل ساقط رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن العلاء الرازی بالوضع عن بشر بن نمیر متروک متہم وسیاتی فی عمرو بن قرۃ فان ہذا الحدیث تتمۃ حدیث عمرو عند عبد الرزاق ١٢

ص ١٢١٤ قولہ السبب الثبت ١٢

ص ١٢٣٣ قولہ الزبیر بن العسابۃ الثقۃ ١٢

ص ١٢٥٦ قولہ باحد فلما صوابہ باحدہما وح لا حاجۃ الی البیاض ١٢

Marfat.com

بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ

مصنف کا تعارف :۔ علامہ وفقیہہ ابوبکر بن مسعود بن احمد کاشانی، علاؤ الدّین اور ملک العلماء کے لقب سے یاد کیئے جاتے ھیں۔ آپ علاّمہ علاؤ الدین محمد سمرقندی صاحب تحفتہ الفقہاء کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے تحفتہ الفقہاء کا درس آپ ہی سے لیا تھا۔ "بدائعُ الصنائعُ" اسی تحفتہ الفقہاء کی شرح ہے۔ جب آپ نے بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ (شرح تحفتہ الفقہاء) اپنے استاد کی خدمت میں پیش کی تو علامہ علاؤ الدّین محمد سمرقندی نے اپنی فاضلہ اور عالمہ دختر "فاطمہ" کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ بعض شاہزادے اور سلاطین ان کے خواستگار تھے لیکن آپ نے اپنی فاضلہ دختر کے لیئے ایک فاضل نوجوان کو ان شاہزادوں اور سلاطین پر ترجیح دی اور علم کے وقار کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ صاحب تحفتہ الفقہاء کی دختر فاضلہ فاطمہ کا علمی مرتبہ یہ تھا کہ فتویٰ پہ والدِ محترم کے دستخط کے ساتھ ساتھ ان کے دستخط بھی ہوتے تھے۔

علامہ کاشانی اکثر فتووں میں خطا کر جاتے تھے تو آپ کی فاضلہ بیوی اُن کی نشاندہی اور توجیہہ کرتی تھیں تو آپ اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے۔ علامہ کاشانی نے ۵۸۷ھ میں قرآنِ پاک تلاوت کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے قبل آپ کی فاضلہ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور شہر حلب میں دفن کیا گیا تھا۔ علامہ کاشانی کو بھی حسبِ وصیّت ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارت گاہِ عوام و خاص ہیں اور یہ دونوں پاک روحیں مستجاب الدعوات ھیں۔

صنائعُ و بدائعُ فقہ حنفیہ میں بڑی مقبول و معروف کتاب ہے۔ آپ نے اپنی شرح کے ذریعہ تحفتہ الفقہاء کے بہت سے مشکل مقامات کو سریع الفہم بنا دیا۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح تحفتہ الفقہاء موسومہ بہ بدائعُ الصنائعُ فی ترتیب الشرائعُ پر ہے۔

Marfat.com

حواشی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(١) قولہ الماء غالبۃ علی اجزاء التمر - عائد الی الغلبۃ بالاجزاء وقد قدم صورۃ المحث ان العبرۃ للون والطعم فان لم یخالف فیہما فالماء ط ؛ ویرد علیہ ہذا ؛

(٢) قولہ من احد منخریہ فتوضا - غیر ما ہو بہ معذور ؛

(٣) قولہ للانعدام العذر قبیل انہا - اقول کیف یتعدم العذر وہو انقطاع ناقص انما یزول بکامل مستوعب وقتا ناما کما نقلوا علیہ قاطبۃ فتم ہو المکلم اذ لم یوجد بعد فی الوقت الثانی لانہ بہ یتم الانقطاع ویحکم بزوال العذر من اول الانقطاع فیلزم انہا صلت بو ضوء العذر حین لا عذر تافی من الثغیۃ ان توضا علی السیلان وصلی علی الانقطاع وتم الانقطاع باستیعاب الوقت الثانی اعاد اہ وفی الغنیۃ من المقدمات وہکذا اذا ای النقطع فی خلال صلاۃ وتم الانقطاع اہ فہذا حکم واضح وقد قال فی البحر عن السراج الوہاج لہا ای للمستحاضۃ انقطاعا فی کامل وناقص فالکامل ان ینقطع وقتا کاملا فہذا یوجب الزوال (ای زوال العذر) ویمنع التعالا الدم الثانی (ای الحادث فی الوقت الثالث) بالاول (ای الکائن قبل ہذا الوقت الکامل) والناقص ان ینقطع دانہ فہذا لا یزیلہ ویکون مانعہ کدم متصل اہ ففی صورۃ الکتاب اذا انقطع فی بعض الوقت والاول ثم عاد فی الوقت الثانی کان کلہ دما متصلا لم یتعدم العذر فتبین انہا بالطہارۃ بدا ماظر للفقیر ملینا مل ؛ ثم اقول لک ان تقول نعم انہ ان توضا علی الانقطاع ودام الی خروج الوقت لم ینتقض بہ لان وضوءہ ہذا کوضوء اہ محمد لان المتاخی لا قارنہ ولا طرا علیہ ونعم ان لو توضا علی انقطاع لیس بخفیہ وہو منقطع ولم ای بخروج الوقت لانتقض ینتقض سببہ بالخروج بل بیسیع کما لا محماء انظر البحر ولا ینقض

فاذا حصلوا فضوءه وصحة في الانتظار الدائم الى خروج الوقت كوضوء صحة و
صحة نكذا صلاته فيه تكون كصلاة صحة فلا تنافي بوضوء المعذور وما في النقية مفهوم
وما في العدائح منطوق فيقدم عليه لاسيما وهو في الجامع الكبير فانما ما وصل اليه
فهي القاهر والله تعالى اعلم ١٢

ص٤ قوله فلم تصلوا صلاة - وان اعلاه انتقض ١٢

ص٤ قوله وقال محمد في رجلين مسح احدهما - هذا قوله اقول الى يوسف على خلاف الامام
الاعظم في قرحى الاماء والثوب النظر الخانية المصرية حشه ١٢

ص٥ قوله الا في حال وقوع الشك في طهورية الماء - اقول بل ولا فيهما لان الصحيح في الواقع احدهما ١٢

ص٥ قوله وهو يلتزق بالبدن فان خاف ذهاب الوقت - اضافه رعاية لقول محمد ١٢

ص٥ قوله الوقت الناقص في الفجر اذا طلعت الشمس
تحليل لا يتسع الاداء او بصلاة في العصر ١٢

قوله لان الوقت الناقص قليل لا يتسع للاداء ولا يجب - اقول فانه اراد دوامه
تعالى العلم وقتا يبقى فيه الاشتباه بين طلوع الشمس وعدمه فما دام الشك يكون
الوقت في الفجر لان اليقين لا يزال بالشك لكنه وقت ناقص لكراهة الصلاة في
هذا الوقت وهذا نهج السعي بالنقص تامل ١٢

ص٦ قوله دم الاوزاع نجس لانه سائل ١٢

ص٧ قوله عما التبس عليه لماء الورد واللبن ونحو ذلك - اقول هذا في الملقى فان الملقى فيه
لم يلاق المحدث انما لاقاه الملقى وهو مغلوب بخلاف صورة الاشتباه في الماء
فان الكل ملاق حكما كما نص عليه محمد رحمه الله تعالى ١٢

قوله فانما سلاقاة النجس الظاهر يوجب - اقول اذا تيقن بوقوع في الماء الكثير بدرة
شعرة منه واخرجت هل ينجس الا لقدر الذي لاقاها تعدم شيء بناك محمد فيلزم

Marfat.com

لا يمكن التمييز هذا لا يقول به احد منا وانما الامر ان اداى القليل في حكم شئ واحد مما لا في
جزء منه فقد لاقى الكل فينتجس كله وما سنذكره الامام آخرا في تعليل الفرق بين
وقوع فارة وسنور وشاة في البئر فيخرج مسلمة بل معاش الناس الا بالعمل بخلاف القياس
الا ترى ان لو فرض عدم التجسس بالفارة الا لقدر عشرين دلو لزم مساواة الكل للاخلاط
بحيث لا امتياز ويخرج عشرين لا يتغير فخروج تلك العشرين يعينها بالقياس
على حديث التغير ظاهر الفرق فان التغير في الجامد مثلا سراية واذا كان الامر
على ما ذكرنا في النجاسة ان في التعليل لقاء البعض كلقاء الكل فكذا في الاستعمال
فيختلف صورة الملقى والرمضاني اعلم ١٢

ص ٧ قوله فيها للاستعمال صار الماء مستعملا - اى من النجاسة ١٢

قوله والرجل طاهر في الوجهين جميعا اى على طهارة الماء المستعمل كما هو قولهم جميعا عند
العراقيين وكذا على نجاسته عند الامام لان حكم الاستعمال انما يبقى بعد الانفصال
اما عند ابي يوسف فلانه يحيل الماء مستعملا بادنى لقاءة العضو كما سياتي والماء
المستعمل نجس وملاقاة النجس بنجس البدن فلا يطهر عنده ابدا كما سياتي بعد اسطر ١٢

قوله وان لم يكن طاهرا فان كان على بدنه نجاسة حقيقة - كشعر ميت اذا كان
على بدنه نجاسة حقيقة او حكمية وبدأ بالاول فقال فان كان على بدنه الخ ١٢

قوله وعند ابي يوسف المياه كلها نجسة - وان التجسس في البئر لبدن شرط التنجيس
عنده الصب ولم يوجد فبدنه نجس ابدا فكلما التجس في بئر نجسها ولم يكتسب الطهارة ١٢

قوله وعندهما ان انغمس لقلب الدلو - في العبارة قلق وجزازة بنيناها في التصنيف الا تقى
فليتامل والرمضاني اعلم ١٢

قوله لصاحبه استعمل - فالثلثة الاول بالادلى ١٢

قوله وعند ابي يوسف هو نجس ولا يخرج طاهرا ابدا - لان الماء المستعمل نجس عنده ١٢

قوله عند القدرة على ما ذكر - اما عند عدمها فالحكم ما مر عنه انه نجس لا تطهر ابدا ١٢

قوله قوله احدا وله في الثوب قولان - لاشتراك الحكم ١٢

قوله يقول الاصل - فيه ان عنه ابي يوسف تحصيل الاستعمال بمجرد الملاقاة من دون التوقف على الانفصال ١٢

قوله ولا يطهر الماء مستعمل - من قوله يطهر الى فقد الاستعمال كله داخل تحت النفي اي سيرورة الماء مستعمل مطلقا لوجود رفع الحدث وان لم يجد اقامة القربة الفيا ان قوى بدنه فتف فلا يطهر مستعمل مطلقا وان وجد الطهارة لسبيان وانما كان بدا للانتفاع لان فرض المسح الخ ١٢

قوله لان المجتمع سوا الماء الطاهر - بدا يدل على ان ماء الحوض الكبير خرج منه واجتمع في موضع اعمق تمعنى قوله قل ماده اي مساحة وبه يكفول الدر عن التاتارخانية ١٢ مراجعه بما ١٢ ادلل قوله ثم عاوده الماء حتى امتلا الحوض يدل على ان الحوض الملاه بير دا سفله صغير وقل ماده اي خرج قبضه حتى تلف في الاسفل ١٢ .

قوله ولم يخرج منه شئ اي لم ينقص في جوانبه اذ به يطهر جاريا فيطهر ١٢

قوله كلما دخل الماء فيه صار نجسا - ومثله قول الخانية الماء الطاهر اذا كان في موضع هو عشر في عشر الصحت فيه نجاسة ثم اجتمع ذلك الماء في مكان هو اقل في عشر في عشر يكون طاهرا الخ ١٢

قوله لو وقعت في بحر عظيم - كيف يؤدي الى ذلك الشرع جعل الكثير الجاري لا يتنجس بتنجس ما لم تتغير احد اوصافهما والماء القليل شئ واحد فقيه فما در المحتار وجاور دانشمند المحلية ص ١٦٣ ١٢

قوله بالاجماع — اي اجماع اصحابنا رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله احتلم الصبي بعد العشاء هل يعيد العشاء ١٢

قوله اذا لم تصح فرضا ۱۲ منه

قوله نوى كل امامة صاحبه جاز اذا اقتدا ۱۲ منه

قوله رفع اليدين ان لم يثبت اوجب فساد الصلاة ۱۲ منه

قوله دمها اى من مفسدات الصلاة الكلام - عطف على قوله ص۲۵ منها حدث العمد ۱۲ منه

قوله لا تفسد صلاته بمرة واحدة - اقول هذا اذا لم يرد التسليم كما يأتى بعد اسطر انه اذا كان الفتح على غير امامه ينبغى ان ينوى التلاوة دون التسليم ۱۲ منه

قوله ولا للمصلى ان يرد سلام - انشاد الشعر ولو ذكر بعد الصلاة ۱۲ منه

قوله على قول ابى حنيفة يكره - اقول قد قدم آنفا كراهة التلاوة والتسبيح والتهليل حال الخطبة - فهذا نص منه على كراهتها فى الاوقات الثلثة ايضا على قول الامام خلافا لما صححه فى مبسوط فخر الاسلام والنهاية والغاية وقد مشى على مثل ما هنا فى معراج الدراية ۱۲ منه

قوله اخوانا نجوا علينا اشارة الى ترك الفضل - رحمك الله درحمنا بك انما قاله فى اهل صفين وقال فى اهل نهروان شر صيلمى على وجه الارض ۱۲ منه

قوله الصلاة شرعت لتعظيم الميت - صلاة الجنازة شرعت لتعظيم الميت ۱۲ منه

قوله فعال ان شاء الله هو ولم يكر - الذى فى حفظى هو ان شاء وهو الصحيح ۱۲ منه

قوله وعند عامة العلماء لا يحنث وجه قولهم - انقلت النسبة وهو الغروب لا يحنث وعند عامة العلماء يحنث ۱۲ منه

قوله ولنساء ان صيغة افعل للحال حقيقة - اى لا تفعل كذا او لا افعل كذا ۱۲ منه

قوله انه اذا لم يذكر المحلوف به - كان قال احلف بالله او لا يخرجنه ۱۲ منه

قوله لانه ما اراد به الطلاق لاى حالة - صوابه انه بدون اللام متعلق بقوله لا يدين ينزع الخافض اى لا يدين فى انه لم يرد به الطلاق فيحكم بوقوعه فى المذاكرة وفى الغضب وان ادعى انه لم يرده ۱۲ منه

Marfat.com

م لا قوله كما يحتمل الطلاق طلاق اذا نوى ١٢

قوله فلم يكن ذلك دليلا على انتهاء النكاح - اقول ان ظهر فان هذا يقتضي ان الكناية تحتمل على انتهاء النكاح باختصاصه بحالة الانتهاء وهو منقوض باحرف كثيرة كقومي واخرجي واذهبي وغيرذلك بل الوجه في تعليله ما افاده السيد الازهري ان الغالب بعد الطلاق حدوث الرغبة والحاجة البها ١٢

م ب قوله قال لها انت طالق ثلاثا - الاشارة بالاصابع انت طالق هكذا ١٢

م ج قوله انما وجبت لاستبراء الرحم - صوابه هما انا قية ١٢

م د قوله بعقد امكان يوطأ ولم يوجد - لعل صوابه بعقد امكان الوطء ١٢

م ه قوله اما ان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول - فان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول او مات ولاقل من سنة انشهر منذ تزوجها الثاني ١٢

قوله منه وان جاءت به لاكثر من - اقول يبقى الوجه الثالث وهو ما اذا امكن انتباهه من كل منهما وكذلك هو مترك فيما نقل في الهندية عن هذا الكتاب ١٢ والعجب ان البحر نقل عن هذا الكتاب ص ١٧٣ م انه للثاني والنكاح جائز لان وقد امها على الزوج دليل وتقضاء عدتها في الاول اه ص انه لاذكر لهذا الشق في الكتاب اصلا كما ترى (وكانه استبعد عليه الوجه الثاني بالثالث فان معنى ما في البحر مذكور في الوجه الثاني في الكتاب) وكذا الاعتذار له في الخانية كما في البحر هنا وقد ذكره في البحر قبل هذا بثمانية اوراق واحتاج فيه الى البحث فبحث ان الولد للاول وقد وافق بحثه هذا نص الامام الحاكم الشهيد في الكافي كما في النسخة ص ١٥٦ م والله تعالى اعلم ١٢ اقول لكن بقي شئ وهو ان حكم الثاني غير مقيد بما اذا علم الثاني انه في العدة واذا حملنا عليه هذه الصورة للاول فان الحاصل انه للاول مهما امكن فان لم يمكن مجهول النسب وهذا بر حكم البدائع فيما اذا تزوجها عالما بانها وهو بريد الفرق بينه وبين ما اذا تزوجها غير عالم بالعدة مبني على طريقة

Marfat.com

ان يقال في الصورة الثالثة المتروكة ان التزوج الثاني بعد مدة في الموت او الطلاق الصحيح لانقضاء العدة فالولد للثاني وبهما يمشي الدليل المذكور في البحر وان كان قبل ذلك فالولد للاول لانه دخل نكاح فاسد فلا يسند الوطء الى النكاح الصحيح ولا نيابة في الكافي فانه قال تزوجت المرأة في عدتها من طلاق بائن او ذلك انما يه في التزوج قبل مضي المدة الصالحة لانقضاء العدة فان بعدها يجعل اقدامه على التزوج اقرارا بانقضائها حتى لو انكرت لم تصدق لما في حق التزوج للاول ولا في حق الثاني كما تقدم في الكتاب آخر ص ١٩٩ فهذا هو التحقيق الحقيق بالقبول وبه تلتئم كلمات الفحول والحمد لله رب العلمين ١٢ اعالها صحل ان المطلقة او المتوفى عنها زوجها ان تزوجت بآخر وهو يعلم انها في العدة (ولا ينظر فيها الى صلوح المدة لانقضاء العدة وعدمه لانيابة عدم الانقضاء معلوم كمن طلقت وهي تحيض في ستة مرتين فتزوجت على رأس سنة بعد حيضتين والثاني يعلم انها لم تحض الثالثة) فالولد للاول مطلقا سواء امكن والا فللثاني ان امكن والا مجهول النسب اما النكاح ففاسد على كل حال وان لم يعلم الثاني انها في العدة فان لم يمكن الحاقه باحدهما مجهول النسب والنكاح صحيح بحمد الطرفين على ما في البدائع وغيرها وفاسد على تحقيق العلامة الشامي وان امكن للاحدهما خاصة فهو له فالنكاح للاول ظهر فساد هذا النكاح وان كان للثاني ظهرت صحته وان امكن لكل منهما فان مكثت بعد مدة صالحة لانقضاء العدة فالولد للثاني والنكاح صحيح والا فللاول والنكاح فاسد فافهم هذا التحرير والحمد لله اللطيف الخبير ١٢

قوله سنتين منذ طلقها الاول - فيجعل اقدامها على التزوج على انقضاء عدتها من الاول ١٢

قوله تزوج امرأة وهي حامل - نظر فيه الشامي فراجعه ١٢

قوله فان علم ذلك وقع النكاح الثاني فاسدا - في النهاية من الكتاب وقع وهو الصواب ١٢

Marfat.com

قوله ان امكن انبانه منه - اى التزوج انثانى ١٢

قوله منه تزوجها انثانى لان النكاح انثانى وان كان فاسدا - مبنى على قول الكرخى اما على قول ابى يوسف المعتبر به فالمدة تعتبر من وقت الوطء ١٢

قوله فقد اختلف فيه قال ابو حنيفة - هو الذى فيه اختلاف الفتوى فقال الامام الاعظم للاول وبه افتى الامام ظهير الدين لان صريح النص ان الولد للفراش وروى انه رجع عنه وقال ابو يوسف للثانى اى ان امكن وبه افتى المصنف الشهيد وعليه الفتوى بخلاصة خانيه وفتاوى قاضيخان ١٢

قوله وان كانت ولدته لستة اشهر - لقيام الفراش اذ لا بموت ولا طلاق ١٢

قوله وطئها الثانى فهو للاول - لانه الوطء والظهور فساد النكاح كذا

قوله واما الذى يخفى الطلاق المبهم - عطف على قوله ١٩٠ اما الذى يعم المعين المبهم ١٢

قوله وهما الذى يرجع الى نفس العقد - وهو ان يكون القبول موافقا للايجاب فان قبل تحريرا اوجبه او بعض ما اوجبه او بغير ما اوجبه اى بعض اوجبه لا ينعقد ١٢

قوله وكذا ما ذكرنا فى كتاب البيوع - وهو اتحاد المجلس للايجاب والقبول ١٢

٢٤٥ قوله الاجارة تقبل خطر الا تفسيله البيع ١٢

٢٤٦ قوله استيجار ابيه للخدمة حرام بجب منعهم الاب الكافر ١٢

٢٤٧ قوله لا يجوز استيجار ابنه للخدمت الا زوجة ١٢

٢٤٨ قوله وكذا اذا قال لمملوك لعبده - اى قال لكذ مردودا ١٢

٢٤٩ قوله ان جهالة الثمن حالة العقد مجهولة - صرابه جملة ١٢

٢٥٠ قوله العلم باوصاف المبيع والثمن بل هو شرط الصحة ١٢

قوله الغرر ما استوى فيه طرفا الوجود والعدم كالشئ فان ترجح جانب الوجود فليس

٢٥٢ قوله بحكم القرض والتمليك على ما مر ذكره - اى ان الكفيل يصير مقرضا للمطلوب والطالب يملك والكفيل دينه الذى على المطلوب اقول وبين المعنى وجه الوجهين على سبيل

الاجتماع كيف وان فرض كان الاصيل استقرض من الكفيل واستنابه في القبض انعقد
فاقرضه الكفيل ثم قبضه بالنيابة لم يبق للطالب دين بملكه الكفيل وان فرض
كان الطالب ملك الكفيل دينه الذي على الاصيل بما اخذه اي وقد سلط على
القبض كما هو ثابت بدلالة الحرف فاذن يكون رجوع الكفيل على الاصيل ممن جهة
ملكه بدل الدين لا من جهة الاقراض والاستقراض حتى لو على الاصيل دينان بل الكفيل
على التوزيع اي انه بين الاصيل والكفيل استقراض واقراض وبين الطالب والكفيل
تمليك وتملك كما افاده فيما بعد (سطر ١٢ اقول وبهذا ان الوجهان وان كان كل منهما فاسدا
ينبغي رجوع الكفيل على الاصيل لكن الثاني لا يتوقف على امر الاصيل فالاول اولى
وقد اختصر عليه فيما ياتي اول فصل الرجوع ١٢

قوله واما المفاوضة فجميع ما ذكرنا - ما يجوز في المفاوضة ١٢

قوله لا يقسم من حيث المعنى لان كتبة واحدة - انه افاد ينبغي ان يكون منتفيا به على
تقدير التقسيم بين جميع الشركاء فاذن جاز ان يكون شئ مما لا يقسم ان كان فيه شركان
او مما لا يقسم ان كان فيه شركاء وله نظير في الهبة ١٢

قوله ان يقال في مثل هذا ابهم - صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله فابو حنيفة يعتبر الشيوع - لمنعه تمام الهبة ١٢

قوله عند القبض وهما يعتبرانه - فانه اوجد لتمام الهبة وانما لم يوجد ثم ولو وجد عند
العقد كفاية اثنين من واحد ١٢

قوله عند العقد والقبض جميعا لم يجز - فانما يجيء انما يمنع تمام الهبة وبالجملة فانتفاء
يوجد عند العقد دون القبض او عند القبض دون العقد او فيما اولا ولا فالصورة
الاولى متفق على جوازها فانما لتمام الهبة لعدم الشيوع والثانية عند القبض عند الامام وعدم
الاجتماع عندهما والثالثة متفق على منعها لوجود الامرين وانما في الثانية الخلاف

فسخ لوجوده عند القرض واجاز لعدم الاجتماع ١٢

ح ٤ قوله وكذا اذا قبضه المرتهن باذن العدل - يعني قبض المرتهن ان تراضيا على ان يكون في قبض العدل اين لم ينفرد بالنظر معه ما بقي حتى ١٢ في ارتشاء الى دوام قبض المرتهن باداء مرهونا ١٢

ح ٥ قوله لا بد في دوام القبض ما دام مرهونا ١٢

ح ٦ قوله لانعقاد الانتفاع - صوابه الاجارة تعتمد الانتفاع ١٢

ح ٧ قوله هو المرتهن ولا يعود رهنا - لان الاجارة عقد لازم فلا يبقى الرهن ضرورة ١٢

ح ٨ قوله بالحجر على المزارع قضى على الغائب - فان الامام رضي الله تعالى عنه يقول ان لو قضى به القاضي لم ينفذ كما سياتي ص ١٦٩ فليس الاختلاف بينهما في نفس ان الشيء فلا سبب لحرام لاجماع الاتفاق على ان للقاضي ان يقضي باي القولين شاء حتى يترجح القول بالحجر بقضاء القاضي ويصير مجمعا عليه بل في نفس جواز القضاء به مختلف فيه فلا يرتفع الخلاف بالخلاف فتحرر ما افاده في كتاب الحجر من الهداية وشقط ما نظر فيه الامام الزيلعي وابن حجيم الشلبي والشامي ١٢

ح ٩ قوله باذن الامام ويخلوا الطريق في دار الاسلام - اراد به امام الكفرة اي يكلم ١٢

ح ١٠ قوله وبه ادرج مضمون - ظاهره ان الزوج عنده يطيب له قبل اداء الضمان لحصوله في ضمانه واصرح منه قوله الآتي في دليل ابي يوسف ان مجرد الضمان يكفي لطيب المكيف اذا اجتمع الضمان والملك ١٢

Marfat.com

حاشیہ موضوعات کبیر یا تذکرۃ الموضوعات

مصنف کا تعارف:۔ موضوعاتِ کبیر یا تذکرۃ الموضوعات کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم و فقیہہ ملّا علی قاری ہیں۔ آپ کا نام نامی علی بن سلطان محمد ہروی ہے۔ چونکہ آپ ہرات سے مکہ معظّمہ ہجرت کر کے آگئے تھے اس لیئے آپ نزیلِ مکہ کہلاتے تھے اور آپ قاری کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ وحید العصر، فریدالدہر، محقق و مدقق، محدث و فقیہہ اور جامع علومِ نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی انشا میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ ایک ہی انداز پر مسجّع و مقفیٰ عبارت کے صفحات کے صفحات لکھتے چلے جاتے تھے۔ ان خصوصیات کے باعث اپنے امثال و اقران میں ممتاز تھے۔ حضرت علامہ عبدالنبی سندھی اور علامہ قطب الدین مکّی سے استفادہ کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ اپنے وقت کے مجدّد شمار کیئے گئے۔

علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے بہت ہی کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی گرانقدر تصانیف و شروح کا شمار یکصد سے زیادہ ہے۔ ان میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، نور القاری شرح بخاری، جمالین، حاشیہ تفسیر جلالین اثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ، المصنوع فی معرفتہ الموضوع، موضوعات کبیر یعنی تذکرۃ الموضوعات بہت مشہور ہیں۔ آپ نے سنہ ۱۰۱۴ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضاؒ کا حاشیہ آپ کی مشہور کتاب "موضوعاتِ کبیر" پر ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ص ١١ قوله اتفق العلماء ونوزع في دعوى هذا الاتفاق باجماع العلماء على جواز ذلك اذا اعتمد على كتاب صحيح وان لم تكن له رواية وانظر تفصيله في تدريب الراوي ١٢

ص ١٣ قوله قال له اي اشار ١٢

ص ١٥ قوله انه يجلس معه على عرشه اقول هذا تفسير الامام المجتهد تلميذ لسان القرآن عبد الله بن عباس اعني الامام مجاهدا وقد صوبه الدارقطني وغيره من الكرام وانظر تفصيله في رسالتي تجلي اليقين بان نبينا سيد المرسلين ١٢

ص ٢٠ قوله ذكره القرطبي صوابه الخطائي كما في المقاصد الحسنة والتمييز ١٢

ص ٣١ قوله من قول سليمان عليه الصلاة والسلام كما في المقاصد ١٢

ص ٥٣ قوله وقال السيوطي اسنده الدارمي لكن صوابه الديلمي ١٢

قوله فقد عزاه ابنه في المقاصد الحسنة ١٢

ص ٦٣ قوله حديث ضعيف لا موضوع ومتى ادعى ابن الجوزي وضعه وانما قال لا يصح ولم يورده في كتاب الموضوعات بل الصفات ١٢

ص ٦٩ قوله اذ المعنى انه لا باقي اقول اي لواقع هذا لكان المعنى كذا الا ان المعنى هذا ويجوز ان تنشاء نبوة حديدة غير ناسخة فانه كفر قطعا عند كل مسلم وفي صحيح البخاري عن عبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنهما لو قضي ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نبي عاش ابنه ابراهيم ولابن عبد الله عن انس رضي الله تعالى عنه كان ابراهيم قد بقاء المعبد ولو عاش لكان نبيا لكن لم يكن ليبقى فان نبيكم آخر الانبياء صلى الله

Marfat.com

تعالى عليه وعليهم وسلم وقد سمعت اقول القاري وحاش وصار نبيا لزم ان لا يكون
نبينا خاتم النبيين اطلق المقال والزم انتفاء ختم النبوة بحدوث نبوة مطلقا وهو
الحق ودين المسلم فوجب ان معنى قوله المعنى ما اسمعنا فتثبت وايا ك ان تنزل ١٢

ص ٨١ قوله كما ذكره السخاوي اي اورد السخاوي طرقه وتكلم على الجميع لا ان السخاوي
قال انبنا لا تخلو الخ ١٢

ص ٨٥ قوله انه لا تثبت فانه ح ينافي الحسن على قول شمول التثبت له اما على قول اختصاصه
بالصحة فنفيه كنفيها ثم بعد بذل العناية ايضا لا ينفي الضعف محتمل لان
التثبت لا يشمله اصلا ١٢

ص ١٠٧ من ههنا الى آخر الكتاب كلام ابن القيم انضال الا زيادات عن
القاري متميز ١٢

ص ١٠٨ قوله لم يقيم الباء صوابه لم يقيم بالعين اي لم يطمس ١٢

ص ١١١ قوله فصل ونحن ننبه على امور كلية منه اكله من الفصل السابق الى آخر الكتاب
كلام ابن القيم الا زيادات من القاري متميزة ١٢

ص ١١٢ قوله وان كل من ليس قلت بل قد ثبت في حديث صحيح الاسناد رجاله كلهم موثقون
ثقات كما بينه السيوطي في التعقبات ص ٣٦

ص ١١٩ قوله قال يعني ابن القيم ١٢

قوله قال ابن القيم ١٢

قوله اي ومما يؤيد ما ذكرنا كلام القاري ١٢

ص ١٢١ قوله وهو واضح الحديث اقول سيدي ابو الحسن علي بن جيضم قدس سره من كبار مشايخ
الصوفية الكرام وتحمل الناس عليهم معلوم وعلو كلامهم عن فهم هولاء غير خاف فلا
يصيغ الى كلام احد في اولياء الله تعالى تثبت ثبتنا الله تعالى وايا ك بالقول الثابت

Marfat.com

ع۱ فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ آمین ۱۲

ص ۱۲۹ قولہ فکیف یقال اقول لقیال علی قول من یقول ان اثنا عشر لا یشمل الا الصحیح وقد نص علیہ امام الشان ابن الحجر وخلف فیہ معروف مشتہر ۱۲

ص ۲۰ قولہ وعن ابن عطیۃ مرسلا ووصلہ قوم من رواۃ المؤطا فجعلوہ عن ابن عطیۃ عن ابی سعید ۱۲ ما ثبت من السنۃ

ص ۹۹ قولہ فیہ خالد بن ہیاج صوابہ فیہ خالد بن ہیاج عن ابیہ ابو ہیاج متروک الخ ۱۲

ص ۱۰۰ قولہ وفیہ اسمعیل التیمی متہم بالکذب ۱۲

قولہ ابو سرون العبدی متروک ۱۲

قولہ ابن المجشر کذاب وضاع ۱۲

ص ۴ قولہ علی ملۃ الاسلام متعلق بتراوی اضرع الی اللہ سلام مربہ المنتہی ۱۲ تاریخ الخلفاء

ص ۶ قولہ اخرجہ اصحاب السنن وابو یعلی فی مسندہ ۱۲

ص ۸ قولہ کلہم یجتمع علیہ الناس اقول لیس فیہ للافی الحدیث ما یؤذن بکونہم علی الولاء وما کان اجتماع علی اثنی عشر متوالین قط وای استقامۃ کانت للدین فی زمن سنیدہ الخبیث وفی زمن عبد الملک الذی سلط علی الامۃ الحجاج والمروانیۃ التی کانوا یقولون ترک ما نہانا اللہ عنہ فالا حسن ما یاتی ان المراد وجود اثنی عشر فی جمیع مدۃ الاسلام وسیاتی عدۃ عشرۃ منہم اقول لکن بملاحظۃ الاجتماع لا یعد فیہم الا ما مال العدلان الامام المجتبی وابن الزبیر وکذا المہتدی باللہ لمکان الاندلسی وان کان المتہدی نظیر عمر بن عبد العزیز اما الظاہر باللہ فکان فی زمن تشتت کثیر وان کان عبیرا اعدلا فلم یبق الا الخلفاء الاربعۃ والامیر معویۃ وعمر بن عبد العزیز والامام المہدی رضی اللہ تعالی عنہم وبقیت خمستہ فی علم اللہ تعالی ۱۲

قولہ علی ولدہ سنیدہ معاذ اللہ متی کان الاجتماع علیہ وقد خالفہ مثل الحسین وابن

Marfat.com

الزبير ومن معهما رضي الله تعالى عنهم وخلفه اهل المدينة بوجوه الناس ١٢

ص ٨ قوله ودين الحق منهم جلان الظاهر انهما الامام الحسن المجتبى والامام المهدى المنتظر ١٢

قوله وعمر بن عبد العزيز بويع له في صفر سنة ٩٩ وتوفي بعشر سبقين من رجب سنة ١٠١ ولد اربعون سنة الا ستة اشهر فكانت خلافته وستين وستة اشهر نحو امن خلافة الصديق رضي الله تعالى عنهما ١٢

ص ٩ قوله مولاه ثمانية قد منا ان هذا انما هو ذا نظر الى كون الخليفة عاملا بالحق فقط اما اذا ضم معه اجتماع الامة عليه فلم يكن للامام الحسن لا لابن الزبير والمتهدى والظاهر فلم يبق الا سبعة سابعهم المهدى وخمسة في علم الله ورسوله جل وعلا وصلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله المتهدى من بنى العباسيين بويع له لاربع بقيت من رجب سنة ٢٥٥ واستشهد في رجب سنة ٢٥٦ خلافة سنة الا خمسة عشر يوما ١٢

قوله الظاهر لما امر تيه بويع له سلخ رمضان سنة ٦٢٢ وتوفي ١٣ رجب سنة ٦٢٣ فكانت خلافة تسعة اشهر وثلثة عشر يوما ١٢

ص ١١ قوله حدثنا عبد الله بن عبد الصمد الذى في الآلى ص ٢٦٥ عبد الله مصغرا ١٢

قوله لم نترك الامر فيهم وله شاهد قوى من حديث ابن مسعود رواه الحاكم مذكور في اللآلى ص ٢٦٧ و ٢٦٨ فقد ورد من حديث ابن عباس امر نوعا وموقوفا ومن حديث ام سلمة بوجهين ومن حديث ابن مسعود فهو حديث حسن ولذا اعتمد الشيخ فيما مر آخر ص ٤ ١٢

ص ٢٠١٦ قوله واخرجه الطبراني ذكره في اللآلى ص ٢٦٥ مستشهدا ولم يخرجه ١٢

ص ٢٠١٦ قوله والحديث ضعيف ورواه الخطيب من حديث ابن عباس هو قوفا عليه كما في اللآلى

قوله الى امة هو يزيد عن خالته وهي عن ام المومنين ١٢

Marfat.com

ص۲۷ قوله ابوبکر الصدیق فی النسب سبحن الله لم لا تقول فی حب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ومعرفة ربه عزوجل ۱۲

قوله فی الکذب الحریری قد عرف الذهبی بالتحامل علی اهل الله ۱۲

ص۱۲۵ قوله فان کلل نصیح نصیحا وعنه اخذ من قال یا ربا یاری بود از یار یا وا ندیشه کن ۱۲

ص۱۲۵ قوله اخرج ابن ابی شیبة قلت بل اخرجه الترمذی ص۲۷ وقال هذا حدیث حسن قد اخرجه غیر واحد عن سعید بن جمهان ولا نعرفه الا من حدیثه اهـ ۱۲

قوله من اشد الملوک الی هنا انتهی الحدیث عند الترمذی والظاهر ان قوله واول الملوک قول المصنف ۱۲

ص۱۳۴ قوله عن ابن عمر ولم یرفعه اقول سیجیئ الا یصح عن ابن عمر شرک امیر المؤمنین علیا وذکر الخبیث انظر بد یزید وقال کلم صالح ولو صح عن ابن عمر ان یصح مرفوعا لان فیه الاخبار عن عدة غیبیات من قوله والسفاح اخر ۱۲

ص۱۳۹ قوله قلت فتممت له عشرة اوائل مارا تنبها ولا تسعفان افرز کتابة القرآن علی الدنانیر فلیفرز کتابة ذکر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی الطوامار فتکن احدی عشرة وان فعلنا هکذا واخرجنا التسمی بعبد الملک لانه لیس من صنیعه تمتع عشر و فلیتامل ۱۲

ص۱۶۹ قوله وابن شهاب الزهری مات هشام فی ربیع الآخر ص۱۲۵ کانت خلافة ۱۰ سنة فاقام فیها عشرین سنة وقتل الامام زید الشهید رضی الله تعالی عنه وعن ابائه الکرام ص۱۲۲ والعجب ان الشیخ لم یذکر هذا فی وقائعه ۱۲

ص۱۷۱ قوله تملک سبع سنین وقد ظهر کذبها فلم یملک الرجل الا عاما وما کذبا بل کذب المنجوم اذ لو اراد الکذب لقال امثل ما قال حماد ۱۲

ص۱۸۹ قوله فی الاحکام هنا سقط یعرف مما تقدم ص۱۸۵ ۱۲

Marfat.com

ص ٢٢٤ قوله غدًا ای افعلوا ذلک یعنی التکبیر غداحین ینقطع التلبیة ١٢

ص ٢٣٦ قوله ابن ابی داؤد ذلک الجہمی المعتزلی الہالک المبغیض الداعیة الطاغیة الکما ذکرہ فی ذکر حوادث ١٢

ص ٢٣٧ قوله فتتبعوہ میما اقول اخطأ الشہاء خطأ ذمیما فحاشا الحسین انیکون ذمیما ١٢

قوله واربعین ماجت النجوم وقد وقع مثل ذلک فی بلادنا فی المحرم الحرام سنة ١٣٠٣ و کنت فی رامفور ١٢

ص ٢٣٩ قوله ہو وزیرہ ای ایاہ ١٢

قوله بصنوف العلم سقط من ہہنا ما حاصلہ انہا بعد قتل المتوکل صارت الی لبغا الترکی فوجد لہا منکسرة الخ ١٢

ص ٢٤٠ قوله فغضب بغا اسم الترکی ١٢

ص ٢٤٣ قوله وابن ابی داود جہمی بغیض ہلک سنة ٢٤٠ قل ما روی ١٢ امیزان

ص ٢٤٥ قوله المعتز باللہ وہو اخو المعتصم والمستعین وقد کان ابوہ المتوکل اہلہ ولی العہد بعد اخیہ المعتصم فلما کان المعتصم خلعہ وحبسہ ثم شاق اللہ الیہ اہلک ١٢

ص ٢٤٩ قوله واسمہ بہبوذ فی تاریخ مکة ص ٦٢ بہبول باللام ولعل الصحیح ما ہہنا ١٢

ص ٢٥٣ قوله فجبئی بہم ای فی وہم الناس وانما جی بثلثة من قطاع الطریق کما بینہ فی تاریخ مکة ١٢

ص ٢٨٩ قوله بالحدستة ای بالسجود کما فی الکامل ١٢

ص ٢٩٢ قوله یکوفان تکون الحوت سبر جا مائیا ١٢

قوله فالفق ان الحجاج وسیاتی ص ٣١٠ اخبارہم مثل ذلک وظہور کذبہم فیما ہنالک والحمد للہ خیر مالک ١٢

ص ٣٠١ قوله وعظم سلطان وکل ذلک ببرکة سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ ١٢

قوله خمس وخمسین فکانت خلافتہ ٢٥ سنة ١٢

Marfat.com

ص۳۱۰ قوله فی جمیع البلاد لطوفان الریح لان المیزان برج ہوائی وکانوا حکموا قبل ذلک
سنہ ۸۹ بطوفان الماء لاجتماعین فی المیزان وہو برج مائی وستجتمع السبعۃ الا
المشتری فی آخر شہر اللہ المحرم الآتی سنہ ۱۳۰۹ فی السنبلۃ وہی برج ترابی
نسأل اللہ تعالی لنا ولاحوالنا المسلمین من کل خیر وحفظہ ووقایتہ من کل ضیر لا الہ
الا اللہ ولا حکم الا للہ والحمد للہ ۱۲

ص۳۱۱ قولہ کان اول ایام الاسبوع الذی فی الکامل ثم دخلت سنہ ۵۸۳ الفق اول من
السنۃ یوم السبت وہو یوم النیروز السلطانی ورابع عشر ادار سنہ ۱۳۹۹ اسکندریہ
وکان القمر والشمس فی الحمل والفق اول سنۃ العرب واول سنۃ الفرس
التی حدودہا اخیرا واول سنۃ الروم والشمس والقمر فی اول البروج وہذا یوجد
وقوع خلبہ اھ وانا قد منا سبت رابع صفر اذا سنہ ۱۳۹۸ اسکندریہ فوجدتہ
یوم السبت کما ذکر فی الکامل ۱۲
استخرجت تقویم الشمس فی نصف نہار ذلک الیوم فی بلد تنا بریلی فجاء
ما نصہ سرح ای لم یبق لتحویل الحمل الا دقیقتان او اثنتان واربعون ثانیۃ
وہی تتم ساعۃ وخمس دقائق فما کان طولہ انقض من طول بریلی بمیت
عشرۃ درجۃ وشیء کان التحویل فی نصف نہار وفیما بعد ذلک قبیل فلا شک
انہ اول فی وردین من التاریخ الجلالی اما کونہ یوم النوروز السلطانی فظاہر ۱۲

قولہ الاسبوع ای یوم الاحد ۱۲

قولہ واول السنۃ الشمسیۃ انظر ما کتبناہ علی الکامل ج ۱۱ ص ۱۹۹

ص۳۲۴ قولہ للوزیر لا تتم البلہ مرادا ۱۲

ص۳۲۵ قولہ تتم بولیہ خلافۃ ولکن کل ہذا کان اسما ورسما لا حقیقۃ لہ وانما الحکم

للسلطان كما افاده العلامة قاسم في تعليقات المسايرة صـ٢٨٣

صـ٣٣٢ قوله وفشا الاسلام حتى قيل انه اسلم منهم في يوم واحد مائة الف والحمد لله ١٢

صـ٣٣٧ قوله والسلطان ناصر بن المنصور فلاوون ١٢

قوله وبايع ابراهيم فكانت بيعة ظلم وغسق فلم تصح خلافته ولذا لم يعده العلامة قاسم بن قطلوبغا في اواخر تعليقات المسايرة بل ذكر بعد المستكفي الحاكم بامر الله ١٢

صـ٣٣٩ قوله صورة المبايعة طويلة بالاطناب والاسهاب الى اواخر صـ٣٤٢

صـ٣٥٣ قوله ارسل غياث الدين اعظم لم اعرف في الهند ملكا والنسب في تلك السنة انما كان غياث الدين بن سكندر شاه من ملوك بنجالة توفي سنة ٧٧٥ فالله تعالى اعلم نعم طلب التقليد من خليفة مصر السلطان محمد مغلق فاتاه التقليد سنة ٧٤٤ وكذلك اتى لابن عمه السلطان المرحوم فيروز شاه سنة ٧٥٧ والله تعالى اعلم ١٢

صـ٣٥٥ قوله ولي الخلافة بعهد من اخيه وكان ذلك سنة ٨٤٥ اذ فيها مات المعتضد ١٢

صـ٣٦٤ قوله ابا اي مروان ١٢

قوله عبد المليك اي عبد الملك ١٢

قوله كما قاله منّ اي الذهبي ١٢

قوله وان بويع بالخلافة اي بالامارة كما يأتي في الصفحة المقابلة ١٢

صـ٣٦٩ قوله واسال الله تعالى وقد استجاب المولى سبحنه وتعالى دعاء عبده فقبضه اليه سنة ٩١٩ قبل وقوع فتنة السلطان سليم التركي المبطلة للخلافة من الدنيا الى الآن سنة الواقعة سنة ٩٢٣ ١٢

Marfat.com

حواشی الفتاوی الزینبیہ

صاحبِ کتاب کا تعارف:۔ فتاویٰ زینبیہ کے مصنف شیخ ابوطالب حسین بن محمدؐ بن علی بن حسن زینبی المقلب بہ نورالہدیٰ ہیں۔ فقہائے متقدمین میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ بغداد کے نقیب النقباء تھے۔ فقہ حنفی کے مشہور مفتی اور عالم متبحر تھے اور عباسیہ میں ۴۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دربارِ امراء بنوعباس میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ متعدد بار خلافتِ عباسیہ کی طرف سے سفیر بنا کر دوسرے سلاطینِ عصر کے پاس بھیجے گئے۔ آپ نے پچاس سال تک مشہد ابی حنیفہ میں درس دیا۔ ۹۲ سال کی عمر میں بماہ صفر ۵۱۲ھ بغداد میں وفات پائی اور امام ابوحنیفہ کے قریب دفن ہوئے۔ آپ نے قاضی القضاۃ علامہ محمد دامغانیؒ اور صاحب قدوری ابی بکر سے اکتسابِ علم کیا اور ان حضرات کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کا مجموعہ فتاویٰ موسومہ بہ فتاویٰ زینبیہ قدیم ترین کتب فتاویٰ میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فقہ حنفیہ کی کتب فتاویٰ میں اس کو اوّلیت کا شرف حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا کہ فتاویٰ والوالجیہ آپ کے فتاویٰ زینبیہ کے بعد مرتب ہوا۔ فتاویٰ والوالجیہ کے بعد فتاویٰ خانیہ (فتاویٰ تتارخانیہ) مرتب ہوا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اسی پر حاشیہ لکھا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

حواشی الفتاوی البزینیة

بسم الله الرحمن الرحیم

ص۲ قولہ وقال الامام الرازی - ابوبکر من ائمتنا الحنفیۃ ۱۲

قولہ فی احکام القرآن ان مذہب اصحابنا - صوابہ فی احکام القرآن فی سورۃ الفرقان کما فی البحر ۱۲

قولہ فی شرح الالفیاح واختلفت الروایات - بکذا بخط سیدنا فی بحرہ وہو محمول علی ان الالفیاح بیان للشرح فان الامام ابن نجیم المصری الکنانی صنف شرحا سماہ النہر الفائق ثم شرحہ وسماہ الالفیاح ۱۲

ص۳ قولہ ویشبہ یعضہم الی التسیح من اعتبار الحشر - صوابہ التسامح والمراد بالبعض العلامۃ ابن امیر الحاج حیث قال فی الحلیۃ ان کثیرا من المتاخرین مشوا علی ہذا التقدیر حتی عداہ قاضی خان الی عامۃ المشائخ شامی اھ ۱۲

ص۱۲ قولہ وزاد تنبیہا فاذا عرفت بہذا علم ان الماء المستعمل - من اول الرسالۃ الی قولہ اعلم ان العلماء اجمعوا الی ہنا کلہ فی البحر من اوسط صفحۃ ۷ الی آخر صفحۃ ۱۲

ص۱۳ قولہ من ثمہ الی ہنا مذکور فی البحر صفحہ ۹۹ ۱۲

قولہ وقد قالوا ان الماء المستعمل اذا اختلط بالطہور - من ہنا الی آخر الرسالۃ کلہ زیادات کثیرۃ مذکورۃ فی صفحہ ۷ الی صفحہ ۱۲ ۱۲

قولہ والنجس فی الماء الطہور - اقول یعنی علی ان المستعمل ما لاقی البدن نقط ولیس کذا بل الکل مستعمل اذا کان الماء بدائع قلیلا نص علیہ محمد کما ذکرہ فی البحر واعتزان ہذہ العبارۃ کشفت کل لبس واذہبت کل تخمین نقدس ۱۲

Marfat.com

قولہ من لم یحصل ہذا الماء المستعمل - وہو قول ابی یوسف لاشتراطہ الصب ۱۲

قولہ علی قول من جعلہ مستعملا - وہو قول محمد ۱۲

قولہ ویدل علیہ الخ ما فی الخلاصۃ - اقول ہذا فی الملقی والکلام فی الملاقی ۱۲

قولہ فقد صرح قاضی خان فی فتاواہ - وکلامہ ہذا فی الملقی وہو خلاف المختار عند الجمہور ۱۲

قولہ لطلب الدلو - ای لم یرد قربۃ ۱۲

قولہ لانعدام الضرورۃ فی المنتفی بالنجس - بخلاف ما اذا دخل یدہ لضرورۃ الانحراف اذا لم یجد الیہ سبیلا دونہ کما فصلہ فی النہر والبحر ۱۲

قولہ وقال القاضی ابو زید الدبوسی - وکلامہ لا یرد علی ما قررنا لیؤیدہ الا ما نقل آخرا عن محمد من صیرورۃ مستعملا بالانفصال ۱۲

قولہ لیفصل عن ملاقاۃ بدنہ - لو للانتہاء - فصل وقال یکون افعل من باب علم یعلم بدنہ لکان احسن محمل لہ ان یراد بالانفصال فیہ الانفصال بحیث تقع ملاقاۃ فیہ فیکون من باب الملقی دون الملاقی ویصح ما ذکرہ لانیا فی نص محمد المذکور آخرہ بحملہ علی الانفصال بالانغماس فیہ ۱۲

قولہ یقول یصیر قربۃ مستعملا بالانفصال فیہ - ہذا فی الملقی وہو نص فی الباب دنیا فی ما قررہ من حیث عدم الاعتبار بالغلبۃ ۱۲

قولہ وفی الخلاصۃ - ہذا فی الملقی دانما نیا فی ما قررہ من حیث عدم الاعتبار بالغلبۃ ۱۲

قولہ رجل توضأ فی طست ثم صب ذلک الماء - لقط البحر یقول لا انفصل فی الماء القلیل صار الکل مستعملا حکمی اھ ۱۲

قولہ بعضہ الی بعض - ای کان کثیرا الاصل الا تری بعضہ الی بافیہ ۱۲

Marfat.com

قولہ فانہ لایجوز التوضی فیہ وفی الخلاصۃ - صرابہ یجوز در سیاتی بیانہ ص ۱۹ ۱۲

قولہ وقدر مایلاقی بدن المستعمل لیصیر مستعملا در ذلک القدر من جملۃ مانغتسل فیہ صح صحناہ من البحر ص ۲۶ ۱۲

ص ۲ قولہ یجعفہ علی بعض - ای بنا کلہ مکلام الحلیۃ ۱۲

قولہ اقول کیف یقال فی مسالۃ البیر محیط در مختار الی الحقیقت بلبا المتون وعامۃ الشروح والفتاوی انہا مبنیۃ علی روایۃ ضعیفۃ در قولہ قال الشیخ تقی فی بحرہ فی مسالۃ البیر محیط فی بیان قول محمد بالنظر وجہ قول محمد علی مابہ الفتوی عنہ الخ ثم قال فی آخر الکلام فعلم بما قررناہ ان المذہب المعتمد فی ہذہ المسالۃ ان الرحل طاہر والماء طاہر غیر طہور ثم قال الماء المستعمل علی الصحیح ثم قال ان الجنب للاغتسال صار مستعملا اتفاقا وحکم الحدث حکم الجنابۃ ذکرہ فی البدائع ثم نقل نظیرہ عن الخانیۃ والخلاصۃ لکن بعد کل ذلک رجع در زعم آخرا کما زعم ہذا ان کلہ مبنی علی قول ضعیف عن محمد تقیم من مذہبہ انہ لایصیر مستعملا مطلقا دلم یات علیہ بدلیل لشیء ولیقادم فتدبر عبارات المتون والشروح وفتاوی الائمۃ الکبار واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۱۸ قولہ من فتاوی قاضیخان - انما تعتدح عن المبتغی فلعل ثمہ سقطا ۱۲

قولہ فلا یلیحفظ الفرع علیہا - اقول ہذا ایضا من باب الملقی فان ماء الوضوء یدخل فی الحفیرۃ الثانیۃ فلا یعید شیئا ۱۲

ص ۱۹ قولہ شارح المنیۃ العلامۃ محمد الشہیر بابن امیر حاج الحلبی - اقول کلام العلامۃ فی الملتقی والکلام ہہنا فی الملاقی قال فی الحلیۃ مردس انہ یؤتی الی صحن لوتوضاء فی احد جوانبہ فان کان لایخلص بعضہ الی بعض جاز تتش لان الماء کثیر ولو کان الماء المستعمل الواقع فیہ نجاستہ لم یصح یخلف وہو

Marfat.com

ظاہر دانما قید الجواز الی آخر ما نقل فانظر الی قوله الماء المستعمل الواقع
فیه وقال قبله لصغمة فی الفرق بین التوضی من الحوض وفی الحوض ان التوضی
فیه لا یستلزم البتة وقوع الخیالة فیه بخلاف التوضی فیه لکون وضوء المتو
ضئین من موضع وقوع غسالاتهم فیه وهو مقصود الافاده من التفریع بخلاف
کون وضوء المتوضی منه بحیث تقع غسالاتهم خارجة جائزا فان ذلک مجمع علیه
لا یتفرع علی قول قدم دون آخرین اهـ ۱۲

قوله ای لصیل الاثر بالسریان ۱۲

قوله او غالب علیه انتهی - اقول وهذا ایضا لا یتبنی علی الصحیح فان الصحیح
ان الماء المستعمل اذا کان اقل اجزاء استهلک فی المطلق بادنی وقوعه
مما یعرف لا یکون الماء مطلقا مطلقا ۱۲

قوله والمنیة فقال شارح المنیة ایضا - اقول کلامه هنا ایضا فی الملتقی
ویدل علیه ما ذکرتم آخذین من لفظه فی تعلیل المسألة انه تبین انتقال
الماء المستعمل الواقع فیه الخ ۱۲

قوله فقال ثم هذا ایضا - اقول کلام الحلبیة هنا ایضا فی الملتقی لقوله هنا ایضا
کنظائره ان کون میکسر تحریک الماء لا یصح من انتقال الماء المتقل
منه فی الحوض من ذلک الواقع فیه الخ وبالجملة - فلم یات العلامة
البحر رحمه الله تعالی فی هذه الرسالة بما لیس مقصوده الا ما قدم من
البدائع ویعارضه ما تظافرت علیه کلمات الائمة من مسألة البر محیط و
مسائل ادخال الید فی الماء المذکورة علی کثرتها فی الخانیة والخلاصة
والفتح والملتقی وغیرها عامة الکتب بل ونفس البحر ص ۹۲ والله تعالی اعلم ۱۲

حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری

(جلد اوّل تا پارۂ پنجم)

صاحب فتح الباری کا تعارف:۔ بخاری شریف کی دو شروح نے بہت شہرت پائی۔ ایک عمدۃ القاری اور دوسری فتح الباری جو قاضی القضاۃ حاتم الحفاظ علامہ ابوالفضل شہاب الدین احمد ابنِ حجر عسقلانی المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ علامہ ابنِ حجر شعبان ۷۷۳ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے جوانی میں حصولِ علم کے لیئے شام، حلب، حجاز و یمن کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ اور مشائخ علمِ حدیث میں ان کی بصیرت، جلالت اور عظمت کے قائل تھے۔ آپ نے ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے وقارِ علمی کا یہ عالم تھا کہ شاہِ وقت آپ کے جنازے میں شریک تھا اور آپ کے جنازے کو اس نے کندھا دیا۔ قراءتِ حدیث میں کمال حاصل تھا اور بڑی سرعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بخاری کو دس مجلسوں میں ختم کر دیا تھا حافظ ابنِ حجر اتقان و انضباطِ علوم میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ علامہ بدرالدین عینی صاحب عمدۃ القاری آپ کے مشہور معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ تہذیب التہذیب، تقریب اختصار، بیان احوال الرجال، طبقات الحفاظ، اصابہ فی تمیز الصحابہ، نخبۃ الفکر، مصطلح اہلِ اثر، شرح الفیہ، الدرۃ الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ، بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، امالی احادیث، فتح الباری شرح بخاری، دیوان الشعر، شرح النخبۃ، لسان المیزان وغیرہا۔ آپ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشاہیر علمائے شافعیہ میں سے ہیں۔ متاخرین علماء نے آپ کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے اور آج بھی آپ کی شہرت آپ کی بلند پایہ تصانیف کے باعث قائم ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا یہ حاشیہ فتح الباری پر صرف بارۂ اوّل سے پارۂ پنجم تک ہی مجھے دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

حاشیہ بذل تا پارہ پنجم

حواشی فتح الباری شرح صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صفحہ ۱ جلد ۱

قولہ فقد قیل فیہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتمہ القاضی عیاض کما فی عمدۃ القاری ۱۲

قولہ لکن فی المفید من تنبیہم اقول لم لایحمل علی ما یاتی فی سطر الثالث والیہ یشیر قولہ تمرات وقولہ فحلا ان ذہبت ملوحتہ کما ہو معنی ماء الحلو ۱۲

صفحہ ۲ جلد ۱

قولہ واتخذوہا اوثانا لفظ المرقاۃ عنہ فقد اتخذوہا ج ص ۲۵۵ ۱۲

صفحہ ۲۸ جلد ۱

قولہ من الاعلام المشترکۃ بین الرجال والنساء بل الغالب کونہما للنساء ۱۲

صفحہ ۱۰۴ جلد الرابع

قولہ لما سئل عن الجمعۃ انظر الیشی ببرید الحافظ وانما فی المتعلق روسئل عن الظہر و لعل المعنی انہ سئل عن الظہر ومراد واستفاد حکم الجمعۃ فاجابہ بہ مقرا علی ذلک کما یاتی عن انبا المنیر ۱۲

قولہ کیف کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الظہر قال عن الظہر ومرادہ ادرک حکم الجمعۃ من قبلہا کان الکلمۃ فاجاب انس ولم یقل ان ہذا لیس فی الجمعۃ ولو علم انہ یرید ولکن استہلال علی باطل لما حصل السکوت ۱۲

قولہ الحاقہا بالظہر ای فیرد بہا ۱۲

صفحہ ۱۲۳

قولہ وقد تقدم نحوہ فی مرسل مکحول قریبا اقول الذی فیہ حسین مخرج الامام وہو مثل روایۃ ابن خزیمۃ عن ابی عامر عن ابن ابی ذئب عن الزہری عن السائب اذا فرغ الامام کما تقدم انفا ۱۲

قولہ بین یدی الخطیب للانصات ہذا باطل تردد بوجود فی رسالۃ اذان من اللہ ۱۲

صفحہ ۱۳۳

قولہ عن الضحاک من زیادۃ الراوی یحتمل انہ بن بالباء کما نقل عنہ الزرقانی ص ۲۳۷

لكن لا اعلم في الرواة الضحاك من زيادة والروايات جوبير عن الضحاك المفسر ابن مزاحم معروفات
فالصواب ما في الكتاب والمراد بالرازي اما جويبر لانه مروي بهذا التفسير عن الضحاك عن
ابن عباس فالمعنى زاد فيه بهذه الرواية عن بريد بن سنالد عن مكحول او راي التفسير عن جويبر فيكون
هو الذي زاد كزيادات عهد بانه في مسند ابيه ولعل بذا سمي الاظهر كبلد يكون وضع الخطر
موضع المضر والله تعالى اعلم ١٢

قوله لهذا الاثر ما تقويه اي يؤيده في ان عثمن لم يزد ١٢

قوله فلعل الاسماعيلي استنتجوا ايراد احد هولاء فقال ما قال اقول لم ير د ر اسمعيلي ماض الحافظ
بل الامر ان وحدة المؤذن لا تستلزم وحدة الاذان فجاز ان يكون المؤذن الواحد يؤذن
مرة بعد الزوال اخرى عند الخطبة وسياق كلام سائب رضي الله تعالى عنه يدل على وحدة
الاذان فانه قال ان الناذين زيادة عثمن ثم عقبه بقوله ولم يكن نبي صلى الله تعالى
عليه وسلم غير يؤذن واحد اي لم يكن في زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم الا اذان واحد وهذا
واضح ولا يستلزم ما قال الحافظ رحمه الله تعالى ١٢

قوله فلا نرد الصبح مثلا اقول كيف هذا وقد جاء في الحديث بلفظ في الجمعة وغيرها كما في مسند
الامام احمد رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ما ذكره ابن حبيب المالكي ١٢

قوله فلا نرد الصبح ثم وجدته في مختصر البويطي عن الشافعي ونقله في النوادر عن ابن حبيب
المالكي كما في الزرقاني صـ ٢٣٥ فكان الاولى ما يذكر عنه ابن حبيب مكان قوله ذكره ابن حبيب ١٢

الجزء السابع
صـ ١٥١

قوله حدثنا قبيصة ياتي في الوكالة صـ ٢٤٩ سنده اومتنا من دون فرق ١٢

الجزء التاسع
صـ ١٥٢

قوله حدثنا قبيصة حدثنا سفين مر في الحج صـ ١٥٢ مسندا ومتنا من دون فرق ١٢

Marfat.com

الحنبا والبنات عشرة

قوله فيكون عاشر لعبدان عوفي عشر سنين والله تعالى اعلم اقول كما ارشد عليه الصلاة والسلام
ارادبا السبع التفصيل اراد بالسبعين التكثير فلا دليل فيه على ما ذكره نعم يحتمل ان سوارها
رضي الله عنها كان حين مضي على البلوغ سبع سنين فاجاب عليه الصلاة والسلام بهذا
واراد بالسبع والسبعين حقيقتهما ارتجز هذا والله تعالى اعلم ۱۲ ۱۰

قوله من اي الصعقتين عند صعقة قيام الساعة او صعقة في الممدوف كما ياتي من ان علقمة ۱۲
قوله فاكون اول من بعث فدل ان المراد صعقة الساعة سياتي انكار هذا عند ابن العلقمة
وتقرره عند الحافظ ۱۲

قوله فاكون اول من يفيق واني كونه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحح
انت تعلم ان انشقاق الارض عند النفخة الثانية وقد صرح في صحيح البخاري في رواية للبابة
ص ۲۶۲ مالفظه الشارح بينما نحن ننفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاذا موسى آخذ بالعرش
الحديث فكيف يكون ما فيه قصة موسى غير ما فيه انشقاق الارض الا ان يجعل ما في النفختين
للصعق ثم الافاقة بعد البعث كما ذهب اليه ابن حزم ان النفخات اربع كذا في الحافظ
كما ياتي في الصفحة هذا لقابلة ۱۲

قوله من جميع الخلق احيائهم وامواتهم سيرده صرح حديث طويل ستذكره على الهامش ۱۲ منه

قوله ويمكن الجمع بان النفخة الاولى يعقبها الصعق اي الجمع بين روايتي فاكون اول من
تنشق عنه الارض وكون اول من يفيق لفاصلة انهما نفختان فحسب فمن الاولى الصعق
الموت وفي الثانية الا فاقة الشاملة للبعث بعد الموت لكن يبقى ما قاله المزي ان كونه
صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحيح وقد ذكر تحت هذا الحديث الاتفاق عليه
في اشعة اللمعات لكن سياتي للشارح محمد على بعض من ارى ان اكون من اول من تنشق
عنه الارض وهذا اجمل بعبد لم نسمعه لغيره والمواف المتقرر منه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق
عنه الارض على الاطلاق فليتامل ثم لم تمكن حاجة في الجمع اي ان يجعل الصعق شاملا

Marfat.com

الاموات على خلاف ما سنذكر من الحديث بل كان يكفيه ان يقول ان النفخة الاولى يموت بها من كان حيا لم يمت بعد والصعق من كان حيا قد مات قبل الا من شاء الله ثم بالبناء للفاعل يفيقون جميعا الموتى من الموت والمغشى عليهم من الغشي ١٢

قوله كون جميع الخلق في محل لذكره بعد ما قررتم ان الموتى ايضا يصعقون ١٢

قوله وقد يستشكل كون جميع الخلق يصعقون مع ان الموتى لا احساس لهم اقول ذكر في الدر المنثور من الزمر ص ٥٩ حديثا طويلا جدا اعزاه لاحد عشر مخرجا منهم عبد بن حميد وابو يعلى وابن جرير والمنذر وابن ابي حاتم والطبراني وابو الشيخ البيهقي في البعث والنشور عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وفيه في ذكر النفخة الاولى وما لهما من الهول وانشقاق الارض والسماء وانتثار النجوم ما نصه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والموتى لا يعلمون شيئا من ذلك فقلت يا رسول الله فمن استثنى الله حين يقول ففزع من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله قال اولئك الشهداء وانما يصل تفزع الله احياء هم احياء عند ربهم يرزقون ووقاهم الله فزع ذلك اليوم الحديث فهذا نص في محل الاستثناء وصعقه ما جنح اليه القرطبي ١٢

قوله ولا يعارضه ما ورد في هذا الحديث اي اذا كان الاموات كلهم في المستثنى فما وجه تخصيص موسى ١٢

قوله لان الانبياء احياء عند الله فقد يشملهم المستثنى والاموات فصح تخصيص موسى عليه الصلاة والسلام ١٢

قوله ولا شك ان للانبياء درجة رفيعة من الشهداء اقول عاد بهذا الدليل كما كان للائمة على هذا يكون الله شهداء وجميعا في المثنيا فما تخصيص موسى تامل ١٢

قوله وورد التصريح بان الشهداء ممن استثنى الله اقول فعلى هذا يكون بيننا صلى الله تعالى عليه وسلم سيد من استثنى فقد تصيبه الصعقة لكن حديث الباب على خلاف هذا وبالجملة فالمقام مشكل والله المسؤل للحل وحسبنا الله ونعم الوكيل ١٢

قوله يحتمل ان يكون المراد صعقة اخرى حديث الباب ١٢

Marfat.com

قوله وبذا ان ما هو عند النفخة الثانية وبالصعقة يكون بعد البعث ١٢.

قوله قال ويؤيده عياض ١٢

قوله فعرف ان الطلاق الاولوية في غيرها (قول سبحان الله هو صلى الله تعالى عليه وسلم حين قال هذا لم يكن جازما بادية نفسه وبوجزم كيف يصح والتردد في موسى بل اطلاق فيصل فعلوم به يقتضي هذا الحديث في شيء من طريقه الا بوا عن في ومن كان المعنى عليه به كيف اتجه صلى الله تعالى عليه وسلم جازما به ما بعدم الى بنده المطلقة اذ البوقت كان فصفة التردد خاتي بلفظ جميل الوجهين فان الاول المطلق ايضا من الاولين والاحاديث تحقيق صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض جازمة غير متردد فكيف يحمل الجازم على المتردد ١٢

قوله قال لان الذين استثنى الله قد ماتوا من صعقة النفخة اشار الى الجواب عنه في اشعة اللمعات بان الاستثناء حاصل في كلتا الصعقتين من صعقة الساعة في القرآن العظيم ومن صعقة الموقف في هذا الحديث وبه يندفع كل ما اورده ابن القيم - لكن تردد رواية عبد الله بن الفضل المذكور فيها بعد الصيحة بعد النفخة الاولى والله فاتحة بعد ثانية فانها تعين ان المراد صعقة الساعة والمحيد الاربع النفخة على ما ياتي عن ابن حزم فتكون النفخة التي في رواية ابن الفضل نفخة الموقف بعد البعث بقول حديث ابي سعيد فاكون اول من تنشق عنه الارض فلا تعبه له الا التوهم كما فعل حافظ المزي المزي واقره الشارح وابن القيم بنيت نقله عن المزي اريد ان يبدي هذا التوهم من عند نفسه فلم يتم له والله تعالى اعلم ١٢

قوله ان بعد صعقة النفخة المذكورة في حديث رباب ١٢

قوله فلا يحسن التردد فيها (قول يؤخذ من التقرير المشار اليه المار في الصفحة السابقة ان بنفخة الساعة يموت كل حي لم يكن مات ويصعق كل حي قد مات من قبل الا من شاء الله ثم بنفخة البعث يحي الموت ويفيق المغشى عليهم وتبقى هنا الله تعالى على خاصا والبعث للكل والافاقة لم يكن يصعق فيصح التردد في الافاقة مع الجزم بالبعث فتامل ١٢

Marfat.com

قوله بانه مات وتردد فی موسی ل مات اما لما لقول کلا فان نفخة الساعة لاتمعت من قد طرآ
علیه الموت من قبل ورنما یتحصل کون النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم جزم بانه صعق وتردد فی موسی ١٢
قوله بانه مات صلی اللہ تعالی وسلم ١٢
قوله عن ابی سلمة عند ابن مردویه عن ابی هریرة ١٢
قوله انا اول من تنشق عنه الارض یوم القیامة فالفضل للتراب بهذه حدیث ابو سعید ولتعین ان
المراد نفختا الصاعقة والبعث فان صحت هذه بعد التوقیم جدا صح والله تعالی اعلم ١٢
قوله انفض التراب قیل تجویز المعیة فی الخروج من القبر حمل لا یختص بمعناه الحقیقی وتجویز المعیة
فی الخروج منع القبر والتردد فی ان فعل النقص صدر منه قبلی م لم ینقص قلیل الجدوی بل لا
یلیق بحق رسول الله ممن استثنی الله فان احیه الم یسبق عن مثله الفعل ١٢
قوله من کون الشتتین اربعا لیس لواحد منهما نفختان فقط قد منا رده الحمید عنه فی الصحیح معه
ابن للفضل مع القول بان المراد صعقة الموقف ١٢
قوله ویغشی علی من لم یمت ممن استثنی الله فی العبارة خطاء فکیف یغشی علی من استثناه
والله تعالی من الغشی ولعل الصواب ویغشی علی من لم یمت الا من شاء الله تعالی ١٢
قوله وقیل التوراة لبعض الزبور وقراءة کل نبی تطلق الذی فی بشارة ساری وقران فعل
نبی وهو الصواب ١٢
قوله وانا فی تقتضی خلید الموحدین فی النار وی کلیهما مذهب المعتزال ١٢
قوله فخرج الذی اکره علی التفرو کنت ارجو ان اراده الله تعالی بقراءی الله ان توصل بهم خیرا وهذا
بیان الذی یکره ١٢
قوله کان الذی قتل ببدر ممن یدخل فی هذه العبارة یاتی للشارح فی انتقاح لان قتلهم
کان فی احد لا بدر ١٢
قوله من طریق مجاهد عن عون بن عبد الله الذی فی المواهب تاخیصا من الکتاب مجاله

الجزء الخامس عشر ص ٢٨٥ ٢٩٢
الجزء السادس عشر ص ١٢
الجزء السابع عشر ص ١

Marfat.com

قال الزرقاني بضم الميم وتخفيف الجيم فالف فلام فدال مهملة آخره ر

قوله ومن طريق يونس بن ميسرة أي وبما خرجه المذكوران ايضا من طريق يونس ا ز زرقاني

Marfat.com

حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی

کنز الدقائق کو فقہ حنفیہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ فقہ حنفیہ میں علمائے متاخرین نے ان چار متون سے بہت اعتنا کیا ہے۔ وقایہ (مختصر الہدایہ) مولفہ تاج الشریعت علامہ محمود مجبوبی، مختار اور اس کی شرح اختیار مولفہ علامہ عبد اللہ موصلی۔ مجمع البحرین مولفہ علامہ ابن ساعاتی کنز الدقائق یا کنز مولفہ علامہ حافظ الدین نسفی۔ لیکن متون اربعہ میں کنز الدقائق کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں ممتاز، اہم اور مشہور شروح یہ ہیں:۔ تبیین الحقائق مولفہ علامہ زیلعیؒ، رمز الحقائق مولفہ علامہ بدر الدین عینیؒ، بحر الرائق مولفہ علامہ زین العابدین ابن نجیمؒ مصری، تکملہ بحر الرائق مولفہ علامہ طوریؒ، نہر الفائق مولفہ علامہ عمر ابن نجیمؒ مصری، منحۃ الخالق مولفہ علامہ ابن عابدینؒ اور کشف الحقائق مولفہ علامہ افغانیؒ۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بھی اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبیین الحقائق، بحر الرائق اور منحۃ الخالق پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ تبیین الحقائق کے مصنف علامہ عثمان بن علی بن محجن زیلعیؒ ہیں جو فخر الدین کے لقب سے مشہور و معروف تھے۔ فقہ حنفیہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فقہ کی مشہور زمانہ کتاب کنز الدقائق کی بڑی مبسوط اور جامع شرح لکھی۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب جامع کبیر کی بھی ایک مبسوط شرح لکھی تھی لیکن وہ تبیین الحقائق کی طرح مشہور نہیں ہوئی۔ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ نے ماہِ رمضان المبارک ۷۴۳ھ میں وفات پائی۔ قیاس کہتا ہے کہ آپ کی ولادت قرن ہفتم کے نصف ثانی میں ہوئی۔ آپ شہر زیلع کی نسبت سے زیلعی کہلاتے ہیں۔ زیلع ساحلِ حبشہ پر ایک مشہور شہر تھا۔

Marfat.com

حواشی تبیین الحقائق للزیلعی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

م۲ قولہ فان وجد فیہ اثر الدم انتقض وضوءہ - اقول لو کان ظہور اثر الدم علی شئی بالاتصال ناقضا مطلقا فلم ینقض حین رئی الدم علی الخز اذ لا بل الواجب ان تکون فی نفسہ قوۃ التجاوز من محلہ لا ان یمسہ شئی فتیقق بہ وبہذا ظہر ان نظیر ولعلہ ہو المقص ای بحر ب بل ہو سائل ام کان بادیا وانتقل الی الخز بالمماس ولعل ظانا یظن ان البادی تقلتہ وعدم مدہ تینشف بالمماس الاول فاذا وضع الاصبع اذا لکم وظہر فیہ ظہران لہ مددا فلا یکون بادیا بل خارجا اقول ولیس بشئی وکفی بالمشاہدۃ ردا علیہ وقد قال فی الفتح ان القمیص لو تردد علی الجرح فابتل لا یتجس مالم یکن بحیث لو عصر سال لانہ لیس بحدث ۱۲

م۳ قولہ اذا رأت ذلک فلتغتسل ۵ اقول ذلک اشارۃ الی الماء والرؤیۃ نعم اذا رات الماء ۱۲

م۴ قولہ وفی فتاوی قاضی خان - فی فتاواہ ما یوہم خلاف ہذا النعم حکاہ عن الناطفی بعد ما قدم خلافہ ۱۲

م۵ قولہ او وصفین وبقی وصف واحد - صوابہ وتغیر وصف واحد للماء صار مغلوبا لا یجوز الوضوء بہ ۱۲

قولہ مالم اذا کان المخالط لہ جامدا - ای ولم ینزل عنہ اسم الماء ۱۲

م۶ قولہ فی الاوصاف الثلثۃ - فلا یضر سالم لغیر الکزون او ضافہ ۱۲

م۷ قولہ وقیل یکفی فیہ قدر النجاسۃ - صوابہ یلقی ۱۲

Marfat.com

قوله ينقطع الماء بعضه عن بعض - فينقطع الخلوص او التحرك مع حصولهما لو لم ينقطع وللتبقى الساحة واحدة ١٢

قوله موقوع الكافر ينزح الماء كله ١٢

شلبي ١ ج ٤ قوله وفي قاضي خان لا يجوز على الاصح لانه يندوب اهـ - اقول انه اعجيب بل نص الخانية اختلفوا في الجبلي والفصيح سوا الجواز ١٢ ثم ظهر لي ولله الحمد ان المراد بقوله في قاضيخان في شرح الجامع الصغير به حيث قال فيه كما نقل عنه في الحلية من الناس من قال يجوز بالملح الجبلي والاصح انه لا يجوز اهـ ١٢

م ٥٣ قوله وفي رواية عندهم جميع الليل - وفي الرواية ثلث الليل الاخير كما يشير اليه في آخر الكلام ١٢

م ١٧٦ قوله وفي الجامع الصغير - اقول لم ار فيه ١٢

م ٢٤٢ قوله ولئن ان الله تعالى يوصف بالشم - اقول نعم هو تعالى يتعال من الحواس لكن يوسف قطعا بادراك كل شموم كادراك كل مبصر ومسموع ثم هو تعالى يتعال من التلذذ بما يطيب والتأذي بما ينتن لكنه يعلم قطعا فرق ما بينهما فضلا ما بين طيب وطيب ؟ لا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير فلا حاجة الى التاويل ١٢

شلبي ج ٤ ص ٥٤ قوله لا يجوز فال الاتقاني - اقول لا حاجة الى التقييد فانه اذا ذره زال التكلف في حفظه ١٢

ج ٤ ص ٤٤ قوله فان وهو مستدرك في الغنية - اي لفيه وهو اسطر فانشبه الا يلا ١٢

قوله (١) لانه مباح كما في الغنية - يظهر ان الساقط بعبارة الكافي بل لا ساقط وانما العبارة وهو مستدرك في الغنية لانه مباح كالغنية ١٢

ج ٤ ص ٤٤ قوله دون القسم وحكمها وجوب الحكم - اي القسم المتجرد للاشباء المجردة عن

Marfat.com

معنى تقيد الاخبار والانشاء تقدم في تضمن الشهد معنى القسم كما سياتي ص٢١٢

م٥٢ قوله فان صحتها لا يتوقف على القبض اه - عليه فسياتي للشارح رحمه الله تعالى ص١٢٢ ان الشيوع انما كان مفسدا لكونه مانعا من القبض لا لعينه فان العين اقيمت مقام المنفعة تصحيحا للعقد في حق الانعقاد والتسليم ضرورة عدم تصورهما في المنفعة - اه ولعل صواب ان الشرط كونه مقدورا التسليم والشيوع يمنعه لا وقوع التسليم نعم هو مسقط وجوب الاجر اذ لا اجر الا بالتمكن من الانتفاع الا يتمكن الا بالقبض فان آجر داره وتفرقا قبل التخلية فالاجارة صحيحة تامة وانما يجب الاجر من حين التخلية فليحرر ثم رايت بحمد الله تعالى في البدائع انه جعل التسليم من شرائط نفاذ الاجارة فقال ومنها تسليم المستاجر في اجارة المنازل ونحوها اذا كان العقد مطلقا عن شرط التعجيل بناء على ان الحكم في الاجارة المطلقة - مما يثبت عندنا بنفس العقد لان العقد في حق الحكم ينعقد على حسب حدوث المنفعة حتى لو انقضت المدة من غير تسليم المستاجر لا يستحق شيئا من الاجر ولو مضى بعد العقد مدة ثم سلم فللاجر ان يطالبه بالاجر فيما مضى اه ومثله في الهندية عن المحيط وهو عين ما فهمت ولله الحمد ١٢

م١٢٦ قوله لا تخلوا من تحريف اه - لا تحريف فيما ذكر وهي واضحة المعنى ١٢ شلبي

م١٢٧ قوله ولكن فيه اشكال - اقول هو سهو منه رحمه الله تعالى كما بينته على هامش رد المحتار ص٢٦ ج٥ ١٢

م١٢٨ قوله يبطل بالاعراض فلا بد من الاستناد - يفيد ان ترك الطلب انما يبطل الخيار لدليل الاعراض وان وجد الطلب الاول واحد صرح به قوله ص٢٥٢ ترك الطلبين او احدهما مع القدرة عليه دليل الاعراض على ما بيناه من قبل ١٢

Marfat.com

ص ۹۵ قوله والحمر الاهلية والبغل - فی المتن بعده والخيل وسقط من نسخة الشرح ۱۲

شلبی ص ۸۰ ج ۴ قوله وما سوی ذلک من الاشربة المحرمة وهی الخمر والسکر - عبارة الهداية وما سوی ذلک من الاشربة فلا بأس به فمن فيه بيان لما ذكرنا حيث بينا لذلک فالمعنى وما سوی الاشربة المحرمة وهی كذا وكذا فلا بأس به ۱۲

قوله لا يجب دان سكر منه فی قوله - ای اذا شرب منه ما يغلب علی ظنه انه لا يسكر ولم يقصد لهوا ولا لطربا فهو حلال عنده اما ان قصد السكر او اللهو فحرام بالاتفاق لكن لا حد عنده ولان له ان يقول شربت ما يحل فانی ان اسكر ۱۲

ص ۵۴ قوله لو كان واحد منها فی بنی آدم - ضوابه فی ابن آدم ۱۲

Marfat.com

حاشیہ مدخل

امام عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصحیحین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیثِ صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپکی جلالتِ علمی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وقیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیثِ صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ پھر جرح پر کھل کر لکھا ہے۔ اور جرح و تعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ مجروح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

حواشی البدخل ج ۱ و ۲ و ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولہ فقد حرالراکب فاراد الامام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ - ای لذکرہ فی الذکر ان الراکب یعلق قدحہ فی آخر حلہ ممن فرائض التعبیۃ وجعلہ خلفہ ۱۲ مجمع البحار

قولہ ای علیہ اتم مما یقیم بہ الدان ما یقیم بہ - او یکون معناہ ان اللہ تعالیٰ یباہی علی حسب فقہ فلیحقق سواء زعم فان اللہ تعالیٰ عند ظن عبدہ بہ ۱۲

قولہ فی ذکرہا دلم تذکر المدینۃ وانت بہ لسمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم - اقول ومن ہذا القبیل ما سمع انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصحابہ یذکرون الانبیاء فسا بعضہم لبعض فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم فیہ کذا وفی ہذا کذا وہو کذا اللہ انا حبیب - الہ ولا فخر الحدیث ۱۲

Marfat.com

قوله وكان المؤذن واحدا - اى فى زمن هشام الذى لم يكن فى الاذان الاول
المؤذن واحد كما كان من زمن عثمن رضى الله تعالى عنه ثم ان الناس بعد هشام جعلوا
الاذان الاول الغيا اذان جماعة كما سيجئ به ص ١٠٤ ١٢

قوله يؤذنون ثلاثة - واحد بعد واحد ١٢

قوله ذلك فى المسجد بين يدى الخطيب بدعة - اى فى حدود المسجد على بابه امامه
لم يحدث فى هذا الاذان شيئا منه محققى المالكية الفيا بل البقاء على المحل الذى كان
عليه فى عهد الرسالة والخلافة الراشدة وانما ينكر الامام ابن الحاج تبعا لجمهور
المالكية شيئا ما نقله الامام ابن الاشرف عن صاحب المذهب سيدنا مالك رضى
الله تعالى عنه كون الاذان بين يدى الخطيب من الامر القديم ويقولون انه
لم يكن فى الزمن النبوى والخلفائى بين يديه بل على المنارة فلذلك ينبغون احداثه
الى بين هشام مع ان الحق انه ثابت من زمن الرسالة وان هشاما لم يغيره
قال العلامة الزرقانى المالكى فى شرح المواهب (وعبارة اجد الحاجب من
المالكية لما كان يحتمن امر بالاذان قعد على الزراع ثم نقله هشام الى المسجد)
اى امر بفعله بعده (وجعل الآخر الذى يفعل بعد جلوس الخطيب على المنبر (بين يديه)
بمقصده بمعنى انه بقاه بالمكان الذى يفعل فيه فلم يغيره بخلاف ما كان يفعل بالزراع
قوله الى المسجد على المنار اه فضول ابن الحاج هنا فى المسجد يقول ابن الحاجب
بعده الى المسجد اى جداره لانه انما نقل الاذان الاول الى المنار كما ذكره
ابن الحاج انفيا هنا ومما ياتى ١٢

قوله انه لا معنى لها اى المراد انما هو اسماع الحاضرين - اى مراد اولئك الذين
احدثوا الذكر لذا مراد الشرع بدليل ما قدم انفا ان من فى المسجد لا معنى
لهدايته اذ هو حاضر -

ص۱۲ قوم یملے مرضع رالک سنہ حیفۃ - اقول وبہذا یتقوی قول من ماہر من اسلاء ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لم یکن لہ ظل لئلا یلجأ علیہ کافر ۱۲

ص۱۲ قولہ منہم الجولہم طاہرۃ - قلت وہذا معلوم من احوالہم متشابہ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۱۲

ص۲۴ قولہ انما یلتقون لقطۃ الناس - اقول فیجمہ اللہ الخسف بالظلمۃ الطائفون ان النجاری فی اشارۃ الی الامام الاعظم یلتقط معرف انہار مہیمن رضا رحمۃ اللہ تعالے علیہما.

سرپرستی مجلس رضا
دوریہ سنبش

Marfat.com

محترم مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ہزاروی مدرس دار العلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور نے مارچ ۱۹۸۲ء میں اعلیٰحضرت بریلوی قدس سرہٗ کے دو نادر حواشی جو انہوں نے طحطاوی شرح الدر المختار پر اور معالم التنزیل یعنی تفسیر امام بغوی پر چڑھائے ہیں. ترجمہ و تشریح کے ساتھ مراجع و حواشی کے حوالوں کو بھی تلاش کر کے ساتھ ساتھ قلمبند کر دیا ہے اور اس طرح علامہ حضرت شمس بریلوی نے اپنے جائزے میں جو فرمایا ہے کہ "کوئی دیدہ ور اٹھے"، تو واقعی اس دیدہ ور نے وہ کام کر دکھایا جس کے لیئے جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے.

ہمیں امید ہے کہ کوئی اور صاحبِ قلم بھی اس طرف رخ کرے گا اور اس طرح حواشیٔ اعلیٰ حضرت پر کام ہوتا رہے گا.

ادارہ

ایک عظیم خوشخبری

"بہارِ شریعت" کے باقی حصص عنقریب مکمل ہونے والے ہیں ——— !

"اٹھارہواں حصّہ"۔ جنایات، قصاص، حادثات (اکسیڈنٹ) وغیرہ کے مسائل پر مشتمل تصنیف ہو چکا ہے۔ "اُنیسواں حصّہ"۔ وصیت وغیرہ کے مسائل سے متعلق زیرِ تصنیف ہے۔ "بیسواں حصّہ"۔ وراثت کے مسائل پر مشتمل ہوگا ——— زیرِ تصنیف ہے ——— !

اس کے علاوہ !

بہارِ شریعت میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے، ان کا صفحہ نمبر اور جلد نمبر بھی مفتیانِ کرام و علمائے عظام کی سہولت کے لئے درج کیا جا رہا ہے۔

"بہارِ شریعت جدید"

مکتبہ رضویہ کراچی ——— سے طلب فرمائیں !

Marfat.com

امام احمد رضا
کی
حاشیہ نگاری

جائزہ نگار

علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

مرتبہ

سید محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

Marfat.com